SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, June 29, 1999

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولا یحسبن الذین کفروا سبقوا۔ انھم لا یعجزون O واعدوا لھم ما استطعتم من
قوۃ و من رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ و عدو کم و اخرین من دونھم ۔ لا
تعلمونھم۔ اللہ یعلمھم ۔ وما تنفقوا من شی فی سبیل اللہ یوف الیکم و انتم لا تظلمون O
و ان جنحوا للسلم فاجنح لھا و توکل علی اللہ ۔ انہ ھوالسمیع العلیم O و ان یریدوا ان
یخدعوک فان حسبک اللہ ۔ ھو الذی ایدک بنصرہ و بالمومنین O

(سورۃ انفال ، ۵۹ ۔ ۶۲)

ترجمہ: اور کافر یہ خیال نہ کریں کہ وہ بھاگ نکلے ہیں۔ وہ (اپنی چالوں سے ہم کو) ہرگز عاجز نہیں کر سکتے ۔ اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے (مقابلے کے) لیے مستعد رہو کہ اس سے خدا کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور خدا جانتا ہے ہیبت بیٹھی رہے گی اور تم جو کچھ راہ

خدا میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تم کو پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا ذرا نقصان نہ کیا جائے گا۔ اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور خدا پر بھروسہ رکھو کچھ شک نہیں کہ وہ سب کچھ سنتا (اور) جانتا ہے ۔ اور اگر یہ چاہیں کہ تم کو فریب دیں تو خدا تمہیں کفایت کرے گا ۔ وہی تو ہے جس نے تم کو اپنی مدد سے اور مسلمانوں کی (جمعیت) سے تقویت بخشی۔

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chirman : Question hour, Saifullah Khan Paracha question No.1.

1. *Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Interior, Narcotics Control and Capital Administration and Development be pleased to state:

(a) the details of the RENT CONTROL in Islamabad;

(b) the comparison of rent control in Islamabad with the rent control existing in the provinces of Pakistan; and

(c) the steps proposed to be taken by the Government for levying proper rent control in Islamabad?

Ch. Shujat Hussain: (a) At present Rent Control in Islamabad is not levied.

(b) Comparison with the other provinces is not possible because Rent Control Act in Islamabad District is yet to be enacted/enforced. However, like other provinces the law on the subject must conform to the judgement of Federal Shariat Court.

(c) Ministry of Interior has asked the ICT Administration for preparation of a draft Notification for declaring ICT as urban area and draft notification about Presidential order 6(1) B of Constitution to extend Urban Rent

Restriction Ordinance 1959 to the ICT. The ICT Administration is taking up matter with Ministry of Interior for approaching the Law and Justice Division to finalize draft notification.

Mr. Chirman : Supplementary?

جناب سیف اللہ خان پراچہ: جناب ! وزیر صاحب نے اپنے جواب میں rent control اسلام آباد کے متعلق جواب دیا ہے کہ یہ زیر غور ہے اور دوسرے صوبوں کے ساتھ اس کو ملا نہیں سکتے۔ یا تو یہ رینٹ کنٹرول کا قانون شرعی طور پر سب صوبوں سے ہٹنا چاہئیے ورنہ اسلام آباد میں بھی لگنا چاہئیے۔ کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ کب تک رینٹ کنٹرول کا قانون اسلام آباد میں لاگو ہو جائے گا؟

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جناب مشاہد حسین: اس پر discussion چلتی رہی ہے اور 1989 میں بھی پارلیمنٹ نے اس کو raise issue کیا تھا۔ پھر 1992 میں بھی ہوا، پھر دونوں اسمبلیاں dissolve ہوگئیں۔ اب یہ سلسلہ ہوا کہ 1991 میں فیڈرل شریعت کورٹ کا فیصلہ آیا against the provision اب اٹارنی جنرل نے advice دی ہے کہ notwithstanding the judgement of the Federal Shariat Court یہ سلسلہ آگے بڑھنا چاہئیے Ministry of Interior is approaching the Law Division for necessary legislation in this regard کیونکہ It is great popular demand

جناب چیئرمین ، شکریہ۔ جی جناب اعتزاز احسن صاحب۔

چوہدری اعتزاز احسن ، جناب میں پوچھنا چاہوں گا جناب وزیر صاحب سے I do not know کہ اٹارنی جنرل صاحب نے کس طرح یہ فرما دیا ہے کہ Notwithstanding the decision of the Federal Shariat Court فیڈرل شریعت کورٹ کے جو فیصلے ہیں آئین کے آرٹیکل 203 AA سے لے کر GG تک ان کا ایک درجہ ایسا ہے کہ کوئی قانون ان کے منافی نہیں بنایا جا سکتا۔ اس کے لئے صرف قانون کی ضرورت نہیں ہوگی ۔ اس کے لئے شاید آئینی ترمیم کی ضرورت ہو۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ایس آر ایس کنٹرول beneficial ہے تو یہ میرا پہلا سوال ہے۔ دوسرا اگر کسی اور نے نہیں پوچھا تو اس کے بعد میں پوچھنا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین : جی جناب منسٹر صاحب۔

Mr. Mushahid Hussain: Ch. Aitzaz Sahib is one of the Country's leading lawyers and experts in Constitutional issues. If he has certain advice in this regard, I can certainly convey it to the Learned Attorney General.

Mr. Chairman : Next question.

Ch. Aitzaz Ahsan : Thank you sir, very kind of you. I am obliged to the Minister

میں یہ پوچھنا چاہوں گا جناب وزیر صاحب سے کہ اسلام آباد کی ایک بڑی خصوصی حیثیت ہے - یہاں مسئلہ رہا ہے رینٹ کنٹرول کے قوانین کا، شرعی عدالت کے فیصلے سے پہلے ایسی رکاوٹ نہیں تھی۔ یہ تو فیصلے کے بعد ایک ایسی رکاوٹ آئی ہے کہ اب خاص طریقے سے rent laws بن سکتے ہیں اور کچھ حقوق جو مکانات اور زمینوں کے مالکان ہیں، ان میں بھی شریعت کے اس فیصلے سے حقوق بڑھ گئے ہیں، زیادہ سمجھے جاتے ہیں۔ بہرحال کیا اس سے پہلے اسلام آباد میں کوئی ایسی صورت حال تھی؛ اسلام آباد میں زیادہ تر جو مکانات ہیں، بنگلے ہیں، وہ بڑے بڑے افسروں کے ہیں جو بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہوتے ہیں - اسلام آباد سی ڈی اے کی الاٹمنٹ میں ان کو بہت سے پلاٹ ملتے رہے ہیں۔ یہ مذاحمت جو ان قوانین کے نفاذ میں ہے، کیا ایسے اصحاب اس میں حائل نہیں رہے اور اگر وہ رہے ہیں تو کیا حکومت کوئی time frame بتا سکتی ہے کہ ایک مہینہ، دو مہینہ، چھ مہینے، اس کے اندر اندر یہ قوانین لانے کی commitment کرے گی اور ایسی کسی مذاحمت کو خاطر میں نہیں لائے گی۔

جناب چیئرمین : جی مشاہد صاحب۔

جناب مشاہد حسین : جہاں تک ہماری گورنمنٹ کا تعلق ہے بڑی consistent commitment ہے rule of law and law of life is equal to all, irrespective of social or administrative or political status. یہ جو بیوروکریٹس کا معاملہ ہے کہ گھر ان کے ہیں that is not an impediment in the rent control bill جیسے ان کی پیپلز پارٹی کی جب حکومت تھی تو اکتوبر 1989 میں ایک rent restriction بل آیا تھا but the government was dissolved اور

پھر یکم اکتوبر 1991 کو فیڈرل شریعت کورٹ کا فیصلہ آگیا کہ Basic issue is legal impediment not anything else تو میں نے آج بات کی تھی ۔ مجھے آج جو issue brief کر رہے تھے They were saying that once we get the advice, it should be sorted out within the period of 4 to 6 months.

جناب چیئرمین : جی جناب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب والا ! میں یہ دریافت کرنا چاہوں گا کہ اس سلسلے میں لاء اینڈ جسٹس ڈویژن کی رائے کیا ہے۔ اٹارنی جنرل صاحب کی رائے تو انہوں نے فرما دی لیکن عام طور پر legal issue لاء اینڈ جسٹس ڈویژن کی رائے آتی ہے۔ لاء اینڈ جسٹس ڈویژن کی رائے اس سلسلے میں کیا ہے؟

Mr. Mushahid Hussain: We are approaching the Law Division to get advice, in light of the advice rendered already by the Attorney General.

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۲ سیف اللہ خان پراچہ صاحب۔

2. ***Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Interior, Narcotics Control and Capital Administration and Development be pleased to state:

(a) the details of the motor garages and servant quarters under construction in Parliament lodges, Islamabad;and

(b) the date by which these will be made available for allotment to Senators and MNAs?

Ch. Shujat Hussain: (a) The project construction of Parliament Lodges is divided into three phases for its constructions purposes. The work construction of motor garages and servant quarters are included in Phase-III alongwith other external development works.

The work on garages/servant blocks is held up due to non-availability of

funds for its construction. The detail of motor garages and servant quarters is as under:--

(i)	Motor garage	For 110 Cars.
(ii)	Servant quarters/rooms	For 220 servants (1quarter/ room is for two servants).
(iii)	Physical progress	60% work completed
(iv)	Funds required for completion of balance works of garages and servants quarters.	

(b) It will take 6 months (approx) to complete the balance work subject to provision of funds by the Government.

جناب چیئرمین ، سپلیمنٹری۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ، جناب! آپ کی توجہ میں دلانا چاہتا ہوں کہ جو جواب انہوں نے دیا ہے وہ مختصراً یہ بنتا ہے کہ پیسے ابھی ان کے پاس نہیں ہیں۔ یہی رویہ ان کا رہا ہے جبکہ سوال پچھلے دنوں میں' میں نے کہا تھا کہ پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے ایک over head bridge or under ground way بنانا چاہیئے۔ اس کا بھی جواب تقریباً یہی تھا ۔ کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ کب تک یہ پارلیمنٹ کو ignore کرتے رہیں گے اور کب تک یہ اس پالیسی پہ گامزن رہیں گے تاکہ پارلیمنٹ کی ضرورت کے لئے کوئی پیسہ ٹکا نہ رکھا جائے۔

جناب چیئرمین ، جی منسٹر برائے انفارمیشن ۔

جناب مشاہد حسین ، پہلے میرے خیال میں with due deference to the learned Member of Parliament یہ ایشو servant quarter or motor garrages کا ہے not ignoring or bypassing parliament in any form and that is not the intention, but of course, this makes life more convenient for parliamentarians , particularly out of turn parliamentarians جیسا کہ جواب میں بتایا گیا ہے 35 million Rupees are required

60% work is complete, once funds are allocated , it will be completed within 6 months. انشاللہ

I would also like to inform the learned Senator that we had asked for this allocation of the budget, but unfortunately it was turned down. I would suggest them that may be the relevant committee can raise the issue and then if it conveys to us, we will certianly raise it with the Finance Division for its provision.

جناب چیئرمین ، زاہد خان صاحب۔

جناب محمد زاہد خان، اس میں لکھا گیا ہے کہ 110 کاروں کے لئے گیراج بن گئے ہیں۔ وہاں پر کتنے کمرے ہیں، پارلیمنٹرین کتنے ہیں اور ان کی 110 کاریں ہوتی ہیں یا اس سے زیادہ ہوتی ہیں۔ اس کے لئے پھر کیا arrangement حکومت کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین ، جی منسٹر صاحب۔

جناب مشاہد حسین ، یہ تو شروعات ہیں۔ ظاہر ہے کہ پارلیمنٹرین تو زیادہ ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ سارے پارلیمنٹرین کے پاس گاڑیاں شاید نہ ہوں۔ کئی مڈل کلاس غریب طبقے کے بھی ہونگے۔

جناب چیئرمین، کئی چھوٹی ہونگی۔ ایک گیراج میں دو بھی آ سکتی ہیں۔

جناب مشاہد حسین، ایک میں دو بھی آ سکتی ہیں۔ ظاہر ہے ایک دفعہ process شروع ہو جائے گا تو پھر زیادہ لوگوں کو بھی گیراج ملیں گے۔

جناب محمد زاہد خان، جناب میں وزیر صاحب سے سوال کرتا ہوں کہ آپ کے پاس اپنی گاڑی ہے یا نہیں کیونکہ آپ ایک جرنلسٹ ہیں اور اگر آپ کے پاس گاڑی ہے تو ظاہر ہے کہ دوسرے ممبروں کے پاس بھی ہونگی۔

جناب مشاہد حسین، میرے پاس as a journalist سوزوکی ایف ایکس 800cc گاڑی تھی اور شروع سے میں نے رکھی ہوئی تھی۔ Which my wife used to share with me

جناب چیئرمین ، اور وہ ایک گیراج میں دو آجاتی ہیں۔ اگلا سوال نمبر ۲ ڈاکٹر بلیدی

صاحب۔

3. *Dr. Mohammad Ismail Buledi: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the profit earned by the plane being operated between Sharjah and Turbat from 3rd December, 1998 to 30th may, 1999;

(b) the baggage allowance (free of charge) allowed to passengers on plane;

(c) the fare of the said flight and whether there is any proposal under consideration of the Government to reduce; and

(d) the time by which the flights of 737 planes will be operated from Turbat airport?

Minister Incharge for Defence: (a) The reply is as under:--

	(Rs. in 000)
Average cost per flight (Turbat-Sharjah-Turbat)	207.17
Average net revenue per flight	250.71
Average seat factor	75.4%

(b) Owing to hold capacity constraints in scheduled F-27 aircraft, the free baggage allowance currently offered on Sharjah-Turbat sector is 20 Kgs per passanger.

(c) Fares between Turbat and Sharjah are as under:--

	(Rs.)
(i) Economy class one way (with one year validity)	8,410
(ii) Economy class return (with one year vadility)	16,000
(iii) Economy class return (with four months vadility)	13,980

The above fares are without taxes. There is no proposal to reduce the

fares.

(d) Presently the Turbat Runway can only be utilized for F-27 aircraft. Operations of B-737 aircraft can only be commenced after the Runway is extended to a minimum of 7000 feet.

جناب چیئرمین، سپلیمنٹری سوال۔

جناب محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب! یہ ایک اہم سوال ہے کہ جب تربت ائرپورٹ کو انٹرنیشنل بنایا گیا تو ایک سال پہلے میں نے یہاں پر ایک سوال کیا تھا کہ وہاں اب تک کوئی سہولت مسافروں کے لئے نہیں ہے - وہاں پر کرسیاں نہیں ہیں، کل پچیس کرسیاں ہیں۔ وہ بھی پھٹی ہوئی ہیں۔ وہاں پر واٹر کولر بھی نہیں ہے ' وہاں اے سی نہیں ہے، مسجد نہیں ہے، شیڈ بھی نہیں ہے۔ جو مسافر آتے ہیں ان کے لئے انتظار گاہ کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ آپ نے یہاں رولنگ دی کہ چیئرمین پی آئی اے آپ کے ساتھ تربت ائیرپورٹ پر چلیں گے اور وہ جائزہ لے کر جواب دیں گے لیکن آج تک وہ میرے ساتھ نہیں گئے۔ کئی دفعہ میں نے ان کو remind کرایا ہے۔ یہاں تربت شارجہ کرایوں کے متعلق میں نے پوچھا ہے۔ اس کا جواب انہوں نے غلط دیا ہے چونکہ میں وہاں سے belong کرتا ہوں - میں کل وہاں سے آرہا ہوں - یہاں انہوں نے لکھا ہے کہ تربت سے return کرایہ 8410 ہے جبکہ حقیقی طور پر 10440 روپے کرایہ ہے۔ یہ return figures ہیں۔ خواہ مخواہ آنکھیں بند کرنے کے لئے یہ غلط جواب دیا گیا ہے۔ دوسرا جو ٹکٹ انہوں نے کہا ہے کہ 16177 میں نے ابھی وہاں کے منیجر پی آئی اے سے آدھا گھنٹہ پہلے رابطہ کیا۔ ان سے میں نے figures پوچھے ہیں۔ یہاں پر جو جواب دیئے گئے ہیں وہ غلط ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ تربت ائیرپورٹ پورے پاکستان میں نمبر ۴ پر آتا ہے سروس کے اعتبار سے پچاس فوکر فلائیٹ per week وہاں سروس کرتی ہیں۔ رن وے بڑھانے کے لئے بھی میں نے کئی دفعہ ڈیفنس سیکرٹری کو کہا ہے ' چیف منسٹر بلوچستان نے بھی کہا ہے۔ کہ پورے بلوچستان میں ایک ائیرپورٹ پر بہت زیادہ رش ہے جو کہ پورے مکران کو deal کرتا ہے۔ اس میں توسیع کرنی چاہیئے۔ اس کے لئے بھی وزیر صاحب بتائیں ' پی آئی اے کے چیئرمین صاحب بھی موجود ہیں وہ مجھے بتائیں کہ اس میں کب تک توسیع ہوگی اور یہ جو کرایوں کے غلط

figures مجھے دیئے ہیں یہ کیوں دیئے ہیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ تربت سے کراچی اور تربت سے گوادر رش بہت زیادہ ہے ۔ اگر کراچی سے تربت کوئی سفر کرے تو roads کی کنڈیشن اتنی خراب ہے کہ وہ ایک ہفتہ تک معمہ بن جاتا ہے ۔وہاں پر لوگ بیچارے کیا کریں سڑکوں پر بھی سفر نہیں کرسکتے ۔ میں نے پی آئی اے کے چیئرمین سے کئی دفعہ بات کی ہے لیکن وہ اسے مذاق میں ٹالتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جی ٹھیک ہے لیکن بعد میں کوئی ایکشن نہیں لیا جاتا ہے۔ انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میں reconsider کروں گا اور جو کرائے کراچی سے تربت تک زیادہ ہیں ان کو میں کم کروں گا۔ وہ مجھے بتائیں کہ کب تک وہ ایسا کریں گے۔

جناب چیئرمین ۔جی منسٹر آف سٹیٹ فار ڈیفنس۔

جناب شاہد خاقان عباسی ۔ سینیٹر صاحب نے دو تین سوال پوچھے ہیں گزارش یہ ہے کہ یہ جو کرائے ہیں وہ per kilometer basis پر calculate کئے گئے ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں پہلا سوال تو یہ تھا کہ وہ کہتے ہیں کہ آپ نے جو لکھا ہوا ہے وہ غلط ہے ۔ کرایہ زیادہ ہے 8410 نہیں 10480 ہے۔

جناب شاہد خاقان عباسی ۔ نہیں وہ ایکسائیز ڈیوٹی ہے۔

جناب چیئرمین ۔ اچھا ہے ۔ وہ نیچے لکھا ہوا ہے these above fares are without taxes

جناب شاہد خاقان عباسی ۔ جناب یہ جو کرائے ہیں یہ per kilometer basis پر calculate کئے جاتے ہیں اور یہ جو موجودہ کرائے ہیں اس کے باوجودہ بھی پی آئی اے foker operation پر 60 کروڑ روپیہ سالانہ سبسڈی دیتا ہے پھر جا کر cost پوری ہوتی ہے۔ کورٹ نے نئی initial policy کے تحت تمام ائرلائنز کو allow کیا ہے وہ ان سیکٹروں پر operate کریں۔ ابھی مکران میں صرف ایک آدھ فلائیٹ ایرو ایشیا نے operate کی ہے۔ کوئی اور فلائیٹ operate نہیں ہو رہی۔ یہ اوپن سکائی ہے، کوئی اور ائیرلائن بھی اس کو operate کر سکتی ہے۔ ایک ائیرلائن نے اجازت مانگی تھی گوادر سے تربت operate کرنی کی فی الحال انہوں نے شروع نہیں کیا۔ یہ سارا آپریشن فی الحال پی آئی اے ہی sustain کر رہا ہے۔ جہاں تک 707 کا تعلق ہے ،

اس کے لئے یہاں پر گرمی کی وجہ سے کم از کم سات ہزار فٹ رن وے چاہیئے ۔ وہ اس وقت نہیں ہے۔ ہماری یہ کوشش ہے کہ یہ رن وے بڑھایا جائے ۔ اس سلسلے میں سول ایوی ایشن کچھ کام کر رہی ہے۔ اس کی تفصیل میں سینیٹر صاحب کو دے دوں گا ۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو اگلے rota day پر میں وہ تفصیل ہاؤس کے سامنے پیش کر دوں گا۔

جناب چیئرمین ، دوسرا انہوں نے فرمایا تھا کہ ائیرپورٹ کی حالت خراب ہے' نہ وہاں پر شیڈ ہے' نہ پانی کا بندوبست ہے کچھ نہیں ہے۔

جناب شاہد خاقان عباسی : اس سلسلے میں جو بھی کمی ہے وہ سول ایوی ایشن کے ذمے آتی ہے ۔اس سلسلے میں' میں ڈی سی ' سی اے اے سے گزارش کر دوں گا اور اگلے Rota day پر میں تفصیل پیش کر دوں گا۔

جناب چیئرمین : اکرم شاہ صاحب۔

جناب محمد اکرم شاہ : شکریہ جناب چیئرمین ۔ منسٹر صاحب نے فرمایا کہ ہم کرایوں کا تعین کلومیٹر کے حساب سے کرتے ہیں لیکن ہمیں ایسے لگتا ہے کہ کوئٹہ کا کرایہ اسلام سے بھی' لاہور سے بھی اور کراچی سے بھی کلومیٹر کے حساب سے زیادہ بنتا ہے۔ مثلاً جو جہاز via کوئٹہ کراچی جاتا ہے تو کوئٹہ کا کرایہ 3060 یا اس میں کچھ کم بنتا ہے لیکن وہی جہاز کراچی تک اس کا کرایہ 3600 روپے لیتا ہے اوراسلام آباد سے کراچی جب ہم سفر کرتے ہیں' کلومیٹر مجھے ٹھیک سے معلوم نہیں لیکن وہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ کی فلائیٹ ہے ۔ وہ کرایہ چار ہزار سے کم ہے لیکن ہماری کوئٹہ کی فلائٹ ایک گھنٹہ یا پچاس منٹ کی ہے 'اس کا کرایہ تین ہزار ہے ۔ یہ ذرا منسٹر صاحب بتائیں۔

دوسری جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کروں گا آپ اس کو irrelevant نہ سمجھیں۔ کوئٹہ کی پروازوں کا ہر ہفتے شیڈول تبدیل ہوتا ہے' کبھی بدھ کے دن جہاز نہیں ' تو دوسرے ہفتے جمعرات اور جمعے کو جہاز نہیں ہے یعنی کہ کبھی کبھی ہم سینٹ کے اجلاسوں سے رہ جاتے ہیں' کبھی کوئی اہم میٹنگ ہوتی ہے کیونکہ ہمارا خیال ہوتا ہے کہ بدھ کے دن جہاز جائے گا لیکن اس کے بعد پتہ چلتا ہے کہ جہاز جمعرات اور جمعہ کے دن نہیں ہے۔ ہم ان سے گزارش کریں گے کہ اوّل تو لاہور کراچی اور اسلام آباد کی طرح ہماری ضرورت ہے کہ روز فلائٹس ہوں۔ پھر اگر کہیں

سے کوئی کمی ہے، کوئی مشکل ہے، یا کوئی جہازوں کی کمی ہے تو کم از کم اس شیڈول میں تبدیلی اس طرح سے ہو تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ کس دن جہاز نہیں ہے۔ پچھلے مہینے بدھ کے دن جہاز نہیں تھا۔ اب وہ جمعرات اور جمعہ کے دن جہاز نہیں ہوتا۔ یہ ہماری گزارش ہے کہ اول تو یہ ہماری ضرورت ہے لاہور سے، کراچی سے اور پشاور اور اسلام آباد سے روزمرہ ہماری فلائٹس ہوں لیکن پھر اگر مجبوری کی بنیاد پر کچھ تبدیل کرنا ہو یا کم کرنا ہو تو وہ ذرا معلوم ہو، ہر ہفتے یا ہر دن ہمیں معلوم نہ کرنا پڑے۔

جناب چیئرمین ۔ جی منسٹر آف سٹیٹ فار ڈیفنس۔

جناب شاہد خاقان عباسی : سینیٹر صاحب نے صحیح فرمایا ہے کہ شیڈول میں تبدیلی کی گئی ہے اور وہ بھی وہاں کی ڈیمانڈ تھی جس کے مطابق تبدیلی کی گئی۔ اس کو پھر پوائنٹ آؤٹ کیا گیا کہ Wednesday کو نادرن پاکستان کے لئے فلائٹ نہیں ہے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ یکم جولائی سے wednesday کے دن بھی وہاں سے فلائٹ ہو۔ شیڈول پی آئی اے سال میں دو بناتا ہے۔ ایک summer میں ایک winter میں۔ اس میں تبدیلی کی جاتی ہے مارکیٹ ڈیمانڈ کے مطابق یا جیسے کوئی کمی بیشی نظر آئے۔ اس سلسلے میں انشاء اللہ میرا ان سے وعدہ ہے کہ جو بھی کمی شیڈول میں رہ گئی ہے۔ اسے ہم پورا کریں گے۔ ہم نے کافی فلائٹس بڑھائی بھی ہیں کوئٹہ کے لئے ، پشاور کی فلائٹس add کی ہیں، کراچی کی فلائٹس ہیں لیکن جو کمی رہ گئی ہے وہ ہم جولائی میں جو شیڈول آئے گا اس میں پورا کر دیں گے

جناب محمد اکرم شاہ ۔ میں معافی چاہتا ہوں، آج کل پھر یہ اس مہینے Wednesday کا نہیں پھر Thursday اور Friday کا ہو گیا ہے۔ پھر ایک ہفتے میں ایک دن ایسا آتا ہے جس دن اسلام آباد سے بھی کوئی فلائٹ نہیں ہوتی ، لاہور سے بھی نہیں ہوتی، کراچی سے بھی نہیں ہوتی۔ اب اسلام آباد میں مشکل پڑ جاتی ہے ، چلو میں لاہور سے چلا جاؤں، کراچی سے چلا جاؤں۔ یعنی کہ ہفتے میں ایک دن ایسا ہوتا ہے کہ لاہور، کراچی اور اسلام آباد سے کہیں سے بھی کوئی فلائٹ نہیں ہوتی۔ پہلے Wednesday کا تھا اور مہینے ڈیڑھ مہینے سے Thursday اور Friday کو نہیں ہوتا تو ذرا اس کو دیکھ لیں۔

جناب شاہد خاقان عباسی ۔ جی یہ مسئلہ حل کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین ۔ جی حبیب جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ ۔ وزیر مملکت نے اشارہ اس طرف دیا ہے کہ مکران کے لئے جتنی بھی فلائٹس ہیں ان کے کرایوں میں اضافہ ہوا ہے اور اس میں ہمیں سبسڈی دینی پڑ رہی ہے حالانکہ مجموعی طور پر پی آئی اے میں خسارے کی اگر تحقیقات کی جائے کہ اس کی اصل اسباب کیا ہیں تو اس میں دیکھا یہ گیا ہے کہ پی آئی اے جیسے جیسے کرایوں میں اضافہ کرتا گیا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ فلائٹس کے اندر لوگوں کی کمی آئی ہے مثلاً ان کی جو اے کلاس ہے اور بزنس کلب کلاس ہے وہ تو اکثر خالی جاتی ہیں ۔اسی طرح جو اکانومی کلاس ہے اس میں 60% to 70% لوگ سفر کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر وہ 30% بزنس کلاس کو calculate کیا جائے اور اسی طرح اے کلاس کو بھی تو پتہ یہ چلتا ہے کہ فی فلائیٹ ان کو خود بخود خسارہ ہو رہا ہے ۔ اگر وہ کرایوں میں اسی طرح پہلے والا ratio رکھ لیتے تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ کوئی فلائٹ خالی جاتی ۔

جہاں تک مکران سے فلائٹ کا تعلق ہے، مکران میں آپ کو معلوم ہے کہ سڑکوں کا کوئی نظام ہی نہیں ہے۔ یہ خصوصاً واحد ڈویژن ہے جس میں کہیں کوئی بلیک ٹاپ سڑک نہیں ہے ۔ ایسی صورت میں سبسڈی کی جو بات کی جا رہی ہے میں کہتا ہوں کہ کرایوں میں چالیس سے ساٹھ فیصد تک اضافہ ہوا ہے۔ بعض کرائے ڈبل سے ٹرپل کر دیئے گئے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پی آئی اے کو مزید سکیڑنے اور اس کی آمدنی کو کم کرنے کے مترادف ہے اور دوسرے لوگوں سے سہولت چھیننے کے مترادف ہے۔ کوئٹہ والا جواب بھی آپ نے نہیں دیا ہے۔

جناب چیئرمین ۔ جی منسٹر برائے ڈیفنس۔

جناب شاہد خاقان عباسی ۔ جناب! گزارش یہ ہے کہ کرائے ایک حد تک کم یا زیادہ کئے جا سکتے ہیں ۔اس وقت اس پورے ریجن میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں پی آئی اے کے کرایے سب سے کم ہیں اور اس میں کوئی شک و شبے کی بات نہیں ہے۔ آپ ہمارے fare کو انڈیا سے compare کر لیں، کسی اور جگہ سے compare کر لیں these are the lowest fares in the world اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جو فلائٹ آپریشن ہیں ان میں 80% cost انٹرنیشنل ریٹس کے مطابق ہوتی ہے۔ اس میں کوئی کمی و بیشی نہیں کی جا سکتی ۔ بیس فیصد کا margin

ہوتا ہے جو local ضروریات کے مطابق آپ اس کو کم یا زیادہ کر سکتے ہیں ۔ اس میں اس حساب سے اس کو کسی بھی جگہ سے compare کر لیں، پی آئی اے جو کہ حکومت سے سبسڈی نہیں لیتی پھر بھی ان آپریشن کو subsidise کرتی ہے یعنی نقصان اٹھاتی ہے۔ سبسڈی سے میرا مطلب یہ تھا کہ پی آئی اے ساٹھ کروڑ کا ہر سال نقصان اٹھاتا ہے ان آپریشن پر اور ہمارا ہائی کوسٹ آپریشن ہے اور بڑے مہنگا آپریشن ہے۔ پسنی میں runway کا پرابلم تھا 707 land نہیں کرسکتا تھا۔ ہم نے وہاں پر ایڈیشنل فوکر فلائٹس دی ہیں۔ اس طرح دیگر علاقوں میں بھی فلائٹس add کی گئی ہیں۔ اس میں جہاں تک کرایوں کا تعلق ہے ان کے ساتھ بیٹھ کر سارے کرائے ہم resume کر سکتے ہیں اور جو بھی suggestions ہیں ان کے لئے اوپن ہیں لیکن ایک حد تک ان تمام روٹس پر جو فوکر آپریشن ہیں، اگر آپ جہاز کو بھر بھی دیں تو پھر بھی ان کی آپریشن cost پوری نہیں ہوتی۔ یعنی اس کی maintenance کا جو خرچہ ہوتا ہے وہ بھی پورا نہیں ہوتا حالانکہ جہاز fully depriciated ہیں۔ ان کی ساری cost ادا کی جا چکی ہے پھر بھی موجودہ کرائے کے اندر جہاز بھرنے کے بعد بھی آپ کے اخراجات پورے نہیں ہوتے اور یہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ یہ اکثر شکایت رہتی ہے جس کو مختلف حوالوں سے نیشنل اسمبلی میں، سینٹ میں لایا جاتا ہے ۔ میں تیار ہوں اگر سینٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی آف ڈیفنس یا آپ کوئی سپیشل کمیٹی مقرر کرتے ہیں بلوچستان کے لئے، ہم ان سب چیزوں کو review کر سکتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسی بات سامنے آجائے جس سے علاقے کے عوام کا مسئلہ بھی حل ہو سکے اور پی آئی اے کی مشکلات میں بھی کمی آجائے ۔

جناب چیئرمین : جی زاہد خان صاحب۔

جناب محمد زاہد خان : جناب چیئرمین! ہمارے پشاور میں ایگزیکٹو لاؤنج میں پی آئی اے کا سرے سے کاؤنٹر ہی نہیں ہے۔ کیا وہاں پر کاؤنٹر کھولنے کا آپ کا کوئی ارادہ ہے کیونکہ جب مسافر جاتے ہیں تو وہاں پر ایوی ایشن والے کبھی ہوتے بھی ہیں اور کبھی نہیں ہوتے اور ان کی ڈیوٹی بھی نہیں ہے۔ آپ کی، پی آئی اے کی ڈیوٹی ہے کہ وہاں پر کاؤنٹر ہو تاکہ مسافروں کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ آیا آپ وہاں پر کاؤنٹر کھولیں گے یا نہیں۔

جناب چیئرمین : شاہد خاقان عباسی صاحب۔

جناب شاہد خاقان عباسی، اس سوال سے اس کا تعلق تو کوئی نہیں بنتا لیکن میں یہ ذکر ضرور کر دوں کہ جو لاؤنجز ہیں وہ اب وی آئی پی لاؤنجز نہیں رہے بلکہ کمرشل مسافروں کے لئے ہیں اور وہ payment پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس لئے وہاں پر ہمارا مستقل کاؤنٹر تو نہیں ہے لیکن جب فلائٹ جاتی ہے تو اگر کوئی مسافر ہوں تو ان کے لئے وہاں پر سٹاف مہیا کیا جاتا ہے۔ یہ صحیح ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، اسماعیل بلیدی صاحب۔

جناب محمد اسماعیل بلیدی، جناب چیئرمین! پچھلی دفعہ ہم نے جو میٹنگ کی تھی اس میں ان کا جو سٹاف تھا انہوں نے خود اعتراف کیا ہے کہ کراچی سے مکران کوٹہ زیادہ کرایہ ہے۔ اب وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ٹائم لے لیں جو سینیٹر مکران اور بلوچستان سے belong کرتے ہیں ان کے ساتھ بیٹھیں گے، وہ ہمیں بتائیں وہ میٹنگ کریں۔ وہ خود ہی اعتراف کرتے ہیں اور یہاں کہتے ہیں کہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے جی، نمبر ۴ جی اسمٰعیل بلیدی صاحب۔

4. *Dr. Mohammad Ismail Buledi: Will the Minister for Kashmir, Affairs, Northern Areas, State and Frontier Regions be pleased to state;

(a) the number of Afghan Refugees in Islamabad and the details of restrictions, if any, imposed on them; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to repatriate them, if so, its details?

Lt. Gen. (Retd.) Malik Abdul Majeed: (a) No official camp has been established for Afghan Refugees in Islamabad. The refugees who have taken residence here have moved from various camps located elsewhere in the country. In an exercise carried out through the Chief Commissioner Afghan Refugees 11,960 family passes were issued to heads of refugee families at

Islamabad during April- June, 1998. No restrictions have been imposed on them.

(b) Yes. Efforts are underway for early repatriation of Afghan Refugees through the GOP and the UNHCR/International Agencies.

Mr. Chairman: Supplementary question.

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی: جناب اس میں وزیر صاحب نے کہا ہے کہ اسلام آباد میں کوئی کیمپ نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو افغان مہاجرین ہیں وہ یہاں مختلف جگہوں پر مقیم ہیں۔ ان کے لیے ایک جگہ ہو جہاں وہ رہیں اور ان کے لیے کوئی بندوبست ہو۔ مختلف جگہوں پر رہنے سے خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور یہ جو کہتے ہیں کہ مختلف جگہوں سے آتے ہیں۔ کیا ان کو ایک ہی جگہ کرنے کا کوئی منصوبہ ہے کہ ان کو ایک کیمپ میں رکھا جا سکے جیسا کہ دوسرے صوبوں میں ہے۔

جناب مشاہد حسین: اس کے بارے ہم نے اگلے مہینے کی ۱۷ تاریخ کو میٹنگ بلائی ہے کہ اس سارے issue کو consolidate کر لیا جائے۔ ویسے تو اللہ کے فضل سے یہ issue under controle ہے۔ 3.5 ملین سارے refugees تھے جس میں 2.1 ملین واپس جا چکے ہیں۔ ابھی ایک کمیشن بھی بنا تھا tri-partite Commission for repatriation اس کی میٹنگ بھی ہم جلدی بلائیں گے جس میں افغان گورنمنٹ ' پاکستان گورنمنٹ اور (UNHCR) یونائیٹڈ نیشنز ہائی کمیشن فار ریفیوجیز شامل ہیں۔

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب یہ کافی دیرینہ مسئلہ ہے اور ہمارے ملک کے سارے عوام پریشان ہیں۔ اس سے نہ صرف بلوچستان اور سندھ بلکہ اسلام آباد بھی پریشان ہے۔ پختونخواہ صوبہ پریشان ہے۔ جناب یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور حکومت اس کو ہر وقت ٹالنے کی کوشش کرتی ہے۔ ان کو اس معزز ایوان میں حقیقت پسندانہ بات کرنی چاہیے۔ یہ حتمی بات کریں کہ ان افغان مہاجرین کے واپس بھیجنے کے بارے میں کیا پالیسی ہے۔ کب ہماری گلو خلاصی ہو گی۔

جناب چیئرمین: اچھا واپس بھیجنے کے بارے میں۔ یہ بات ہے ناں۔

جناب مشاہد حسین، دیکھیں جی پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ لوگ بڑی مشکل صورت حال میں آئے تھے we welcomed them ۔ ویسے بھی پاکستان میں لوگ جہاں سے بھی آتے ہیں ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ کوئی ڈنڈے کے ذریعے سے ان کو واپس نہیں کر سکتا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، سوال کا جواب آپ سنیں۔ یہ Question Hour ہے کوئی debate تو نہیں ہو رہی۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، جناب سعودی عرب میں کوئی ایک دن زیادہ ٹھہرسکتا ہے؟ یورپ میں کوئی ٹھہر سکتا ہے؟ جاپان میں کوئی ٹھہر سکتا ہے؟ کیا ہم سب سے زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔

جناب چیئرمین، بالکل ٹھیک ہے۔ لیکن سنا ہے پاکستانی ادھر بھی ٹھہر جاتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، دیکھیں ناں مہمانداری کی حد ہوتی ہے۔ جناب یہ اہم سوال ہے ہم سب کا اور اکثر یہ سوال اٹھتا ہے۔ ہماری ساری معیشت برباد ہے۔ پوری سیاست برباد ہے۔

جناب چیئرمین، اب جواب بھی دینے دیں ناں۔ سوال تو آ گیا۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، وزیر صاحب ہمارے لیے قابل احترام ہیں اور اس حکومت نے بہت سے مسئلوں پر حتمی بات کی ہے۔ افغان مہاجرین کے بارے بھی صاف اور واضح بات کرنی چاہیے کیونکہ بیس سال ہو گئے ہیں۔

جناب مشاہد حسین، میں تو صاف بات کرتا ہوں ٹکا کے بات کرتا ہوں ہمیشہ۔ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہوا ہے کبھی۔ بات یہ ہے جناب کہ as a muslim, and as a Pakhtoon ایک hospitality کا principle ہے ہمارا we are welcoming people کوئی گھر میں آجائے تو ہم نہیں کہتے ہیں کہ چلے جاؤ۔ یہ انسانی اصولوں کے خلاف ہے۔ 3.5 ملین مہاجرین پاکستان میں آئے اور 2.1 million voluntarily واپس جا چکے ہیں۔ ہماری یہی کوشش ہے یہ کام orderly طریقے سے اور voluntarily طریقے سے ہو۔ کوئی جبر یا زبردستی ہم نہیں کر سکتے۔ اس سال بھی کوئی اٹھارہ بیس ہزار مہاجرین واپس گئے ہیں 1999 میں۔

جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ ایک Tripartite Commission بنایا تھا United

Nations High Commission for Refugees. Government of Pakistan, Government of Afghanistan اب ان کی میٹنگ بھی ہم نے کال کرنی ہے اسی معاملے پر اور انشاء اللہ یہ بھی settle ہو جائے گا۔ اب تک پورے پاکستان میں ان کے 306 camps ہیں زیادہ نہیں۔

جناب چیئرمین: سیف اللہ پراچہ صاحب۔

جناب سیف اللہ پراچہ: جناب یہ refugees کا جو معاملہ ہے، اس میں صرف افغان refugees نہیں ہیں بلکہ بنگالی بھی ہیں، برما سے بھی ہیں۔ خدا جانے کہاں کہاں سے ہیں۔ حال ہی میں ہمارے former Governor جناب معین الدین حیدر کی سسٹر ان لاء کو قتل کر دیا ایک بنگالی لڑکے نے۔ کیا اس طرف بھی توجہ دیں گے؟

جناب مشاہد حسین: میرے خیال میں جو یہ ایک واقعہ ہوا ہے کراچی میں، اس کو افغان پناہ گزینوں سے link کرنا it is a bit far fetched۔

جناب چیئرمین: جی اقبال حیدر۔

سید اقبال حیدر: معزز وزیر صاحب نے جو جواب دیا Afghan refugees کی واپسی کے بارے میں کہ پاکستان میں ہم ان کا خیر مقدم کرتے ہیں تو میرا ان سے سوال ہے کہ کیا پاکستان پوری دنیا کے لیے یتیم خانہ ہے؟

جناب چیئرمین: مہمان خانہ بھی تو ہو سکتا ہے۔

سید اقبال حیدر: اگر مہمان خانہ ہے تو میرا ایک سوال ہے کہ کوئی شخص چاہے پختون ہو، چاہے بلوچ ہو، چاہے افغانی ہو، کوئی بھی ہو، ایرانی ہو، افغانی ہو۔ کیا وہ مہمانوں کو یہ اجازت دے گا کہ وہ drug trafficking میں ملوث ہو؟ کیا وہ کلاشنکوف کلچر کے فروغ کی اجازت دے گا اور یہ کہ وہ ٹرانسپورٹ اور بڑے بڑے کاروبار کو take over کریں، کیا وہ اس کی اجازت دے گا؟ کیا یہ ملکی مفاد میں ہے کہ وہ یہاں پر فرقہ واریت کو اور طالبنائزیشن کو فروغ دیں؟ آپ ایسے مہمانوں کو کہ جن کا وجود کل ہمارے ملک کے لیے خطرہ ہے، واپس کروائیں جلد از جلد تاکہ میرے ملک میں وہی مہذب معاشرہ دوبارہ نافذ ہو سکے جو کہ 79 سے پہلے تھا۔

جناب مشاہد حسین: میرا خیال ہے کہ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ سید ہوتے

کے ناطے جو خود refugees ہیں ' سعودی عرب سے ادھر آئے ہیں' وہ ایسی بات کریں۔

سید اقبال حیدر ، نہیں میں refugee نہیں ہوں۔ میں پاکستانی ہوں۔ وہ الطاف حسین کہتا ہوگا۔ خبردار اگر آپ نے مجھے گالی دی۔ میں یہاں کا رہنے والا ہوں ۔ میرا سندھ کے صوبے سے تعلق ہے۔ .I am not a refugee. I condemn those who call me refugee

جناب مشاہد حسین ، دوسری بات یہ ہے کہ پاکستان کے ہر مسئلہ کو افغان مہاجرین کے ساتھ link کرنا زیادتی ہے۔ ان کا خود کہنا ہے کہ 79 تک معاشرہ بڑا مہذب تھا تو I am glad he accepted that the Martial Law period was very stabilized.

جناب چیئرمین، حبیب جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ ، جناب چیئرمین ! یہ مسئلہ بڑا گھمبیر ہے' complicated ہے۔ اس طرح سادہ طریقے سے وزیر صاحب کو جواب نہیں دینا چاہیئے کہ وہ اس طرح کہیں کہ جیسے آ بلا مجھے کھا والی بات ہے۔ جو بھی دنیا جہان سے آیا ہو اس کو accept کیا جائے۔ پہلی بات یہ ہے کہ Constitution of Pakistan اس کو accept نہیں کرتا ہے۔ Foreign Act اس کی اجازت نہیں دیتا ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ آپ بالکل میزبان رہیئے لیکن آیا جو مہمان آتے ہیں ان کی لسٹ آپ کے پاس ہے؟ کیا آپ نے ان کو مہمان کے طور پر' refugee کے طور پر enlist کیا ہے؟ ان کی آپ کے پاس تمام فہرستیں ہیں؟ بمعہ تصاویر ان کے پتے ہیں آپ کے پاس؟ ایسے refugees جو بنگالی ہوں' افغانی ہوں' برمی ہوں' ایرانی ہوں' کیا ان کو ہمارے موجودہ قوانین کے تحت ملکیت کے اختیارات ہو سکتے ہیں کہ وہ یہاں پر اپنی ملکیت بنائیں ۔ آپ کہتے ہیں کہ ایک ملین کے قریب باقی ہیں' باقی سب چلے گئے۔ بلوچستان میں 1.5 ملین اس وقت موجود ہیں۔ کوئٹہ کے ارد گرد افغان مہاجرین ہیں۔ ان کو آپ نے فوج میں بھرتی کیا ہے' وہ آپ کی پولیس میں بھرتی ہیں۔سوال یہ ہے کہ آپ کے پاس ان کی رجسٹریشن موجود ہے۔ یہ اہم سوال ہے۔

ہاں آپ ان کو مہمان کے طور پر رکھیں اور ان کو جب واپس بھیجنا ہو تو آپ کے پاس فہرست تو ہو۔ کس کو آپ واپس بھیجیں گے۔اس طرح جواب دینے سے کام نہیں چلے گا جیسے آپ کہتے ہیں۔ آپ ان کے درمیان فرق نہیں کر سکیں گے۔ آپ پختون خواہ کے لوگوں میں اور

موجودہ افغانوں میں کیسے فرق کریں گے جب تک آپ کے پاس ان کی رجسٹریشن مکمل طور پر نہ ہو گی۔ اور یہ واحد خامی ہے اس ملک کی اور ان اداروں کی کہ انہوں نے ان کو ابھی تک بحثیت مہاجر رجسٹر نہیں کیا ہے۔

Mr. Chairman: Yes, Minister for Information.

جناب مشاہد حسین۔ پہلے کہتے ہیں کہ straight forward جواب دیں، straight forward جواب دیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ سادہ جواب دیا ہے، سمجھ نہیں آتی کیا چاہتے ہیں۔ Issue یہ ہے کہ آپ نے اب registration کی بات کی ہے that is a different issue from the repatriation میں repatriation کی بات کر رہا تھا، from 3.5 million, 2.1 million واپس جا چکے ہیں، I would like to reiterate یہ کام ڈنڈے کے ذریعے زبردستی نہیں ہو سکتا، they are guests here اور جب افغانستان میں حالات ٹھیک ہو جائیں گے، they will start going back انشاء اللہ۔

جناب چیئرمین۔ جی اکرم شاہ صاحب۔

جناب اکرم شاہ۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف صاحب کی اس بات سے 100% متفق ہوں کہ اقبال حیدر صاحب مہاجر ہیں۔ اقبال حیدر صاحب مہاجر ہیں، ملک میں آئے اور اس ملک کی بدقسمتی یہ رہی ہے کہ بننے کے بعد شروع دن سے یہاں پر مہاجر وزیر اعظم، صدر اور بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے ہیں اور میں اقبال حیدر صاحب کی شدید مذمت کرتا ہوں کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کو نکالو تاکہ ہمارا معاشرہ اس طرح مہذب بنے جیسے پہلے تھا۔ کراچی کی بوری بند لاشیں کیا کہتی ہیں۔ افغانستان میں 20 سال جنگ ہوئی ہے، کسی نے بھی اپنے دشمن کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس کو بوری میں بند نہیں کیا، یہ مہذب معاشرہ ہے۔ ایک کمرے میں لوگوں کو بند کر کے بچوں کو، بیویوں کو سب لوگوں کو کیا کچھ نہیں کہا گیا۔ وہاں افغان مہاجر نہیں تھے۔ وہ آپ کے مہاجر تھے، ہندوستان والے مہاجر تھے۔ میں ان کے ان الفاظ کی شدید مذمت کرتا ہوں کہ یہ کہتے ہیں کہ ایک مہذب معاشرہ بنے۔ آپ نے کیا تہذیب دی ہے، آپ نے آ کر ہماری تہذیبوں کو جو ہزاروں سال پرانی تھیں ان کا ستیا ناس کر دیا، آپ نے کراچی جو کہ اس ملک کا بلکہ اس خطے کا ایک انتہائی مہذب ترین شہر تھا اس کا کیا بنا دیا ۔ بوری بند لاشیں، ایک کمرے میں دودھ پیتے بچوں کو ان کی والدہ، ان کے بوڑھوں سب کے سامنے گولی مارنا، یہ آپ کی

تہذیب ہے۔ آپ اس بہانے افغانوں کو غیر مہذب کہتے ہیں۔ میں ان کے ان الفاظ کی شدید مذمت کرتا ہوں' وزیر صاحب کی اس بات سے 100% اتفاق کرتا ہوں کہ وہ مہاجر ہیں۔ یہ اور بات کہ کہیں سے آنے ہوئے مہاجر یہاں جرنیل بھی بنے' یہاں صدر بھی بنے اور وزیر اعظم بھی بنے اور وہ مہاجر جیسے ہم سب سمجھتے تھے کہ جی ہماری بقاء کی لڑائی لڑ رہے ہیں' یہ جہاد کر رہے ہیں۔ ہم میں انصار اور مہاجرین کا جذبہ ہونا چاہیئے' ہمیں ان کو اپنے گھر دینے چاہیئیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے روس کو شکست دی ہے' یہ ہمارے دفاع کی لڑائی لڑ رہے ہیں' اگر یہ نہ ہوتے تو روس پاکستان پر قبضہ کر لیتا' یہ اپنے آپ کو مہذب اور تہذیب یافتہ سمجھتے ہیں۔ میں اس بات کی شدید مذمت کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ میں معزز رکن سے انتہائی ادب اور احترام سے درخواست کروں گا کہ وہ الطاف حسین کی سیاست کو ہندوستان سے آنے والے پاکستان کے بنانے والے لوگوں کی سیاست سے نہ ملائیں۔ وہ میری قوم نہیں ہے' الطاف حسین میری قوم نہیں ہے۔ بالکل افغانوں کے آنے کے بعد میرا ملک برباد ہوا ہے' بالکل یہ کلاشنکوف کلچر لے کر افغانستان سے آنے والوں کے بعد برباد ہوا ہے۔ بالکل الطاف حسین نے بوریوں کی سیاست کی ہے' اس سے میرا تعلق نہیں ہے۔ میں احتجاج کرتا ہوں کہ جن الفاظ کو مجھ سے منسوب کیا گیا ہے' وہ بالکل غلط ہیں اور میں ان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ میرے بارے میں اپنے الفاظ واپس لیں۔ مہاجر آپ ہوں گے' ہم نے پاکستان بنایا ہے' یہ میرا ملک پاکستان ہے اور ہم بنانے والوں میں شامل ہیں۔ ہم جرنیل بھی بنیں گے' ہم صدر بھی بنیں گے' وزیر اعظم بھی بنیں گے' چیف جسٹس بھی بنیں گے' ہم تمہیں اجازت نہیں دیتے کہ تم الطاف حسین کی وجہ سے تمام اردو بولنے والوں کو گالی دو۔ الطاف حسین کی سیاست اپنی جگہ ہے میں اس کی مذمت کرتا ہوں' الطاف حسین کی سیاست الگ ہے' اردو بولنے والوں کا وقار اپنی جگہ ہے۔ آپ اس سے مجھے نہیں ملائیں۔ برائے مہربانی آپ کو الطاف حسین پسند ہو گا' مجھے نہیں ہے۔ میں نہ مہاجر ہوں اور نہ میں یہ تسلیم کروں گا۔ میں پاکستان بنانے والوں میں سے ہوں اور پاکستانی ہوں اور برباد کیا ہے تو افغانستان سے آنے والے مہاجرین نے کیا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ چلیں کافی ہو گیا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ برباد کیا ہے تو الطاف حسین کی سیاست نے کیا ہے۔ برباد ہم نے نہیں کیا، ہم نے بنایا ہے۔ میں انہیں اجازت نہیں دے سکتا۔ افغان مہاجرین نے میرے ملک کے نقشے کو، میرے ملک کے کلچر کو بدل دیا، کلاشنکوف کلچر کو لانے والے تم لوگ ہو، میرے ملک کو برباد کر دیا۔ میں خاموش نہیں رہوں گا، کیا بات کرتے ہیں۔

(interruption)

Mr.Chairman: Next question No.5.

5. *Syed Iqbal Haider: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) whether PIA has recently appointed foreign consultants including M/s. Sabre Group, if so, the procedure adopted by PIA for appointment of these consultants;

(b) the remuneration/fees, facilities, benefits and allowances being paid by PIA to the said consultants particularly to Sabre Group;

(c) the functions of these consultants; and

(d) the benefits/profits/improvements, if any, accrued to PIA through the services of the said consultants particularly those of M/s. Sabre Group?

Minister Incharge for Defence: (a) After careful consideration and deliberation on PIA's business processes and practices, and inadequate information technology systems, it was decided by the PIAC Board of Directors that external expertise be inducted to bring PIA's operations in line with industry best practices. All the major players in the business, some existing suppliers, and companies who had been making various proposals and presentations to PIA for

over a year, thus having a clear understanding of the issues, were invited to respond to a formal tender document. This included IBM, SITA, SH & E, ATRAXIS (Swissair), Sabre Group (American Airlines), Speedwing (British Airways), Delitte Tourche, Siemens, Arthur D. Little and Arthur Andersen. The Sabre Group, in partnership with Speedwing, was awarded the contract to provide a complete turn around solution for PIA after 5 months of deliberation and evaluation. The contract is in two parts with different mechanisms for implementation and payment, one relates to consulting services and the other to managing and providing information technology services. The process was kept fully transparent and the best possible compination of industry service providers were selected to provide the services.

(b) The payment for the consultancy work is one a risk/reward sharing basis according to an established formula. A fixed consulting fee of US $ 300,000 will be paid for a period of 9 months which will be adjusted fully against the reward payment. The fee covers a portion of Sabre Group's up-front costs and the risk of working in the current environment in Pakistan. The reward payment are based on a percentage of the excess revenues earned or costs reduced beyond defined baselines. These baselines are PIA's audited annual financial statements modified to ensure that payments are made only for efforts resulting in tangible achievements.

Proper safeguards have been built into the contract and the accounting policies to protect PIA's interest in different eventualities and the concerns raised by PIA's in-house IT, financial, and legal departments and external lawyers, auditors, and advisers have been fully addressed and incorporated into the contract.

(c) The Sabre Group will provide an extensive range of consultancy services to PIA in most major areas of operations including business process re-engineering, customer services engineering, financial systems, marketing, planning and scheduling. The services will consist of on-site personnel and technical support from Sabre Group's base facilities. Sabre Group has also associated Speed-wing the consulting affiliates of British Airways, in this effort. The consultancy teams will advise and assist the PIA management in implementing industry practices in PIA operations. The objective of the effort is to improve PIA's product, enhance financial performance, and guarantee adequate surplus cash flow to sustain operations, and PIA's fleet replacement program. To achieve the objectives and assign responsibility, each functional area will be provided with clearly defined deliverables and a specified time frame for implementation.

(d) The consultants began work on 2nd August, 1998 at a time of extreme turmoil for PIA. Air traffic was severely down because of the recession in the local and regional economies, the effects of the international events of the previous months and the ensuing sanctions. The carrier was on precarious terms with several international suppliers who were refusing credit and the cash flow position was critical due to withdrawal of credit lines. The Common share price of PIAC stock was at an all-time low of Rs. 3.30. PIA at this time was practically insolvent and the management faced increased pressure due to opening up of the Northern Gatways to Domestic and International operations under the new Aviation Policy. This was the operating environment inherited by the consultants.

In the last ten months the carrier has been able, with the assistance of

the consultants, to reverse most of the adverse trends and achieve the following results:--

- O The Carrier was able to post a record operation surplus of Rs. 3.8 biliion and profit of Rs. 2.4 billion in December, 1998.
- O The carrier has mitiganted most of its severe cash-flow difficulties.
- O Relationships with key suppliers have eased and PIA has become an attractive customer for companies like Boeing and Airbus.
- O Employee relations have improved dramatically and served key senior management positions have been filled with new incumbents.
- O The carrier has improved its marketing capabilities including new techniques for revenue management, flight schedule, sales, distribution and has introduced a freguent flyer programme.
- O PIA has been able to sustain induction of new B 747-300 aircraft and is actively examining additional fleet renewal.
- O New schedule with 18% extra capacity with no increase in operational cost has been introduced.
- O The carrier has correct some fundamental customer services deficiencies and continues to improve its corporate image.
- O PIAC's share price has increased by 500% to its current level of over Rs. 15.
- O PIA is moving toward another year of record profitability during 1999 with a budgeted profit of over Rs. 2.0 billion.

Mr. Chairman: Any supplementary? Next question No.6.

6. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** Will the Minister for

Railways be pleased to state:

(a) the total grant sanctioned for the Ministry in the annual budget 1998-99;

(b) the total amount spent by the Ministry during the year 1998-99;

(c) the total amount which the Ministry could not spent out of the said sanctioned budged and surrendered to the Government indicating also the reasons for surrendering;

(d) the excess amount which the Ministry spent in addition to the sanctioned budget to; 30-6-1999 indicating also the reasons for spending this amount; and

(e) the total developmental grant and the amount utilized out of it during the said year?

Minister for Railways: (a) The total grant sanctioned by the Ministry of Finance to Ministry of Railways Islamabad for the current financial year 1998-99 after economy cut was Rs. 29,972,000 (29,972 Million)

(b) It is not possible for the Ministry of Railways to indicate the total amount spent during the current financial year (1998-99) as the total expenditure will be compiled after 30 June 1999. However the total amount spent during the current finanial year (1998-99) upto 30-4-1999 was Rs. 11,734,098.00 (11.734 Million).

(c) An amount of Rs. 12,480,425 (12.480 million) has been surrendered by the Ministry of Railways as it was not expected to be spent during the current financial year (1998-99). The reason for surrender of saving are as under:-

(i) Minister for Railways ceased to hold office in August, 1998.

(ii) Strict Economy measures were adopted in the public interest.

(d) No excess amount has been claimed during the current financial year 1998-99 by the Ministry, through supplementary grants.

(e) No development grant was provided to the Ministry during the financial year 1998-99.

Mr. Chairman: Supplementary question Bhinder Sahib.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! میں نے اس سوال میں یہ معلوم کرنے کی جسارت کی تھی کہ ریلوے کا total budget کیا تھا انہوں نے کیا خرچ کیا اور کیا surrender کیا۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ 29 million تھا مجھے شک ہے کہ یہ figure درست ہو لیکن بہرحال اگر درست ہے تو اس میں 11.734 million خرچ کیا گیا اور 12.480 million نہیں خرچ کیا گیا۔ کیا یہ inefficiency of Railways پر منتج نہیں ہوتا اور اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ وزیر صاحب نہیں تھے۔ جناب والا! مجھے معلوم نہیں پڑتا کہ وزیر صاحب کے نہ ہونے سے یا وزیر صاحب کے چلے جانے سے یہ total budget 50 percent خرچ ہوا اور 50 percent نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین۔ وزیر ریلوے۔ اچھا نادر پرویز صاحب جواب دیں گے۔

راجہ نادر پرویز خان۔ جناب یہ جو figures دی گئی ہیں 29 million یہ بالکل صحیح ہیں اور اس میں جو 11.734 million جو ہیں that is for pay and allowances sir جو خرچ ہوا باقی balance بچا تھا اس میں سے some of the money has been surrendered that is about 12.4 million جناب والا! all the figures have been certified by the Auditor General اور exact figure جو ہم expect کر رہے ہیں It comes to about 7. 4 million جو اس سال بچے گا That will be at the end of the financial year on 30th June اس کے لئے ابھی انہوں نے figures work out نہیں کئے but we hope 30th June جب close ہو جائے گا Then we will be able to give you the exact figure

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ صرف پچاس فیصد

بجٹ انہوں نے خرچ کیا ہے۔ جتنا بجٹ ان کو ملا تھا 11.734 million انہوں نے خرچ کیا ہے اور 12.480 million انہوں نے surrender کیا ہے۔ اگر اتنا surrender کیا ہے یا تو پھر original budget درست نہیں ہے اور اگر original budget اور ان کی expenditure figures جو دی گئی ہیں وہ درست ہیں تو پھر ان کی inefficiency ہے کہ جو sanctioned budget ہے وہ بھی یہ سال کے دوران خرچ نہیں کر پائے۔

راجہ نادر پرویز خان۔ جناب والا! ایک تو No development work has been undertaken in the Ministry of Railways, that is one of the reasons sir. دوسرا یہ ہے کہ no excess amount claim کیا نہ انہوں نے خرچ کیا۔ And strict economic measures were adopted. That is the reason. Basically ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو privatize کیا جائے۔ انہی lines پہ ہم کام کر رہے تھے And this is what the figures have been sent to us

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! کہیں یہ وجہ تو نہیں ہے کہ ان کو پیسے ملے ہی نہیں ہیں اس لئے خرچ نہیں ہو سکے۔

راجہ نادر پرویز خان۔ نہیں جناب پیسے ملے ہیں لیکن چونکہ ہمارا plan تھا کہ strictly economic measures be adopted in the Ministry of Railways اس کی وجہ سے یہ ہوا ہے اور آڈیٹر جنرل کی رپورٹ جب آئے گی تو exact figures will be there

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا! ریلوں کا برا حال ہے نہ کوئی سیٹ ہے نہ ڈبوں میں جگہ ہے نہ باتھ روم ہے بلکہ قصے مشہور ہیں کہ تختے ختم ہوجاتے ہیں اور لوگ گر جاتے ہیں جو فرش ہے وہ بھی تباہ ہے۔ ہمارے ہاں بلوچستان میں ریلوے کا نظام درہم برہم ہے۔ آپ یقین نہیں کریں گے کہ یہ ریلوے سفر کے قابل نہیں، جانور بھی اس میں سفر نہیں کر سکتے۔ مگر وزیر موصوف فرماتے ہیں کہ 12.480 million rupees surrender کئے گئے ہیں۔ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ جب ریلوے کا نظام اتنا درہم برہم ہے، اتنا تباہ حال ہے خستہ حال ہے corruption, loot and plunder کا شکار ہے اور لوگ بہ امر مجبوری اس میں سفر کرتے ہیں اور یہ رقم واپس کر رہے ہیں۔ تو میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ اس ریلوے نظام کو جو سب سے سستا ذریعہ سفر

ہے عام آدمی کے لئے اور اس کے ذریعے سب سے زیادہ transportation ہو سکتی ہے وزیر صاحب اس کو کب بہتر بنائیں گے اس کو کب ٹھیک کریں گے یا ہم اس کو taken for granted لیں کہ یہ ریلوے نظام کبھی ٹھیک نہیں ہوگا۔

جناب چیئرمین۔ یہ ریلوے نظام کب ٹھیک کریں گے۔

راجہ نادر پرویز خان، جناب چیئرمین! ۱۹۷۰ء تک یہ ایک منافع بخش ادارہ تھا۔ اس کے بعد اس میں کمی آتی گئی۔ ابھی بھی ایسی درجنوں trains ہیں جو نقصان میں چل رہی ہیں۔ جو ٹرینیں بالکل غیر منافع بخش تھیں ہم نے ان کو بند کیا ہے۔ ہم نے کئی روٹس کو پرائیویٹائز کیا ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ اس کو پرائیویٹائز نہ کیا جائے۔ اس کو بہتر طریقے سے چلایا جائے لیکن حالات اس حد تک چلے گئے ہیں کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کو پرائیویٹائز کریں۔ ہماری کوشش ہے اور ہم محدود وسائل کے باوجود اس کو بہتر ادارہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، جی اقبال حیدر صاحب سوال نمبر۔ ۵۔

جناب چیئرمین، جی سپلیمنٹری سوال۔

سید اقبال حیدر، شکریہ جناب چیئرمین! میں نے سوال کیا تھا کہ PIA میں ایک Sabre Group کے نام سے foreign consultant appoint کیا گیا ہے۔ ان کو appoint کرنے کے انہوں نے ۲ مقصد بتائے ہیں۔ ایک مقصد تھا کہ وہ consultancy services مہیا کریں گے۔ دوسرا انفارمیشن ٹیکنالوجی مہیا کریں گے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی تو بنیادی طور پہ ایک مختلف شعبہ ہے۔ specialities اور expertise ایک مکمل مختلف چیز ہے جو کہ IBM اور دیگر کمپیوٹر گروپ دے سکتے ہیں لیکن جو main point ہے وہ یہ ہے کہ PIA میں اس consultant کو appoint کرنے سے انہوں نے excess revenues earn کیا ہے۔

دوسرا انہوں نے کہا ہے کہ اخراجات میں نمایاں کمی آئی ہے۔ اس کی appointment اگست ۱۹۹۸ء میں ہوئی ہے۔ تو ان کے جواب کے مطابق انہوں نے excess earn کیا ہے Rs. 3.8 billion ۵ مہینے کے وقفے میں۔ صرف ۵ مہینے کے وقفے میں Sabre Group امریکہ سے ایسی جادو کی چھڑی لے کر آیا ہے کہ انہیں Rs. 3.8 billion excess revenue ملا۔ And Rs. 2 .4 billion was the profit and the share of the PIA before that was at Rs. 3.30

پانچ سو گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ میرا مختصر سوال صرف یہ ہے کہ ۵ مہینے and now it is at Rs. 15 میں یہ اگر اتنی بہتری کر سکتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ PIA میں واقعی بہت ہی بڑی خرابی تھی۔ آپ نے ان افراد کے خلاف کیا ایکشن لے لیا۔ جن کی وجہ سے PIA profit earn نہیں کر سکا۔ اس کے پاس تو جادو کی چھڑی نہیں تھی۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ میں نے ان سے پوچھا تھا کہ ان کو کتنی facilities, remuneration مل رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں ۹ مہینے کی US $ 300,000 counsultancy fees دی ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ allowances, benefits, اور کیا کیا دیئے گئے ہیں۔ اس کے بارے میں یہ موصوف جواب میں خاموش ہیں۔ تو privileges میرا سوال ہے کہ ان کے تمام benefits, privileges and allowances بھی بتائے جائیں۔

آخری بات یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ اس نئے consultant نے frequent flyer programme جاری کیا۔ اس کی کارکردگی اس حقیقت سے واضح ہو جاتی ہے کہ ۱۶ جنوری ۱۹۹۹ء کو frequent flyer programme جاری ہوا ۔ آج ہم ۲۹ جون کو بھی منتظر ہیں کہ frequent flyer کے کارڈ کب ممبران کو ملتے ہیں۔ میرے یہ ۳ سوالات ہیں۔ محترم وزیر اگر واضح الفاظ میں ان کے جواب دیں تو میں مشکور رہوں گا۔

جناب چیئرمین : جی۔

جناب شاہد خاقان عباسی : محترم سینیٹر صاحب نے کافی لمبا چوڑا سوال کیا ہے۔ اس کا جواب بھی انہوں نے خود دے دیا۔ گزارش یہ ہے کہ ان کو اگست ۱۹۹۸ء میں appoint کیا گیا اور جب بھی آپ کسی چیز کی ریکوری کرتے ہیں تو ایک process شروع کیا جاتا ہے ۔ اس process کو جب شروع کیا گیا تو بنیادی چیز یہ تھی کہ industry کی جو best practices ہیں ہم ان میں بہت پیچھے رہ گئے تھے۔ PIA بہت عرصہ سے سیاسی مداخلت کا شکار تھا۔ یہ consultants ہم نے hire کئے اور اس کام کے لئے یہ دنیا کے بہترین consultants ہیں۔ خصوصاً information technology یہ اس کام کے اندر world leader ہیں تو اس میں کوئی ایسی بات نہیں تھی کہ جس سے یہ کام نہ کر پاتے۔ جو surplus or profit اس سال declare کیا گیا اس میں ان کا بھی تھوڑا بہت حصہ ہے لیکن ان کو اس کا benefit نہیں دیا جائے گا' ان کا کام جو ہے وہ اس سال سے measure کیا جائے گا اور ہم نے ابھی جو performance

ہوگی اور cost cutting یہ excess revenues ہوں گے bench-mark کی تھی اس کے لئے جو
اس پر انہیں حصہ دیا جائے گا۔

میں صرف ایک گزارش کروں گا جو یہاں ایک item دیا گیا ہے کہ PIA پہلی دفعہ excess capacity float کر سکا ہے۔ اپنے موجودہ resources میں رہ کر PIA نے 18% excess capacity float کی ہے جو کہ معمولی بات نہیں۔ صرف اس capacity کو اگر normal حالات میں float کیا جاتا تو تقریباً" 40 - 50 million dollars کی cost تھی جو کہ ہم نے بغیر cost کے یہ attain کیا ہے۔

دوسری بات جو محترم سینیٹر صاحب نے کی وہ frequent flyers کے حوالے سے ہے۔ یہ پروگرام بھی launch کیا گیا۔ اس میں جو ہماری توقعات تھیں اس سے بہت زیادہ اس کا response آیا ہے۔ ہماری توقعات تھیں کہ ۴ سے ۵ ہزار لوگ پہلے چھ مہینے میں آئیں گے لیکن اس وقت تقریباً" گیارہ ہزار سے زیادہ لوگوں نے اس میں شمولیت کے لئے فارم دیئے ہیں تو اس وجہ سے اس میں ذرا تاخیر ہو رہی ہے۔ لیکن جو لوگ بھی اس میں شامل ہوئے ہیں انہیں یکم جنوری سے اس کا credit دیا جائے گا۔ اس میں کسی مسافر کو کوئی کمی یا کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب زاہد خان صاحب۔

جناب محمد زاہد خان۔ جو آپ نے چھانٹی کی، کیا اس سے آپ کا خسارہ کم ہوا یا آپ کا ادارہ income میں آ گیا، اس کی وہ وجہ تو نہیں تھی۔ کیونکہ آپ نے جو چھانٹی کی آپ کے اندازہ کے مطابق وہ کافی ہے۔ جو .Sabre Co ہے اس کے بارے میں معلومات حاصل کی گئی ہیں کہ آیا یہ defaulter company تو نہیں ہے۔ تیسرا جناب یہی ہے کہ جو آپ نے ٹینڈر دیا تھا تو کیا .Sabre Co کا ٹینڈر سب سے low تھا؟

جناب شاہد خاقان عباسی۔ جناب والا! مجھے جو سمجھ آئی انہوں نے فرمایا ہے کہ جو profits ہوئے اس کی وجہ cost cutting تھی یہ حقیقت ہے کہ یہ cost cutting کی وجہ سے یہ profits ہوئے اور اللہ کے فضل سے تقریباً" ۴ ہزار لوگ voluntarily PIA چھوڑ کر گئے اور ان کا کوئی کورٹ کیس بھی اس سلسلے میں نہیں ہوا۔ تو یہ cost cuts ہیں اس لئے یہ کئے

جاتے ہیں تا کہ carrier profitable ہو سکے اور اپنے آپ کو sustain کر سکے اور حکومت پہ بوجھ نہ بنے۔

ڈیفالٹر کے حوالے سے عرض ہے کہ کوئی ایسی defaulter والی بات ہماری نظر میں نہیں آئی۔ میں نے پہلے ذکر کیا کہ یہ اس کام میں دنیا کی بہترین کمپنی ہے اور کسی کو اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

تیسری بات جو ٹینڈر کے بارے ہے، جو بھی ہمارے پاس bids آئی تھیں اس میں یہ Sabre Co. lowest آئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ شیخ رفیق صاحب نے سوال نہیں پوچھا جی۔ رفیق صاحب۔

شیخ رفیق احمد۔ میں تھوڑا سا دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ PIA کو جو fuel supply ہوتا ہے یہ جو پاکستان کے اندر market rate پہ سپلائی ہوتا ہے یا جو international fuel rate ہے اس پہ وہ fuel اس کو دستیاب ہو تا ہے۔ اگر میری دوسری بات ٹھیک ہو کہ international rate پہ اسے fuel supply ہوتا ہے تو کیا profit میں اس کا بھی کچھ حصہ ہے کہ دنیا میں تو it has gone down جو international fuel rate ہے۔

Mr. Chairman: Minister of State for Defence.

جناب شاہد خاقان عباسی۔ پی آئی اے ہر جگہ سے انٹرنیشنل مارکیٹ کے حوالے سے فیول کے جو ریٹ ہوتے ہیں اسی حوالے سے لیتا ہے۔ پاکستان کے اندر بھی جو فیول سپلائی ہوتا ہے وہ انٹرنیشنل prices سے link ہوتا ہے اور اس پر ایڈیشنل چارج لگایا جاتا ہے۔ میں یہ ذکر بھی کر دوں کہ جو فیول prices ہیں اس کے ساتھ ساتھ ڈالر کی devalution کا بھی اثر ہوتا ہے۔ یہ بات بھی آپ کے سامنے ہے کہ فیول prices ایک دن میں نیچے نہیں آئیں تقریباً تین سال کے اندر آہستہ آہستہ نیچے آئیں۔ یقیناً اس profit میں اس کا بھی حصہ ہے لیکن وہ ایک معمولی حصہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی، جی جناب مسعود کوثر صاحب نے نہیں پوچھا یہ last question ہے۔

سید مسعود کوثر۔ میں آپ کی اجازت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک ان کی

اور اخراجات کا تعلق ہے۔ وہ چیز تو انہوں نے دے دی ہے۔ لیکن جو لوگ سفر کرتے ہیں۔ اس حوالے سے میں دیکھتا ہوں کہ پچھلے سال، ڈیڑھ سال میں پی آئی اے کی جو پرفارمنس ہے اس میں کسی لحاظ سے بھی کوئی خاطر خواہ improvement نظر نہیں آتی۔ ابھی یوں ہی لگتا ہے کہ یہ سروس جو ہے یہ پی آئی اے کے اپنے لوگوں کے لئے، ان افسران کے لئے اور سٹاف کے لئے وہ سہولتیں ہیں۔ کیا منسٹر صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کہ اس عرصے میں اس نقطہ نظر سے اس میں کیا improvement کی گئی ہے۔ میں نے بذریعہ خط دو دفعہ شکایت کی ہے لیکن اس کا مجھے ابھی تک جواب نہیں آیا۔ میں نے تو اپنا پورا designation اور سب کچھ لکھا تھا۔ جو عام آدمی ہے ان کا بڑا برا حشر ہے۔ وزیر ریلوے جو ہیں وہ ریل میں سفر نہیں کرتے ہیں۔ جو جہاز کے منسٹر ہیں وہ کبھی جہاز میں سفر نہیں کرتے۔ کمیونی کیشن منسٹر جو ہیں وہ ہیلی کاپٹر پر سفر کرتے ہیں۔۔۔ savings

جناب چیئرمین۔ یہ تو زیادتی ہے۔ آپ کے خیال میں یہ کراچی سے کیسے آتے جاتے ہیں۔

سید مسعود کوثر۔ گورنمنٹ کا یہ بڑا دلچسپ معاملہ ہے کہ کمیونی کیشن منسٹر سڑک کے اوپر سے گزرتے ہیں اور جو جہاز کے منسٹر ہیں وہ سڑک کے اوپر سے گزرتے ہیں۔ تو یہ بتائیں کہ پیسے بچانا ہی ان کا کام ہے یا اس سروس کو improve کرنا بھی ان کا کام ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی منسٹر آف سٹیٹ فار ڈیفنس۔

جناب شاہد خاقان عباسی۔ جناب پی آئی اے Public owned Enterprize ہے اور اگر اس میں نقصان ہوگا تو اس میں ملک کا نقصان ہے۔ اگر سینیٹر صاحب کچھ specific areas بتائیں، جو address کرنا چاہتے ہیں تو میں حاضر ہوں۔ انہوں نے ایک general بات کی ہے کہ بہتر نہیں ہوا۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے بہتر ہوا کچھ کا خیال ہے بہتر نہیں ہوا اپنے اپنے experience کے مطابق۔ یقیناً بہت سی گنجائش باقی ہے کہ حالات کو بہتر بنایا جائے۔

Mr. Chairman: Number of planes has increased or not.

جناب شاہد خاقان عباسی۔ جناب improvement کی جو measurement ہوتی ہے۔۔۔۔۔

Yes, number of planes has increased. The fleet has gone up. We have floated extra capacity. We are profitable.

جناب چیئرمین۔ جی جناب تاج حیدر صاحب آخری سوال۔

جناب تاج حیدر۔ میں چیئرمین صاحب کو دو دفعہ خط لکھ چکا ہوں اور سینٹ کے فلور پر بھی یہ مسئلہ لا چکا ہوں۔ میں نے کئی دفعہ crew سے بھی کہا ہے۔اب میں پھر ایک دفعہ عرض کر رہا ہوں اور میری یہ جدوجہدکوئی ڈیڑھ سال سے چل رہی ہے۔یہ جو ان کا میگزین "ہمسفر" ہے۔اس میں جو پاکستان کا نقشہ دیا ہے۔اس میں موئنجو داڑو دریائے سندھ کے بائیں کنارے پر دیا ہوا ہے۔یہ کتنے دن کے اندر ٹھیک ہو سکتا ہے۔ میں ڈیڑھ سال سے یہ جدوجہدکر رہا ہوں۔موئنجو داڑو جس کی وجہ سے ساری دنیا میں ہماری شناخت ہے۔وہ نقشے کے اندر دریا کے بائیں کنارے پر ہے۔ ڈیڑھ سال سے وہ نقشہ درست نہیں ہو سکا ہے۔ کیا یہ اس کو درست کر دیں گے کیونکہ یہ دنیا بھر کے اندر جاتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ چلیں جی موئنجو داڑو ٹھیک کر دیں۔ اصلی مقام پر لے آئیں۔

OK question hour is over.

+7. *Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Information and Media Development be pleased to state:

(a) the total grant sanctioned for the Ministry in the annual budget 1998-99;

(b) the total amount spent by the Ministry during the year 1998-99;

(c) the total amount which the Ministry could not spent out of the said sanctioned budged and surrendered to the Government indicating also the reasons for surrendering;

+ [Question hour is being over the remaining questions and their answers will be placed on the table of the House]

(d) the excess amount which the Ministry spent in addition to the sanctioned budget till 30-6-1999 indicating also the reasons for spending this amount; and

(e) the total developmental grant and the amount utilized out of it during the said year?

Mr. Mushahid Hussain Sayed: (a) The total budget sanctioned for the Ministry of Information and Media Development during 1998-99 is Rs. 60,276,000. After economy cut or Rs. 11,083,000 the final grant is Rs. 49,193,000.

(b) The entire allocation of Rs. 49,193,000 has been spent. The expenditure of Rs. 27,593,000 has been realised by the AGPR where as the expenditure of Rs. 21,600,000 is being cleared from ways and means point of view from the Finance Division.

(c) No amount has been surrendered.

(d) No excess amount has been spent by the Ministry.

(e) During the year 1998-99, the development grant for the Ministry was Rs. 95.346 million. After economy cut of Rs. 49.932 million, final development grant was Rs. 45.414 million. Total amount of Rs. 45.414 million has so for been spent and balance is nil.

8. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the total grant sanctioned for the Ministry in the annual budget 1998-99;

(b) the total amount spent by the Ministry during the year

1998-99;

(c) the total amount which the Ministry could not spent out of the said sanctioned budged and surrendered to the Government indicating also the reasons for surrendering;

(d) the excess amount which the Ministry spent in addition to the sanctioned budget till 30-6-1999 indicating also the reasons for spending this amount; and

(e) the total developmental grant and the amount utilized out of it during the said year?

Minister Incharge for Defence: The requisite information is as under:-

(a) The total grant sanctioned for the Ministry of Defence in the Annual Budget 1998-99 was Rs. 72,345,000.00. After imposition of economy cut amounting to Rs. 9,702,000.00 the net reduced budget is Rs. 62,643,000.00.

(b) The total budget spent by the Ministry during the year 1998-99 is Rs. 58,044,000.00.

(c) The amount surrendered is Rs. 4,599,000.00. The saving so occurred is due to non-appointment of Minister for Defence, strict administrative measures such as conversion of Telephones from STD to Non-STD, placing of two officers on one connection, trunk calls as well as vacant posts. Saving has also been surrendered under the head a pay and allowances, entertainments, gifts and delegation abroad.

(d) There is no excess expenditure over the sanctioned Budget.

(c) This Ministry has no development Budget.

9. ***Mr. Muhammad Tahir Bizenjo:** Will the Minister for Information and Media Development be pleased to state the number of persons working in Radio Pakistan with province-wise break-up?

Mr. Mushahid Hussain Sayed: 3835 employees are actually working in PBC Headquarters/Stations/Units throughout the country.

A Unit-wise statement showing Province-wise break-up of the total employees is enclosed herewith.

STATEMENT SHOWING SANCTIONED/ACTUAL/VACANT POSITION OF PBC EMPLOYEES WITH PROVINCE WISE BREAK UP AS ON 31-05-1999.

S.No.	Name of Unit	Sanctioned Strength	Actual Strength	Vacancy	Punjab	Sindh (U)	Sindh (R)	NWFP	Balochistan	Azad Kashmir	NA/FATA
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
1.	PBC Hqrs., Islamabad.	697	504	193	416	17	2	46	2	17	4
2.	CNO, PBC, Islamabad.	380	225	155	153	8	5	41	1	12	5
3.	PBC, Karachi	352	181	171	27	139	8	3	4	-	-
4.	PBC, Hyderabad	227	139	88	2	112	25	-	-	-	-
5.	PBC, Khairpur	140	102	38	3	17	82	-	-	-	-
6.	PBC, Larkana	12	12	-	-	3	9	-	-	-	-
7.	PBC, Bahawalpur	96	71	25	69	1	-	-	1	-	-
8.	PBC, Multan	187	125	62	125	-	-	-	-	-	-
9.	PBC, Lahore	277	200	77	195	-	-	4	-	1	-
10.	PBC, Faisalabad.	76	64	12	63	-	1	-	-	-	-
11.	PBC, Rawalpindi-I	219	134	85	110	1	1	12	-	9	1
12.	PBC, Rawalpindi-II	118	67	51	2	-	-	3	-	61	1
13.	PBC, Rawalpindi-III	134	72	62	55	-	-	10	-	7	-
14.	PBC, Islamabad.	90	58	32	42	1	2	5	1	3	4
15.	PBC, Skardu	55	36	19	3	-	-	-	-	-	33
16.	PBC, Gilgit	48	38	10	3	1	-	1	-	-	33
17.	PBC, Peshawar	218	142	76	3	-	-	136	-	-	3

Contd..P.2/-

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
18.	PBC, D.I.Khan	60	52	8	7	-	-	45	-	-	-
19.	PBC, Chitral	14	9	5	2	-	-	7	-	-	-
20.	PBC, Abbottabad	22	15	7	1	-	-	14	-	-	-
21.	PBC, Quetta.	246	121	125	11	4	2	3	100	-	1
22.	PBC, Turbat.	18	12	6	4	2	1	-	4	-	-
23.	PBC, Khuzdar	34	24	10	5	-	4	1	14	-	-
24.	PBC, Zhob	10	10	-	3	-	-	4	1	-	2
25.	PBC, Loralai	8	8	-	7	-	-	-	1	-	-
26.	External Service, Islamabad	93	44	49	35	3	-	2	-	3	- 1 Forigner
27.	World Service, Islamabad	42	21	21	16	2	1	-	-	-	-
28.	CPU, Islamabad.	41	31	10	26	-	1	3	1	-	-
29.	CPU, Lahore.	86	64	22	63	-	-	-	1	-	-
30.	CPU, Karachi.	57	33	24	1	32	-	-	-	-	-
31.	PBC Publications, Karachi	21	15	6	2	12	-	1	-	-	-
32.	CSO, PBC, Karachi	48	29	19	6	19	3	1	-	-	-
33.	ZSO, PBC, Lahore	26	25	1	23	2	-	-	-	-	-
34.	ZSO, PBC, Islamabad.	20	16	4	14	-	-	1	-	1	-
35.	HPT, PBC, Landhi, Karachi	164	117	47	11	99	2	4	1	-	-
36.	HPT-II, PBC, Karachi	79	50	29	3	44	-	1	2	-	-
37.	HPT, PBC, Hyderabad.	83	56	27	3	40	12	1	-	-	-

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
38.	HPT, PBC, Khairpur	64	50	14	3	5	42	-	-	-	-
39.	HPT, PBC, Multan	90	67	23	67	-	-	-	-	-	-
40.	HPT, PBC, Lahore	84	74	10	72	2	-	-	-	-	-
41.	HPT-Complex, PBC, Islamabad	307	226	81	203	-	3	13	-	-	7
42.	HPT, PBC, Faqeerabad.	99	75	24	59	1	-	14	-	1	-
43.	HPT, PBC, Muzaffarabad.	56	39	17	4	-	1	2	-	31	1
44.	HPT-I, PBC, Peshawar	84	68	16	2	-	-	66	-	-	-
45.	HPT-II, PBC, Peshawar	31	31	-	-	1	-	30	-	-	-
46.	HPT, PBC, Quetta.	74	58	16	6	1	-	2	49	-	-
47.	HPT, PBC, Khuzdar	35	19	16	4	8	-	1	6	-	-
48.	Projects Cell, Rawalpindi	72	14	58	12	-	-	2	-	-	-
49.	Projects Cell, Karachi	43	15	28	-	13	2	-	-	-	-
50.	Procurement Cell, Karachi	106	71	35	2	64	-	5	-	-	-
51.	BPU, PBC, Islamabad.	57	16	31	14	-	-	1	1	-	-
52.	PBA, PBC, Islamabad.	72	53	19	40	1	-	10	-	2	-
53.	Receiving Centre, I.abad	43	24	19	22	-	-	2	-	-	-
54.	Lab. & W.Shop. Islamabad.	21	13	8	12	-	-	-	-	1	-
	Total:-	3836	3835	2001	2036	655	209	500	190	149	95 1+ Foreigner

10 . *Mr . Muhammad Tahir Bizenjo: Will the Minister for Information and Media Development be pleased to state:

(a) the amount of budget allocated to the Radio of Pakistan during the last 2 year with year-wise break-up;

(b) the number of Radio Stations functioning in the country at present; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to install more Radio Stations in the country, if so, its details?

Mr. Mushahid Hussain Sayed: (a) Budget allocation to PBC by the Federal Government for the year 1997-98 alongwith PBC's own Income and Break-up of expenditure.

(Rs. in million)

Head of Account	1997-98	1998-99
Government grants	588.372	564.987
Advertisement Income	93.634	110.000
B.R. Licence Fee	14.000	13.000
Miscellaneous income	12.035	11.000
PBC's own income	119.669	134.000
Grant Total (Income):	708.041	698.987

BREAK-UP OF EXPENDITURE

I.	Salary Sector:		
	_ Staff's Salary and Allowances	359.464	355.500
	_ Police Guard's Salary	13.000	15.000

	_ Pension Commutation	90.807	113.000
	_ Medical Expenses	42.440	40.000
	_ Personnel Expenses (Rent of Residence Uniform-Staff Welfare).	28.588	31.220
II.	Programme Expenses	34.061	35.000
	_ News Expenses	9.453	10.000
III.	Operational Expenses:		
	_ (Non-Salary-Items)		
	_ Travalling and Transport	22.221	22.000
	_ Telephone Expenses	20.254	18.500
	_ Power and Fuel	108.149	118.163
	_ Other expenses (Repair & Maintenance of Building/Equipments, Import of Store, Financial Expenses-Training Expenses, Stationery, Insurance of assets, Sundries etc.	4.506	50.090
	Expenditure	774.943	808.473
	Deficit	66.902	109.486
	Less: Encashment of Pension Fund investment	(43.122)	(18.663)
	Net Deficit:	23.780	90.823

The deficit is met by pending some payments mostly under "Salaries of Police Guard", "Medical Expenses", TA/DA on transfers "Telephone Permanent Programme Lines" and "Import of Stores". This results in carring over liability to next year.

(b) 24 Radio Stations are functioning at the following cities:-

Islamabad

Lahore

Karachi

Quetta

Peshawar

D.I. Khan

Abbottabad

Chitral

Rawalpindi

Rawalpindi-III

Faisalabad

Multan

Bahawalpur

Khairpur

Hyderabad

Larkana

Khuzdar

Loralai

Zhob

Turbat

Sibbi

Muzaffarabad

Skardu

Gilgit.

(c) The proposal under consideration to install the Radio Station in the 9th Five Year Plan is as follows:-

1. 100 KW MW & 100 KW SW Transmitter & Broadcasting House, Mirpur.
2. 100 KW MW Transmitter & Broadcasting House, Larkhana.
3. Broadcasting House, Karachi.
4. 500 KW MW Transmitter & Broadcasting House, Gawadar.
5. 100 KW MW Transmitter & Broadcasting House, Rahim Yar Khan.
6. Replacement of 10 KW MW Transmitter with 100 KW MW Transmitter at Quetta.
7. Replacement of 100 KW MW Transmitter Multan.
8. Replacement of 100 KW MW Transmitter Lahore.
9. Installation of Nine Numbers of 100 KW MW Transmitter for different Radio Stations.
10. Upgradation of 4 Nos. of village Broadcasters from 0.25 KW to 10 KW MW Transmitters at Chitral, Turbat, Abbottabad & Sibbi.
11. Replace of old and absolute 2x250 KW SW Transmitter at Islamabad and 4x100 KW SW Transmitter at Karachi and Islamabad.
12. 12x2 KW FM Transmitters.

11. ***Mr. Muhammad Tahir Bizenjo:** Will the Minister for Defence be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the

Government to provide Boeing Air Crafts at Pasni Airport to export the fruits and other agricultural products of Balochistan to other countries, if so, its details?

Minister Incharge for Defence: Pasni Airport with a LCN of 25 is not designed for Boeing 737 operations. When, on local demand, permission was given for such operations it resulted in rapid deterioration of the runway. Consequently this permission was withdrawn. It was also necessary to do so as further Boeing 737 operations would have damaged the runway to a point where it could not be used for strategic purposes. It is therefore not possible to operate Boeing 737 to Pasni at this point in time. Boeing 737 operations will start after the runway is strengthened.

12. ***Syed Mohammad Jawad Hadi:** Will the Minister for Interior, Narcotics Control and Capital Administration and Development be pleased to state:

(a) the total number of mosques of different sects in the Capital area, Islamabad;

(b) whether NOC's were issued by the Ministry of Interior/Auqaf department and CDA for the construction of these mosques; and

(c) the criteria for issuance of NOC for construction of a mosque in Islamabad?

Ch. Shujat Hussain: (a) (i) The total number of planned mosques in the developed sectors is 172.

(ii) Auqaf managed mosques with Maslak-wise break-up are as follows:-

Ahle-Hadith 2

Brelvi	39
Deobandi	45
Shia	2
	89

(iii) The remaining 83 non-Auqaf mosques are neither managed by the Auqaf Directorate/CDA nor Maslaks have been formally declared.

(b) The Auqaf-mosques are funded by the Ministry of Interior/Auqaf Directorate and CDA constructs building. It is evident that availability of planned site and funds are basic requirements and no formal NOC is issued in the case of Auqaf managed mosques. Whereas plots of Non-Auqaf mosques are handed over by CDA to elected mosque Committees.

(c) *Auqaf Mosques.*— (i) Provision of plots/sites by the Planning Directorate of CDA.

(ii) Constitution of Mosque Committee by the local Nimazees in the election supervised by the Auqaf Directorate.

(iii) Availability of funds with the Auqaf Directorate for Auqaf Mosques.

Non-Auqaf Mosques.— (i) Provision of plots/sites by the Planning Directorate of CDA.

(ii) Constitution of Mosque Committee by the local Nimazees in the election supervised by the Auqaf Directorate.

13. ***Raja Aurangzeb:** Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) whether it is a fact that some Private Secretaries are working as Section Officers in the Ministry of Railways after the segregation of the Railway

Board in 1998, if so, its reasons;

(b) whether it is also a fact that the Ministry of Railways has not demanded Section Officers from the Establishment Division for these posts, if so, its reasons; and

(c) whether it is further a fact that N.O.C. for Private Secretaries to work as Section Officer has not been obtained from the Establishment Division, if so, its reasons?

Minister of Railways: (a) Yes; one Private Secretary who is a BS-18 officer (moved over to BS-19) is working as Section Officer in this Ministry. Establishment Division were requested to post a Section Officer but due to shortage of SOs the Establishment Division could not acceded to the request of Ministry of Railways. His services are therefore being utilized under Section 10 of Civil Servants Act, 1973 as a stop gap arrangement.

(b) No, this Ministry has demanded Section Officers from the Establishment Division but that Division have not provided SOs so far.

(c) Yes. NOC is not required from the Establishment Division as Head of Department is competent for posting and transfer of officers in Grade-17 and above vide S. No. 4 of Estacode, 1989 (Annexure-I). Further more the Establishment Division have shown their inability to post Section Officers in the Ministry of Railways.

Annexure-I

Sl. No. 4: Authorities empowered to make posting and transfers of officers and staff.

Officers in Grade 17 and above.

1. Apart from first appointments and disciplinary measures, other

administrative powers will be exercised by the Heads of Departments who should deal with all matters of postings, transfer, increments and leave, etc. except in the case of their deputies about whom references will be made to Government.

14. ***Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the total number of Eagle Squads petrolling in various sectors of Islamabad and the expenditure incurred on them during the last two years with month-wise break-up?

Ch. Shujat Hussain: There are 17 four wheelers and 35 motor cycles in the fleet of Eagle Squad of ICT Police.

Expenditure of fuel incurred on the patrolling by these vehicles during the past two years comes to approximately Rs. 27,00,000 which is approximately Rs. 1,12,500 per month.

15. ***Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state;

(a) the details of the sectarian-killings in the country during the last two years and the number of terrorists arrested in these cases with province-wise break-up;

(b) the details of the terrorists being tried at present in various courts with province-wise break-up; and

(c) the steps being taken by the Government to control terrorism in the country?

Ch. Shujat Hussain: (a) Details of Sectarian Killings and number of Terrorists Arrested during last two years.

	Persons Killed	Terrorists Arrested
I.C.T.		
(January 1997 to May 1999)	5	1
PUNJAB		
(January 1997 to May 1999)	311	178
SINDH		
(June 1997 to May 1999)	27	33
NWFP		
(January 1997 to May 1999)	37	27
BALOCHISTAN		
(January 1997 to May 1999)	--	--

(b) Province-wise details of the terrorists being tried in various courts.

ICT	1
Punjab	178
Sindh	29
NWFP	5
Balochistan	--

(c) Steps taken by the Federal and Provincial Governments to control the menace of sectarian terrorism are at Annex-A.

Annex-A

The Government is seized of the situation and has prepared a plan of action to deal with the menance of sectarian terrorism. The plan is being implemented by Federal and Provincial Governments. The salient features of this

plan of action are as under:--

1. The Government has constituted Intelligence Coordination Committees at Provincial level under the Chairmanship of respective Home Secretary. The Provincial Intelligence Coordination Committee with active assistance and coordination of the Intelligence Agencies, are listing out top most militants of the sectarian organizations, terrorists and those involved in syndicated crimes, alongwith their complete addresses. On the basis of these lists, IG of Police are mounting well planned operations for apprehending these elements and take quick measures for their effective prosecution.

2. The Intelligence agencies have been tasked to identify the sources of funds and weapons for the militant sectarian organization/terrorist elements/crime syndicates. The training camps of these organizations are also being unearthed. The specific information with regard to these matters is immediately provided to the Provincial Intelligence Coordination Committee/DC and SP of the concerned district, who are acting upon the clues for ensuring quick defanging of the militants, terrorists and crime syndicates.

3. A continuous and sustained dialogue is being held with all the prominent leaders of different sects with a view to settle their differences.

4. Efforts are being made through electronic media to promote sectarian harmony in the light of teachings of Holy Quran and Sunnah.

5. The use of loudspeaker particularly, in the Mosques and Imambargahs is being regulated in order to check the spreading of sectarian virulance and hatered.

6. Establishment of Special Task Force in each province under a DIG to act as "Rapid Development Force"-- Setting up joint interrogation centers under the "Task Force".

7. Setting-up of Provincial Commission on peace under Senior Provincial Minister with public representative and prominent Ulema.

8. Setting up of District Committees on sectarian harmony under the Chairmanship of Deputy Commissioner with public representatives, prominent Ulema and social workers.

9. Association of Senators/MNAs/MPAs with District/Tehsil Sectarian Peace Committee.

10. Legislation for Constitution of a Board of Religious Education to regularise registration, operation, audit and curriculum of religious education institutions.

11. Expeditious disposal of cases involving sectarian killings.

16. ***Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:

(a) the total number of cars and motorcycles stolen from Islamabad during the last two years with Sector-wise details:

(b) the number of cars and motorcycles recovered during the said period;

(c) the number of the said cars and motorcycles handed-over to their owners; and

(d) the steps being taken by the government to check car and motorcycle lifting incidents in Islamabad?

Ch. Shujat Hussain: (a) During the period from 1-1-1997 to 31-5-1999, 300 cars and 237 Motorcycles were stolen from various Police Stations of Islamabad (statement showing Sector-wise details is attached as Annexure-'A').

(b) During the same period 86 cars and 36 motorcycles respectively were recoverd out of the above mentioned 300 stolen cars and 237 motorcycles.

(c) 86 cars and 36 motorcycles recovered were handed-over to their owners during the period under report.

(d) The Islamabad district is bounded by other districts and Police pickets have been established. Police check posts are functioning under the supervision of senior police officers through police control. All prompt reports are being handled without any delay. Police officials in civilian clothes have also been deputed in busy sectors to check suspected persons/cars/motorcycles lifters. Many cases have been detected on the spot due to their vigilence.

Annex A

POLICE DEPARTMENT

ISLAMABAD CAPITAL TERRITORY

STARRED SENATE QUESTION NO. 123 MOVED BY DR. ABDUL HAYEE BALOCH SENATOR NUMBER OF CARS/MOTOR CYCLES THEFT FOR LAST TWO YEARS & 1999 UP TO 31-5-1999

Sectors	Years	Cars		Motor Cycles	
		Stolen	Recovered	Stoled	Recovered
Sectors in Aabpara	1997	14	5	15	7
Police station	1998	12	4	18	2
	1999	10	2	8	–
Sectors in Kohsar	1997	23	14	8	1
Police station	1998	21	7	15	-
	1999	5	-	7	1
Sectors in Margalla	1997	21	8	30	11
Police station	1998	14	6	34	1
	1999	16	1	5	--
Sectors in Bharakau	1997	-	-	-	-
Police station	1998	1	-	-	-
	1999	-	-	-	-
Sectors in Sectt.	1997	7	5	5	1
Police station	1998	9	5	2	-

Sectors	Years	Cars		Motor Cycles	
		Stolen	Recovered	Stoled	Recovered
	1999	10	3	1	-
Sectors in Sihalla	1997	3	1	1	1
Police station	1998	-	-	-	-
	1999	1	-	2	-
Sectors in Golra	1997	9	2	6	1
Police station	1998	13	5	7	1
	1999	9	1	2	-
Sectors in I/Area	1997	12	5	24	6
Police station	1998	28	7	29	4
	1999	32	5	18	-
Sectors in Tarnol	1997	-	-	-	-
Police station	1998	-	-	-	-
	1999	-	-	-	-
Total:		300	86	237	36

17. * **Mr. Habib Jalib Baloch:** Will the Minister for Information and Media Development be pleased to state:

(a) the funds allocated in Public Sector Development Programme 1998-99 for 10 KW MW Transmitter and BH Loralai; and

(b) the funds released for the project during the said period?

Mr. Mushahid Hussain Sayed: (a) The allocation in PSDP for

the scheme KW MW Transmitter and Broadcasting House Loralai is Rs. 1.172 million.

(b) It is expected that the Finance Ministry will release the funds by 30th June.

18. * **Mr. Habib Jalib Baloch:** Will the Minister for Information and Media Development be pleased to state:

(a) the funds allocated in Public Sector Development Programme 1998-99 for the Video Playback Centre Lasbela; and

(b) the funds released for the project during the said period?

Mr. Mushahid Hussain Sayed: (a) PSDP 1998-99 had a provision of Rs. 8.031 million for the project of VPC-Lasbela.

(b) This provision had to be re-appropriated to other on-going projects, in view of fact that the work on this project is held-up, due to land dispute.

This re-appropriation was made with the approval of Planning and Development Division and Ministry of Finance to Second TV Channel for Education, VPC Zhob and VPC Turbat.

19. * **Mr. Habib Jalib Baloch:** Will the Minister for Information and Media Development be pleased to state:

(a) the funds allocated in Public Sector Development Programme 1998-99 for the Video Playback Centre Wadh; and

(b) the funds released for the project during the said period?

Mr. Mushahid Hussain Sayed: (a) PSDP 1998-99 had a provision of Rs. 11.783 million for the project of VPC-Wadh.

(b) This provision had to be re-appropriated to other projects due to suspension of civil work of the instruction of Elders of Wadh. This re-appropriation was made with the approval of Planning and Development Division and Ministry of Finance to Second TV Channel for Education, VPC Zhob and VPC Turbat.

Mr. Chairman: Leave applications

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین۔ شیخ ظریف خان مندوخیل صاحب نے ذاتی وجوہات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی ذرخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ قاضی محمد انور صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۸ تا ۲۹ جون کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جناب اکرم شاہ صاحب ذاتی مصروفیات کے باعث گزشتہ ۹۷ اور ۹۸ اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ۔اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ آج ایوان کو مبارک باد ہونی چاہیئے کہ وقت پر اجلاس شروع کیا اور question hour بھی وقت پر ختم ہو گیا۔اب کیا کرنا ہے ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ پوائنٹ آف آرڈر ایک آدھا

جناب چیئرمین ۔ ایک آدھ ' O.K We allow half an hour for points of order.

آدھا گھنٹہ ہے ۔ We are starting it at 5.10 and we will finish it at 5.40. We start with Saifullah Khan Paracha Sahib. اس کے بعد حسین شاہ راشدی صاحب۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ جناب کل جو بات ہوئی تھی اور مشاہد حسین صاحب نے بلوچستان اسمبلی کے resolution کا بڑا اعتراف کیا ۔ آج ہی بلوچستان اسمبلی کا ایک اور resolution آیا ہے جو کہ میں آپ کی اجازت سے پڑھتا ہوں ۔

"مشترکہ قرارداد نمبر 39 'منجانب شیخ جعفر خان مندوخیل ' سید احسان شاہ ' میر عبدالکریم نوشیروانی ' مولانا فیض اللہ اخونزادہ ' میر محمد عاصم کرد گیلو ' عبدالرحیم خان مندوخیل ' غلام مصطفیٰ خان ترین وغیرہ ' یہ کہ یکم جولائی ۹۹ء سے صوبہ بلوچستان کی کوئلہ کی صنعت پر 18% Central Sales Tax لگایا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے کوئلہ کی کانوں میں کام مکمل طور پر بند ہوچکا ہے۔ مرکزی حکومت کے اس اقدام کے باعث صوبہ کی سب سے قدیم کوئلے کی صنعت سے وابستہ لاکھوں افراد کا بے روزگار ہونے کا خدشہ ہوگیا ہے۔ جبکہ یہ صوبہ پہلے ہی گھمبیر بیروزگاری کا شکار ہے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی اسمبلی سفارش کرتا ہے کہ وفاقی حکومت سے رجوع کرکے صوبہ بلوچستان کی قدیم کوئلے کی صنعت سے اٹھارہ فیصدی کے حساب سے سیلز ٹیکس کے نفاذ کو فوری طور پر منسوخ کیا جائے تاکہ لاکھوں افراد بیروزگار ہونے سے محفوظ رہیں۔

جناب یہ متفقہ resolution ہے۔ ساٹھ ہزار مزدور صرف بلوچستان میں اس سے متاثر ہو رہے ہیں۔ یہاں پر ایک factor of nine اور ایک factor of five ہے۔ factor of nine کا مطلب یہ ہے کہ ایک مزدور کے ساتھ اور آٹھ آدمیوں کا روزگار اس سے وابستہ ہے۔ مثال کے طور پر لوڈنگ والے ہیں' ٹرانسپورٹرز ہیں وغیرہ۔ آٹھ آدمی۔ تو factor of five کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک والد اور ایک والدہ اور تین بچے شامل کئے جائیں تو یہ پانچ نفری بنتے ہیں۔ ستائیس لاکھ آدمی بلوچستان کی کوئلے کی کانوں سے وابستہ ہیں' جن کی روزی متاثر ہوگی۔ یہ آپ کے نوٹس میں لانا تھا۔ میں ریکارڈ پر بھی لے آتا ہوں۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ صوبائی اسمبلی کی اس قرارداد کو اہمیت دیتے ہوئے اس کو فوراً withdraw کیا جائے۔ شکریہ۔

(اس موقع پر جناب ڈپٹی چیئرمین (میر ہمایون خان مری) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اکرم شاہ خان۔

جناب اکرم شاہ خان۔ جناب چیئرمین! میں زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ پراچہ صاحب نے تمام تفصیلات بتا دی ہیں اور باقی دوست بھی بتا دیں گے۔ میں صرف یہ گزارش کرنے کے لئے اٹھا ہوں کہ ابھی ہم بلوچستان کے سینیٹرز نے اسی بارے میں ایک توجہ دلاؤ نوٹس جمع کرایا ہے۔ آپ براہ مہربانی اس توجہ دلاؤ نوٹس کو اس میں شامل کرلیں تو ہمارے لئے بات کرنے میں آسانی رہے گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب چیئرمین! میں اس ہاؤس کی توجہ ایک نا انصافی کی طرف دلاؤں گا اور ساتھ ہی راجہ محمد ظفرالحق صاحب کی توجہ بھی چاہوں گا۔ آپ کو علم ہوگا چیئرمین صاحب، کچھ عرصہ پہلے سندھ کے ایک صحافی حسین حقانی کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ان کو جو صعوبتیں پیش آئیں وہ سب کو معلوم ہیں۔ اس کے بعد جناب نجم سیٹھی صاحب کو گرفتار کیا گیا تھا۔ جہانتک الزامات کا تعلق ہے تو حسین حقانی پر اتنے شدید الزامات نہیں تھے جتنے کہ جناب نجم سیٹھی صاحب پر تھے۔ نجم سیٹھی صاحب پر ملک سے غداری کا الزام تھا۔ اس کو I.S.I. والوں نے پکڑا۔ اکیس روز رکھا۔ اسکے بعد گورنمنٹ نے F.I.R داخل کی اور پھر وہ F.I.R withdraw ہوگئی۔ نجم سیٹھی رہا ہوگئے جبکہ حسین حقانی ابھی تک گرفتار ہیں۔ جیل میں ہیں اور ان کا trial بھی نہیں چل رہا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس سے ایک غلط سا تاثر ابھر رہا ہے۔ میں راجہ ظفر الحق صاحب کی توجہ خاص طور پر اس طرف مبذول کراؤں گا کہ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ چونکہ نجم سیٹھی صاحب کا تعلق ایک بڑے صوبے سے تھا، حالانکہ اس پر غداری کا مقدمہ تھا لیکن پھر بھی اس کو رہا کر دیا گیا اور سندھ سے جو صحافی ہیں حسین حقانی، ان پر معمولی سے الزامات ہیں مگر ان کو رہا نہیں کیا جا رہا۔ آپ کے اور اس ایوان کے توسط سے میں حکومت کو کہوں گا کہ اس طرح کے جو تاثر ابھر رہے ہیں وہ مناسب نہیں ہیں۔ برائے کرم اس کے ازالہ کا کوئی انتظام کیا جائے۔ مجھے امید ہے کہ جناب راجہ ظفر الحق صاحب اس سلسلے میں ضرور کچھ فرمائیں گے اور اس ہاؤس کی تسکین کریں گے۔

حافظ فضل محمد۔ راجہ صاحب! ہماری جو قرار داد آئی ہے اس کو کسی ٹھکانے پر پہنچا

دیں۔

(اس موقع پر ہاؤس میں اذان کی آواز سنائی دی)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ہاؤس پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس موقع پر ایوان کا اجلاس نماز عصر کے لئے پندرہ منٹ تک ملتوی کر دیا گیا)

(وقفہ نماز عصر کے بعد اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب ڈپٹی چیئرمین (میر ہمایوں خان مری) دوبارہ شروع ہوئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی جناب راشدی صاحب۔

Mr. Hussain Shah Rashdi: It is appropriate when Chairman is leaving the Chamber, a word should be sent to the Ministers that they should be present in the House because it really does not look nice that the Chair is presiding and there is no Minister in the House.

Mr. Deputy Chairman: I think, it is quite relevant, we had already told them previously and we again tell them now.

Mr. Hussain Shah Rashdi: Sir, and again Raja Sahib, I don't really consider him a Minister. He is Leader of the House. Raja Sahib was on his legs, he was replying to my point of order.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! جو سوال سینیٹر حسین شاہ راشدی صاحب نے اٹھایا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نقطہ نگاہ ہے اور اس کے ہونے کا کسی صوبے کے ساتھ تعلق

نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی میں وزارت داخلہ اور وزارت اطلاعات دونوں سے معلومات لے کر شاہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی تاج حیدر صاحب۔

جناب تاج حیدر: جناب چیئرمین! واپڈا میں ایک سلسلہ چل رہا ہے حکومت سندھ سے over billing کے سلسلہ میں electricity bills ' میں ' اور ہوتا یہ ہے کہ at source deductions ہو جاتی ہیں' دوسرے صوبوں کے ساتھ بھی یہی ہو رہا ہے۔ تو حکومت سندھ کا کوئی 5 بلین کا claim ان بلوں کے سلسلہ میں ہے کہ over billing ہوئی ہے اور ان کے 5 بلین سے زیادہ کاٹ لئے گئے ہیں۔ ایک counter claim واپڈا نے بھی کیا تھا اور جسٹس شفیع الرحمن صاحب کو باہمی رضا مندی سے arbitrator مقرر کیا گیا تھا جو سندھ کے سابق گورنر تھے' انہوں نے حکومت سندھ کی ٹیم میں سپریم کورٹ کے ایک ریٹائرڈ جج اور چوٹی کے قانون دان جناب فخر الدین جی ابراہیم کو نامزد کیا تھا۔ فخرالدین جی ابراہیم صاحب نے اعتراضات کئے' wintnesses کا cross examination شروع ہوا' لیکن ہماری اطلاعات کے مطابق دو دن پہلے حکومت سندھ میں جو نئی انتظامیہ آئی ہے' اس نے فخرالدین جی ابراہیم صاحب کو ہٹا دیا ہے اپنے کیس کی نمائندگی کرنے سے اور اس وقت وہ حکومت سندھ کی نمائندگی اس arbitration میں نہیں کر رہے ہیں جس کا claim پانچ بلین روپے کا ہے۔

جناب والا! عرض یہ کرنا ہے کہ یہ زیادتی ہو رہی ہے اور یہ بھی کہا گیا تھا واپڈا کی طرف سے کہ صاحب! نہ آپ کچھ لیں اور نہ ہم کچھ لیں۔ جناب معین الدین حیدر نے کہا تھا کہ آپ پورا حساب کریں اور اس حساب سے جتنے جس کے نکلتے ہیں وہ دیئے جائیں۔ اب یہ جو کیا گیا ہے' یعنی اس وقت جبکہ سندھ کے اندر Advisor's Rule ہے' تو ہمارے صوبے کو یہ اجازت تک نہیں ہے کہ اپنا مقدمہ جو کہ arbitration کا ہے' جس میں ہمیں arbitrator کا فیصلہ منظور کرنا ہے' اسے پیش بھی کر سکیں۔ جناب عالی! یہ صریحاً زیادتی ہے' اس کی وجہ سے بڑی مایوسی پھیل رہی ہے' 7 بلین کا ہمارا development بجٹ ہوتا ہے' صرف یہ رقم 5 بلین ہے جو کہ ہم سے over charge کر لی گئی ہے اور ہمیں مرکز کے رولز کے تحت اب یہ تک اجازت نہیں دی جا رہی کہ ہم arbitration میں قانونی نمائندگی کر سکیں۔ میں اس پر احتجاج کرتا ہوں اور حکومت سے کہتا

ہوں کہ اس قسم کی جو کارروائیاں ہیں جن میں we are not allowed to plead our cases,
اس سلسلہ کو ختم کیا جائے اور سندھ کے جو پیسے نکلتے ہیں' ان کی ہمیں ادائیگی کی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق ، جناب میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ جو issue ہے میں یہ انشاء اللہ Minister for Provincial Coordination چوہدری نثار احمد خان سے گزارش کروں گا کہ وہ latest position پتہ کرکے ہاؤس کو بتائیں۔

Mr. Deputy Chairman : Mukhtar Sahib.

Maj. (Retd.) Mukhtar Ahmed Khan : Sir, I want to say something about abolition of octroi , the export taxes and the collection of these taxes by the Federal Government and then the distribution by the Federal Government.

You know sir, recently this has been given a lot of coverage and most of the provinces , the three smaller provinces have objected to this because it is basically a violation of the Local Bodies Ordinance, 1979, and also of the Constitution's Article 32 and also it is denial of provincial autonomy. In this case sir, the Federal Government, according to the Constitution, is supposed to encourage the formation of local bodies but instead of encouraging it, it has taken away a part of its own autonomy.

Sir, what is government, what is local government and what is the provincial government meant for ? They can legislate, they can tax, they can execute. Now, if the local government was supposed to collect these as per the Constitution, as per the ordinance, why is the Federal government taking away this subject and how are they going to encourage these local bodies? Somewhere they do not hold elections, somewhere they are taking away these taxes. Now,

how are you going to deal with this and then the irony of it is that our province Pukhtoonkhwah, they have not even given anything to us.

The Federal Government, after this violation, said that they will give 6. 15 billion to Punjab and 6.41 billion to Sindh and 4.72 million to Balochistan but we are not anywhere there. When this question was raised, they said that in the NFC award i.e in 1997, they were given grant, so they will provide 716 million from this. This is what I understand but sir, that grant in aid or subvention were given to the two provinces i.e. to Balochistan and Pakhtoonkhwah on a certain rate, that is, for the first year they were to be given 3.3 billion and 4 billion respectively, which would be enhanced according to actual rate of inflation by 11%. Now, that was the grant in a rate given because of the backwardness of the provinces. It was given by one hand and taken away by the other. Our Finance Secretary, throughout the passage, in the Provincial Assembly, did not provide for this amount. As such all the budgetary figures, I have, because where is this money going to come from, where is the province going to pay from. So, sir, this is in the interest of the nation, in the interest of the Federation and then secondly, the credibility of the centre is at stake here.

آپ کو تو جناب معلوم ہے you come yourself from a backward province ہمیں تو hydle areas نہیں دیئے گئے ہیں۔ ہمیں divisible pool سے اپنے پیسے نہیں ملتے ہیں تو who will ensure that we get this money from the Federation. Where will we get this money from the Federation. I do not in anyway say that the system in itself was a good system but I think, the Federal Government instead of taking this over, should have , asked the provinces to restructure and reform the system, I do not see the system was good. There is certainly the lack of a good system but that could have only been done by asking them to restructre and reform this

structure. Now, I do not understand as to how, we are going to deal with this and I ask sir that this decision be taken back and the local government, be allowed to collect this, they may be asked to restructure and reform the system.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی ڈاکٹر صاحب۔ جی۔

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: If the issue is raised in a regular manner, not on a point of order, we can give regular notice to the Finance Minister and he can come and explain as to how is he going to compensate the provinces or the local governments through the new system because it is correct that nobody has to be deprived of its revenues and in this connection an alternate system has been evolved. What that system is and how they are going to benefit from this becuase this was being debated. Even these days, we read in the newspaper that there are so many statements in favour of the abolition of the district export tax and they are appreciating the new system. Now, if they give a regular notice, I will the ask the Finance Minister to explain into the Senate.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ چھوڑیں جی۔ انہوں نے اٹھایا ہے' please جی۔ جی میجر صاحب۔

Maj. (Retd.) Mukhtar Ahmad Khan: Does he agree with me that it's a violation of the Constitution? Does he agree with me that it's a violation of the Local Bodies Ordinance 1970 that is at least, we can say, I think.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Sir, the Finance Bill has been passed by the National Assembly. Now, it is a Law, it is an Act and this cannot be questioned in the Senate but for fairness and for making other friends understand this new system or if they raise it through a regular procedure, I will the ask the Finance Minister to come in the House and explain it.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ چیئرمین صاحب

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی' جی۔ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین صاحب! میں اپنے point of order پہ بعد میں عرض کروں گا۔ ہمارے میجر مختار صاحب نے جو بات کی ہے یہ ضروری اور اصولی مسئلہ ہے کیونکہ یہ وفاق اور اکائیوں کا مسئلہ ہے' ان کی رہی سہی جو صوبائی خودمختاری ہے وہ اس ضلع ٹیکس اور octroi لے جانے سے وہ بھی ختم ہو جائے گی۔ مسئلہ یہ نہیں ہے کہ کون سا system بہتر ہے یا کون سا بدتر ہے۔ اصولی مسئلہ یہ ہے کہ ہم لوگ کوشش کر رہے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ سے اختیارات قومی وحدتوں کو ملنے چاہییں' ہماری کوششیں یہ ہیں کہ Federation اور اکائیوں کے درمیان decentralization of power ہو اور ہماری کوشش یہ ہے کہ taxation کی power صوبوں کو بھی دیا جائے' اکائیوں کو بھی دیا جائے۔ یہاں تو الٹ ہو رہا ہے یہ جو چونگی ہے اور دوسری چیز ہے' وہ بھی ان سے واپس لیا جا رہا ہے۔ یہ بات جو انہوں نے کی ہے' یہ آئینی مسئلہ ہے اور اس کو کسی بھی صورت میں اس طرح سے آپ ختم نہیں کر سکتے کہ نظام بہتر کر رہے ہیں۔ آیا پہلے وفاق کے پاس اختیارات کم ہیں' پہلے بھی وفاق کے پاس بے شمار اختیارات ہیں۔ ساری financial powers ہیں' مالیاتی اختیارات سارے وفاق کے پاس ہیں۔ اسی لئے تو صوبے اپاہج ہیں۔ آپ day to day معاملات کو بھی نہیں چلا سکتے۔ کبھی وہ گیس royalty کے لئے فریاد کرتے ہیں' کوئی hydle power کے لئے کہتے ہیں ۔ اب توصوبے جو Municipal Corporation کی ان کی جو حیثیت تھی وہ بھی ختم ہو کر رہ گئی ہے۔ یعنی Municipal Corporation کا جو اختیار ہے وہ بھی وفاق نے لے لیا ہے یعنی ہم ان کو یہ سمجھتے تھے کہ صوبے کے کم از کم Municipal Corporation level تک اختیارات ہیں۔ اب تو وہ Municipal Corporation والا اختیار بھی وفاق نے لیا ہے۔ یہ اصولی بات ہے ' اس کو مدنظر رکھنا چاہیئے ۔ یہ کہہ کر نہیں ٹالا جا سکتا کہ یہ Money Bill ہے لہذا سینٹ کو اختیار نہیں ہے ۔ یہ تو وفاق اور صوبوں کے درمیان اختیارات کا مسئلہ ہے ۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔میں صرف یہ گزارش کرتا ہوں کہ اگر آپ اس کو باقاعدہ طریقے سے اٹھائیں تو اس کا response بھی آپ کو صحیح طریقے سے ملے گا ۔

(مداخلت)

Raja Muhammad Zafar ul Haq: Let me talk to the Finance Minister...

Syed Masood Kausar: Sir, this is not only the Finance Minister who is involved. Finance Minister has got nothing to do with it. This is a question of violation of the Constitution.

راجہ محمد ظفر الحق ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی جواب ہی نہ دے ۔ اگر بات ہی کرنی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ اگر دوسری طرف سے کسی کا جواب سننا ہے تو باقاعدہ طریقے سے کوئی چیز کریں، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ راجہ صاحب! آپ وزیر خزانہ صاحب سے کہیں کہ کل وہ یہاں تشریف لائیں۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب راجہ صاحب! پچھلے سیشن میں میں نے یہ سوال تحریک التواء کی صورت میں باقاعدہ اٹھایا ' اس پر میں نے بحث کی ' آپ کی طرف سے جواب آیا کہ اگلے اجلاس میں ہم آپ کو تفصیلی جواب دیں گے ۔ آپ اپنا ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں۔ ہم نے اس پر پہلے سے نوٹس دیا ہوا ہے' اس پر پہلے بحث ہوئی ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ بات یہ ہے کہ کل جب ہم بیٹھے اور یہ ایجنڈا طے ہوا' towards the end ہی میں وہاں پہنچا' اس میں تو ایسا کوئی آئٹم نہیں تھا ۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب والا! پچھلے سیشن میں آپ نے اسی ایوان کے فورم پر اسی طرح یقین دہانی کرائی تھی کہ اگلے سیشن میں آپ کو جواب دیں گے ' ان کو جواب دینا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بہتر یہ ہے کہ جب وزیر خزانہ یہاں آئیں تو ان کی موجودگی میں یہ point اٹھائیں تاکہ وہ اس کا جواب دے دیں۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جناب والا! میں مختصراً عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی آپ سے

پہلے چیئرمین صاحب نے آدھا گھنٹہ point of order کے لئے دیا and he allocated this to the proceedings of this House and whatever comes within the ambit of it is regular.

میں لیڈر آف دی ہاؤس سے ادب سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ جو point of order پر اٹھا ہے، یہ regular procedure کے تحت اٹھا ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں، ابھی نہیں، مگر آپ وزیر خزانہ کو حکم دیں کہ اس کے بارے میں سینٹ میں اپنا موقف بیان کریں اور اگر ممبر صاحبان اس پر کچھ اور کہنا چاہیں تو وہ بھی کہیں کیونکہ اس میں دو پہلو ہیں، ایک تو یہ ہے کہ یہ intervention ہے، آئین اور قانون کے خلاف ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ discrimination ہے، تین صوبوں کو آپ دیتے ہیں، جو فنڈ ہے اسی سے ان کی compensation دیتے ہیں، ایک صوبے کے کھاتے میں اور چیز ڈالتے ہیں۔ آپ نے مجھے کسی وقت ایک ٹوپی دی ہے تو اب آپ میرا کوٹ اتار رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ آپ کوٹ کیوں اتارتے ہیں، آپ کہتے ہیں کہ میں نے فلاں وقت آپ کو ٹوپی دی تھی، اس کو آپ اس میں شمار کریں۔ اس میں آپ خود دیکھیں انصاف کا پہلو نہیں ہے۔ لہذا میں عرض کرتا ہوں کہ آپ وزیر خزانہ کو حکم دیں کہ وہ ایوان کو اس مسئلے پر satisfy کریں because you are multiplying these grievances of the smaller provinces and this is injurious to the prosperity and progress of the Federation. اس لئے آپ تو اس کو سنجیدگی سے لیتے ہیں مگر آپ کے وزراء صاحبان نہیں لیتے۔ لہذا، ان کو مہربانی کر کے بلائیں۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔اگر یہ پوائنٹ آف آرڈر کا وقت ہے تو میجر صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا، میں نے نوٹ کیا اور میں وزیر خزانہ سے بات کر کے کوشش کروں گا کہ وہ اس بارے میں جواب دیں۔ پوائنٹ آف آرڈر تو ہوگیا، اب مزید جو بحث شروع ہوگئی ہے اس کا تو کوئی جواز نہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ راجہ صاحب نے کہا ہے کہ وزیر خزانہ یہاں پر آ جائیں گے اور اس کو clarify کریں گے۔ پراچہ صاحب۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ جناب والا! سینیٹر اکرم شاہ خان صاحب نے ایک

توجہ دلاؤ نوٹس دیا۔ آپ مہربانی کرکے حکم فرمائیں کہ وزیر خزانہ صاحب اس کو seriously لے کر کل جواب دے دیں۔ اس کی کاپی میں نے لیڈر آف دی ہاؤس کو بھی دی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین ! میری مختصر بات یہ ہے کہ ٹیلیفون کی لوکل کالز کے ریٹ چالیس پیسہ فی کال بڑھ گئے ہیں اور جو لائن رینٹ ہے وہ پچپن روپے بڑھ گیا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ اس طریقے سے ٹیلیفون لگانے کے اخراجات بھی بڑھ گئے ہیں۔ یہ عام ضرورت کی چیزیں ہیں۔ بجٹ کے فوراً بعد اب چیزوں کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ اس سے پہلے پیٹرول کی قیمتیں بڑھی ہیں۔ سویابین آئل کے اوپر ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ ٹیکس فری بجٹ ہے۔ تو اس طرح سے یہ ٹیکس فری کا صرف نام استعمال ہوا ہے۔ حقیقت میں یہ ٹیکسوں کا انبار اور بھرمار ہو رہا ہے۔ چونکہ مہنگائی پہلے سے آسمان سے باتیں کر رہی ہے۔ تو یہ توجہ طلب ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔ راجہ صاحب' ذرا توجہ دیں۔ یہاں پر بلوچستان سے تعلق رکھنے والے سینیٹر صاحبان ہیں۔ انہوں نے کوئلے کے حوالے سے ایک نوٹس دیا ہے۔ چونکہ آج فنانس منسٹر نہیں ہے اس لئے یہ بہتر ہے کہ کل اس کو لیا جائے۔

راجہ محمد ظفر الحق: انہوں نے قرار داد کی ایک کاپی مجھے دی ہے جو وہاں پاس ہوئی ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب' ہم نے توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نوٹس ہے۔ Then again it is concerned with the Finance Minister and will be taken tomorrow.

راجہ محمد ظفر الحق: وہ الگ ہے۔ اس کا نوٹس میرے پاس نہیں ہے۔ جب نوٹس آئے گا تو میں پھر ان کو کہوں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی ضرور۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب' اس کے اوپر کل بات ہونی چاہیئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔ راجہ صاحب کل اس پر بات کریں۔

جناب رفیق احمد شیخ: جناب چیئرمین! منی بجٹ ۳۰ جون کے بعد آتا ہے۔ یہ ۳۰ جون سے پہلے منی بجٹ آ گیا ہے کہ لوکل کال کے ریٹ بڑھ گئے ہیں۔ ٹیلیفون کا رینٹ بڑھ گیا ہے۔ ٹیلیفون لگانے کا خرچہ پہلے سے دوگنا ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: گریڈ ۱ تا ۱۵ ملازمین کے بچوں کو تعلیمی وظائف ملتے ہیں۔ وہ ابھی تک ان کو نہیں دیا گیا ہے۔ باقی ملازمین کو ملا ہے۔ سینٹ کے جو ۱ تا ۱۵ گریڈ کے ملازمین ہیں ان کے بچوں کو ابھی تک نہیں ملا ہے۔ یہ ہماری حکومت سے درخواست ہوگی کہ کم از کم ۳۰ جون تک ان کے بچوں کو بھی تعلیمی وظائف ملنے چاہییں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر: جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ اپنے شہر کراچی کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جب سے یہ نیا set up آیا ہے۔ جناب چیئرمین! گزشتہ ہفتے ایک انتہائی غیر آئینی، غیر قانونی، غیر جمہوری اور غیر اخلاقی انداز سے سندھ کے عوام پر ایک غیر آئینی چیف منسٹر تھونپا گیا ہے اور ایک مسلم لیگ کے کارکن کو وہاں گورنر بنایا ہے۔ ان کی مرضی ہے ہم گورنر کی آئینی حیثیت کے اوپر کچھ نہیں کہہ سکتے لیکن چیف منسٹر کا اس طرح سے درپردہ نفاذ مکمل طور پر، تمام تر جمہوری ضابطوں، اخلاقیات اور آئین کی خلاف ورزی ہے۔ اس کے سنگین نتائج ہوں گے، اس کی سزا ہمارے صوبے سندھ کو مل رہی ہے۔ جب سے یہ نام نہاد ٹولہ آیا ہے۔ کراچی میں قتل، اغواء اور ڈکیتیوں کی وارداتوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق: یہ point scoring ہے۔ اس کا فائدہ کیا ہے؟

سید اقبال حیدر: راجہ صاحب، point scoring نہیں ہے۔ ہم آپ کی توجہ مبذول کرا رہے ہیں۔ میں point of order پر کراچی میں موجودہ صورت حال پر گہری تشویش کا اظہار اس ایوان میں کرنے کا حق رکھتا ہوں اور میں صرف یہ جانا چاہتا ہوں کہ ایک ہفتہ میں کراچی اور سندھ میں جس طریقے سے ڈاکوؤں نے پورے اندرون سندھ celebration کی ہے، جشن منائے ہیں وہ بیان سے باہر ہے کہ وہ سربراہ جس نے ۴۰۰ قیدیوں کو سکھر جیل سے رہا کرایا تھا، ان کا وہ سرپرست اعلیٰ دوبارہ سندھ میں آ گیا ہے۔

کراچی میں روزانہ قتل و غارتگری اور kidnapping کے واقعات میں جس قدر اضافہ ہوا

ہے وہ ہمارے لئے انتہائی تشویشناک ہے ۔ کراچی اور اندرون سندھ میں فرقہ واریت کو فروغ ملا ' گاڑیوں کی چوری' اغواء ' ڈکیتیاں اور قتل جس طرح سندھ میں پھیلے ہیں ' یہ میرے لئے انتہائی تشویشناک صورت حال ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ حکومت اس طرح کے واقعات کو حتمی طور پر روکنے کے لئے موثر اقدام اٹھائے۔ ان کی یہ موجودہ نئی انتظامیہ مکمل طور پر نا اہل ہے اور پہلے ہفتے ہی ناکام ہو چکی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ جناب والا! میں اس ہاؤس کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ وزیر خزانہ نے جب بجٹ کا اعلان کیا تو انہوں نے کہا کہ ملازمین کی بنیادی تنخواہ' basic pay پر increase دی جا رہی ہے۔ لیکن بعد میں انہوں نے press conference کی کہ تنخواہ national pay scale پر بڑھا رہے ہیں۔ اس سے تو ملازمین کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اتنی مہنگائی کے باوجود اگر یہ initial پر تنخواہ بڑھائیں گے تو یہ ملازمین کے ساتھ ایک مذاق ہے۔ چھوٹے ملازمین اس مہنگائی میں کس طرح پورا کریں گے۔ میں وزیر صاحب سے کہنا چاہتا ہوں کہ وہ وزیر خزانہ کو دوبارہ بتائیں کہ مہربانی کر کے running pay پر ان کی تنخواہ بڑھائی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آدھ گھنٹہ ختم ہو گیا۔

So, I think, Ch. Aitzaz Ahsan Sahib, please start discussion on the LOC.

چوہدری اعتزاز احسن ۔ جناب ! Line Of Control اور Kargil situation پر گفتگو کا آغاز ہونے لگا ہے سینٹ میں اور وزراء کی seats اس طرح خالی ہیں' شاید کارگل کے محاذ پر گئے ہوئے ہیں ۔ راجہ صاحب کے ساتھی بالکل ہی چھوڑ گئے ہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ ایک جتنے ہی ہیں۔ ادھر بھی اتنے ہی ہیں ' ادھر بھی اتنے ہی ہیں۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ بہر حال! میں سمجھتا ہوں کہ وزراء کی ذرا زیادہ ذمہ داری ہوتی ہے ۔ میں نے جو گزارشات کرنی ہیں ان کا مقصد یہی ہے کہ وزراء بھی اس میں دلچسپی لیں اور غور کریں۔

I am aware Mr. Chairman, that the Cabinet is seldom ever called.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ویسے راجہ صاحب یہاں بیٹھے ہیں، ایک چیز میں بھی محسوس کر رہا ہوں کہ یہ Upper House ہے اور وزراء صاحبان کچھ نہ کچھ تو یہاں پر ہیں، وہ مجھے بھی پتہ ہے کہ گرمی کافی ہے لیکن پھر بھی انہیں آنا چاہیئے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ پہلے وہ یہاں موجود تھے۔ یہ بحث جو ہوگی، انشاء اللہ میں اسے conclude کروں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی۔

(interruption)

چوہدری اعتزاز احسن۔ یہ صبح اور شام کا قصہ ضرور ہوتا رہے گا کیونکہ اس میں، میں خود مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہوں، اس میں کچھ دوست اور ساتھی Forth Estate کے بھی اس میں comment کرتے رہتے ہیں اور آج بھی انہوں نے کیا ہے۔ بہرحال میرا خیال ہے کہ دنیا کی بہت ساری parliaments شام میں ہی ملتی ہیں۔ اور اس میں ایسی کوئی عدالتی مجبوری نہیں ہے، آج شاید یہ جو فیصلہ ہوا ہے، اس کے مطابق ہی ہمیں کرنا ہے۔

DISCUSSION ON THE POINT OF ORDER REGARDING THE DEVELOPMENTS ON THE LINE OF CONTROL.

Mr. Aitzaz Ahsan: Mr. Chairman, since this House took up this matter in a brief session, not many many hours were devoted to it, but in the recent past and we all the members of the House received a briefing from the Foreign Office and the Military Establishment. Many things have happened there was nothing much as we all recall in the breifing that required in camera treatment but the fact remains that even as per that particular briefing and the point where we stood a few weaks ago, many developments have taken place on the Line Of Control in the Kargil-Daras Sector and with the respect to the Line

Of Control in that sector both there on the ground territorially as well as in the environment that governs and determines the policy of the Pakistan government towards that particular episode in our history. We have recently had a senior military commander of the United States Gen. Zeni, who has come here, he has met the senior military command, he has met the Prime Minister.

These days there are some reports and none less than the Chief of Army Staff is reported today as having said that efforts are being made for the meeting between President Clinton and Prime Minister Nawaz Sharif. Now, then there has been this rather enigmatic rush of one of our representatives, denied by the Foreign Office, but I believe the Government half admits the fact of Mr. Niaz A. Naik, a former Ambassador, a former diplomat, a senior diplomat, his visit to Delhi, his discussions there.

A forth significant event has been, the Prime Minister's short circuiting of his very important tour to China. Why I call it important is not merely because of the time frame but because our relations with China are such that every tour at that level is significant and important, because we need China and we need China to shape quite often world opinion, an international response towards our problems. Why did the Prime Minister cut short his visit to China, why was Mr. Niaz A. Naik rushed to Delhi with what message, who did he meet, did he go there or did he not? Foreign Office says it had nothing to do with his trip or visit to New Delhi. What was the message that was conveyed by Gen. Zeni? Is there going to be a Nawaz - Clinton meeting? Many questions are in the air, many questions are being taken up. But I propose in this new context Mr. Chairman, we are to dwell mainly on four aspects of the situation. There are certainly other members, many members who will have more to say on this issue but I have just

four basic issues that I want to highlight.

The first is the context of the Kargil episode, what is the context? In a larger context, is there a political context, I am not saying for a moment that the Pakistan Army is involved or teritorially it has transgressed any line but an episode has happened, a hostile engagement at some level has taken place and that is why the whole issue has erupted. What is its political frame-work and context or is there one, it is just a manoeuvre. What is the larger overall strategy shaped by the government either before the manoeuvre took place or even thereafter, because now several weaks have passed and surely the government had time to reflect upon it, ponder upon it, make the strategy and is it succeeding in that or not? Then secondly, I would like to see, what are really the elements necessary for a hostile engagement, whether offensive or defensive, let us assume and they go by that of course that the Mujahidin have brought about the situation and now we are confronted with a situation. A situation which can spill back into or across an International boundary. What are our responses ? Will our responses be in defending the nation, the state , defence by our Armed Forces, the Military establishment and Defence by our Political government, and are they going along in harmony, are they walking step in step, are they making each other stronger or is the one making the other also weaker at this moment of crises?

The third thing, I would like to focus on Mr. Chairman, is the objective now that some situation has been brought about, has been created, may be as the Prime Minister said while squatting on the Jimkhana pitch the other day, I did not send them, I cannot get them back, alright, you did not send them but now that situation is there its a real situation, what are you doing about it? Are you

just going to play cricket? Are you just going to keep hitting fours and sixes and come back and set squat there and have your cricket and Iay, "I cannot do it ,I cannot get it back." This is what exactly he was reported to have said and probably rightly he said so and in another context. "I did not send them, how can I get them back?." Internationally that is right, but what are you doing about this situation, that has in fact erupted, and finally Mr. Chairman, I would like to see how vulnerable we have made our position in this overall context, where war stares us in the face, where we have to have war preparedness, whether we like it or not. We want peace, we want peace, we want no war, but we have to have preparedness and our rulers are taking Pakistan to a point where nothing but just objectives of war may be served. We are not war mongers we want peace. Even if a peacful negociated third party settlement is being brought about we want the third party to be amenable to give a decision in our favour, are we working towards that . The these are the four elements I would like to make my submission about, Mr.Chairman.

First, as I said the context of the Kargil episode, what is it? Now basically there are two things, first the territorial episode on the hills of Kargil by the Mujahidin is merely a military maneouvre that is all. That basically is a military maneouvre, we have to buffet our defences on this side of the Line Of Control which is often penetrated by shellings, so at times while the Pakistan Army remains on this side of the Line Of Control, it also encounters hostile engagement. In that area, the Kargil-Daras Sector. But nevertheless this is a mere manoeuvre, a military manoeuvre and nothing more, it alone can not be the objective. It has to be towards a larger objective, You walk from House to Parliament not just for the walk, you come here to participate in another larger

objective, legislation, representing your constituency, meeting people, talking, debating etc. The walk is not the objective for that you have comes, you may have a walk just a jog and keep fit, but this is the objective, what is the larger broader objective. Because this is basically nothing more than one element, it involves hardship, even our Army personnel and officers are sitting on the Line Of Control or sitting on the edge, they risk death, they risk injury, they risk disability Mr. Chairman, they risk loss of life, of limb and its a demanding sort of a situation, it demands from them great courage, its demands steadfastness, commitment, bravery, heroism at a time and sitting on the top of these hills weathering the climate. But again that cannot be the full picture of the objective, that is the defence provided by the military because the Mujahidin have entered a manoeuvre into Kashmir according to their right of self-determination which was guaranteed by the United Nations fifty years ago and that remains our position. We support the Mujahidin not militarily but diplomatically, politically, in media efforts, morally, we support them, we will continue to support them and support their effort. But the support risks for us a military engagement with India. Now after this its a risk probably in a larger context. That is a risk that must be buffeted by certian efforts both by the military establishment and the political establishment. A larger context is not the hills of Kargil, not the peak of Kargil, the larger context has to be an overall policy. Is that overall policy working? Are we moving towards an objective in our favour by not only this manoeuvre that has happened, but by all the accompanying policy, gestures, moves, intitiatives that we must take or are we losing grounds, are we losing not only the ground that Mujahidin have won for themselves in their own fights, but losing the gournd or being threatened of loss of ground in our own territory at

the hands of the adversary. Are we not risking that? Because Mr. Chairman, let me say that the word I said the second word, the second is that what are the elements of a hostile engagement, I am not using the word War, hopefully the clouds of war will not darken this land, nor do we want to darken the land of any of our neighbours, we do not want war but we want to live as self-respecting nation within our own territorial boundaries and we seek self-determenation for the Kashmiri's according to the United Nation's resolution, that is all but we do not want war. We seek all this in peace, in the name of peace, but a hostile engagement has taken place, it is a prolong hostile engagement, it does't seem to be coming to an end, it only has in it the seeds of escalation, there is no de-escalation. It has the seeds of escalation and what are the essential requisites Mr. Chairman, of this hostile engagement, again I am not using deliberately the word war, because we are not yet in the state of war but we are on the threshold of war, we are under the threat of war. We are likely to slide down into that very deep pit, we are on that edge Mr. Chairman. But the four essential requirements that a country must have that engages in a war defensive or offensive, and ours must never be an offensive war, if war is thurst upon us, we will fight, yes, we will fight for every inch of this country, in defence of the country, the Mother land. And there are four essential acts, basic requirements today. This is not the war of Aurangzeb's time or Akbar's time that there is an Army, the Shahenshah leads the Army, goes into the Dakken, all his supplies are from within his own country, all his requirements are provided from within, these are the internal supply lines, there is no need for external supply lines. His guns, his bazokas, his camels, his elephants, his horses are all bred from within, and then he attacks a Dakken kingdom. This is a different world, this is an interdependent world, so

the first element for a hostile engagement Mr. Chairman is the opinion of the world community.

And if we have not learnt our lessons in the past , we must do that now. The present recent engagements in the balkans should teach us many a lessons, should teach us many a lessons about the importance of the world opinion. It is the most essential element for a hostile environment in which we have been engaged in, a hostile encounter. What is the world opinion going to check list upon Mr.Chairman.

The world opinion check lists that,— Mr. Mushahid Hussain is not here otherwise he could tell you —, he is the reflection of the world opinion, I am not supporting timsebastian but it should open our eyes and ears, Tim Sebastian went straight for the juggler of the Minister, on what? On human rights, on the record of this government with the Press, on the record of this government in its engagement and its fancy for fundamentalism, he went straight, He went straight, as I said that a Minister was being butchered, a Pakistani was being literally butchered, because Mr. Mushahid Hussain had to admit and that is a matter of record, that a senior member of this government Mr. Saifur Rehman sent a threat to the *"JANG"* group and said, 'remove from your staff, so many journalists and place so many on them', this was said in an internationally exposed forum. They see that Sethi, Haqani were discussed there, they grappled for him, why do not you apologize, because Mr. Mushaid Hussain had no answer on the Najam Sethi matter either. He said and this is Pakistan's own position there, finally he said there is nothing against Sethi, he had to be released, nothing against him. He said, 'will you apologize to him', it went to that point.

World opinion on our nuclear status which reflected in that three or four

times, the Minister was badgered, and he was asked, "will you sign a No First Use Pact?" "Will you make a statement on No First Use Pact." The word nuclear blackmail was used. Now you can not you used this BBC, when the BBC gave that "Princess and Play Boy" calumny, you said, Oh! BBC has given the best programme, the best, the most independent. Now, this is what that independent institution and the think tank is saying about you. You have reduced, you have degraded the Kashmiri struggle from those levels of self-determination and you have brought them on to your own record, you think international arbiter will decide in your favour? You are pushing towards internationalization.

There are other issues. What have you done in Sindh just now? Look at the extra-judicial killings and the law and order situation that Mr. Iqbal Haider just wanted to show. Look at the ignomineous return of the Prime Minister from China, received by a low level official. Now, they are making excuses. What has changed? Why did he go, if it was so serious? Why did he go? Or why has he come back? He is not interrupting Hong Kong. Hong Kong is a different ball-game. China's tour and to Kunming, he has to come back, but he will visit Hong Kong. I am sure if he had Seoul and Korea or South Korea on the list, he would go there also and may be his brother frequently visits that. Why is China not responding positively? Because you have been actually intrusively interfering with a certain set of people as your vanguard in China - Sofbalin - Sinkiang and you have been doing it for a long time. Now you expect Chinese to say oh! well done. You come and make a further thrust on this. No, they will not.

Mr. Chairman, the way you come back from China.

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بڑے بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

Now, we are pleading to meet Mr. Clinton. I mean, this is today's report, but I will be reverting back to this little while later. The first element, if you are in a hostile engagement in today's world, don't remind us of the grand old days.

مومن ہو تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

No, this world is laser guided, it is full of technology. War is all technology. Thanks God, the Sharifs have not realised that there is more money in making war than to be in peace. Otherwise we would have, by God, this time, gone to war. But anyway, that's aside.

Mr. Chairman, the second important element besides world's opinion is the national consensus, the preparedness of the nation. You have divided the nation. You have just destroyed the federation in the province of Sindh. You have given budget in a press conference while the 1973 Constitution exists. While the Provincial Assembly exists. Article 126 of the Constitution allows an extra-parliamentary budget to be given for a province only and only if the Assembly is dissolved. You don't dissolve it. You hold it in abeyance partially. You get a slap by the Supreme Court for suspending Articles 53 and 54 in Jalal Mahmood Shah's case. Even then you go on and you have tried to bypass the provincial Parliament from its most important function.

Are you creating a consensus? Is this preparedness for a possible war when the lives of our brothers and children and sons will be at stake on the border and on the hills and in the valleys. and in the deserts of Pakistan. You are going to alarm still in such a rash manner. You have to make every Lahorite prepared for bombs. You have to make every Karachite prepared for black-outs. If it comes to that what are you doing? You are just brow beating the

Opposition. You have no other objective at all except to make money, to sell sugar to India, that is why you have delayed so much preparedness, and look at it one is to make money and the other is to bear baiting destroy and eliminate the Opposition. Look at India. Look at their programmes, they are gently preparing their people, they show dead bodies drift in tri colours. They show that burning *'Chitaas'*, interviews with small children of the man who has died. Don't create a hysteria. I don't say that either, but create a consensus. The Prime Minister of India has called an all parties' conference. They are sitting together. They want to talk. What are you doing? The Lokh Sabha is dissolved so there can't be joint session. The Raj Sabha is there. There should be a joint session, you take people into confidence. You embrace people at this time. You need the Opposition on board. You need the Leader of the Opposition on board and yet you are blind to these exigencies totally, utterly, completely, blind to world opinion, blind to the need of internal consensus and the nation's preparedness.

The third thing that you require for a hostile engagement and that environment, Mr. Chairman, is economic sustainability. You have destroyed the economy of this country from foreign exchange accounts that you seized, betrayed the world. You lost the confidence of the international investors, the friends of Pakistan. India floated a fund, 7.8 billion dollars went into it including 1.3 billion dollars from expatriate Pakistanis that would always have come here. You betrayed the confidence of the people and the investors. You destroyed the economics of this country, the very basis of that. Then you impose an emergency. India did not impose an emergency. You just want power by any mean. You have Governor and you impose upon him a Chief Minister.

بڑے ممنون و مشکور ہیں۔ ممنون حسین تو ہیں ناں گورنر، تو مشکور ہوں گے مشکور علی شاہ صاحب

وہاں کے چیف منسٹر۔

So, where is your economic sustainability. There is nothing in the pipeline. So, Mr. Chairman, you need a fighting machine - world opinion. Secondly, you need internal domestic consensus in preparedness of the citizenry, I am not talking of the army. No.3, you need economic sustainability and No.4, Mr. Chairman, you require a fighting machine. But a fighting machine cannot fight unless there is economic sustainability, unless there is a domestic consensus and unless the world opinion supports the morality of its defence and supports the morality of its war. These boys have been exposed on the heights of Kargil this side of the Line Of Control. Now, they are in a hostile engagement. And none of the other issues have been sorted out and we expect that that fighting machine will of its own on the FDL (Forward Defence Lines) defend us and die for us. Mr. Chairman, war or defence in war is an integrated policy framework, as I said earlier, but cannot be fought without an objective. What is the objective? I just want to say something about that. The objective is one on which I think the Opposition and the Government are one. As far as defining is concerned, we are one. We said the objective is self- determination for Kashmiris according to the UN Resolution.

Secondly, we say that we want it through peaceful means, through negotiations. Thirdly, we say, Mr. Chairman, that we ask the international players also to come in and play a positive role so that peace is maintained and war is averted.

But, Mr. Chairman, when we say these things, we expect from the Government that the Government within the country does not degrade our position our case and our image. The Government has the counsel, the

Government has the attorney, the advocate, at the moment, who is else to present the case in this respect while our men are exposed on the borders, the Government builds the case but what is the case, the case must be based on the strength of civil society and civil institutions in the country. And we, in this very critical moment in our history, have a Government that has stormed the Supreme Court of Pakistan, Mr. Chairman, you know where are these institutions, it degrades the Parliament, people outside see it. Do not think that they are blind. It gives a mini budget as was pointed out. Within 72 hours of having adopted a full budget and it gives a mini budget, the PTCL budget. They say that it's a corporation. It by passes the Senate, 8 bills have gone with certification of money bill or have lapsed, because they were not presented to the Senate. This is the way they deal with the Parliament.

The Prime Minister does not call a Parliamentary Party meeting for a half year, may be one Parliamentary Party meeting in a year. He calls a Cabinet meeting, this is how they deal with the institutions, he calls the Cabinet meeting after 60 days, that one having not been called until after five months had elapsed. So, two meetings in eight months. Whether our peope are blind or they are not watching. Then the war against the press that they launched, of which I had said earlier and I do not want to go into that again. The war against the press and the civil society. The war against the judicial process. Kindly see, kindly see the war, not only the storming of the Supreme Court, the violation of the Supreme Court's judgement, this is going to become a big issue, appointment of the Acting Chief Justice, who is a junior person, not confirming judges when the Chief Justice concerned recommends their confirmation, but Mian Nawaz Sharif is a Mughal Prince, he wants to act and behave like them. Not only the Supreme Court the

defiance of the Sindh High Court. After Jalal Mehmood Shah's judgement and the demolition of the federal principles, Mr. Chairman. The federal principles, not only the federal principles even the provincial principles actually and I had spoken facts many times on this, unfortunately. I do not go into it further. Look at them also fanning, supporting , orthodox kind of situation, people, customs. Are the people outside not watching that? They signs resolutions with us to start, of then they back out, then we decide of one another and they go back. I really do not know why. Is the world not watching the situation of human rights in this country? Our women are not vulnerable our minorities are not under threat? Is this government not responsible for all that? And whether this government will be able to go before international forums and say 'we have internationalized Kashmir issue, decid it in our favour. The army may be engaged , the army may be involved, our officers and men may lay down their lives, may be crippled for life, may be maimed, disabled for all that they do in defence of this country, when the queue before an international forum finally say, Come. Come international players and decide in our favour. These Kashmiris have fought for at least 10 years now, engaged the Indian army in a fight, resistence, in a rebellion for self-determination, we are their advocates and attornies, we come to plead their case, they will say, "look! at your own record, look! what you have been doing, look how human rights have been violated, look at your corruption, look at your arbitrariness, look! how you have destroyed institutions, look! how you have destroyed domestic consensus"? Mr. Chairman, all this is record at this critical time. But what they have degraded, you know what has happened because of their policies, Mr. Chairman, because of their failure? Mr. Chairman, we have lost the diplomatic war completely, we have lost the media

war completely, we have been routed for the first time in 50 years, the world is accepting India's position. We were on the moral high grounds, now we are on the high Kargil cliff but we are down below in the lowest, darkest moral valley and Mr. Chairman, what has happened, I wish to conclude but let me tell you what has happened? The issue of Kashmir for 50 long years had burnt, has simmered as an issue of self-determination. In the world, whereever we went, Security Council 1965, the 1948 Resolution of the United Nations, every forum, every session of the United Nations is saying, self-determination, the right of self-determination and they with the incompetence after that 50 years struggle have now turned it around and UN is not saying that the issue today is the right of the slef-determination of the Kashmiris. Unfortunately, Mr. Chairman, alas! and just you look at any leader speaking, any person talking, look at the G-8 message, the rejoice in the G-8 message, look at the American President, look at the Chinese......., these are your reports, not mine, your reports are saying this. The Chinese who were never neutral in issue between Pakistan and India, who were always partisan and partisan in our favour. For the first time Mr. Chairman, the issue of the Kashmir have been degraded from self-determination to the issue of terrorism. India is going around saying "terrorist, terrorist, terrorist", you are not able to meet that, you have abdicated completely, the army alone can not win you anything or defend any post. That military manoeuvre, in our defence on this side of the Line Of Control and whatever the *Mujahidin* may or may not have gained in their own rightful struggle across the Line Of Control and in Kashmir, you have waisted that, not only that, you have degraded the entire argument of Pakistan. Because today whoever speaks, whether it is Tim Sebastian, whether it is Washington Post, New York Times, whoever speaks or

writes in this world, one can not fight a war or defend a cause without its being accepted and being popular, as being moral, as being taken and regarded as the rightful cause by the world opinion. You, Mr. Chairman, have allowed India to degrade it. I do not know whether we are asking for safe passage, I discount a lot of things when I attribute to Indian propaganda but Indian propaganda is effective somehow for the wrong reason but all because of your incompetence, the Foreign Office's incompetence, the Prime Minister's incompetence, the Minister playing and going around and playing the world cup. The Prime Minister, you know, the Lord, the Ministers are in Lords Cricket ground and the Lord is in the Jimkhana Cricket ground, because of that you have lost the initiative, you have degraded the issue. This is a betrayal that may be attributed entirely to your incompetence. I am not necessarily saying that you intended to it . I think, it is incompetence and this incompetence is resulted in a position where armies do not defend and cannot. When Churchil said war is too serious a thing to be left to the generals. He did not mean the actual military manoeuvre would be determined on the maps, on the ground where the trenches have to be dug, where the machine guns have to be fixed, where the tanks have to go forward, where the artillary have to pound. He did not mean that those decisions will be taken by the politicians but he meant on the large broader canvass.

War is only one element, actual engagement is only one element of the larger policy, the larger framework. In that larger framework, this one element alone cannot deliver and I fear then when the dust has settled, when the snows have come down, when the boys have been maimed, when the corpses of the "shuhda" have come back, may be the army, I hope, I pray to God, the army does not have caused to say,

گھمسان کا رن جیت کے لب بستہ کھڑی ہوں
بچے سے لگائے ہوئے اک وار کے آگے

شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب۔

ڈاکٹر جاوید اقبال : میں نے ذرا جلدی جانا ہے اس لیے آپ سے اجازت مانگی تھی کہ میں نے جو اس issue پر گزارشات پیش کرنی ہیں وہ پیش کردوں۔

جناب اعتزاز احسن صاحب کی تقریر میں نے بڑے غور سے سنی ہے۔ میں تو ان کی بڑی عزت کرتا ہوں۔ ان کی oratory, ان کا بولنے کا انداز اور اس میں بہت ساری ایسی چیزیں بھی انہوں نے شامل کردیں جن کا Line Of Control سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بہرحال میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت جو صورت حال ہے وہ پاکستان نے پیدا نہیں کی اور یہ حقیقت ساری دنیا پر واضح ہے۔ کارگل کا مسئلہ پاکستان کی حد میں نہیں ہے۔ Line Of Control اس حصے میں ہے جو انڈیا کے قبضے میں کشمیر کا حصہ ہے۔ اس لیے پاکستان کا نہ تو ان پر کوئی اثر و رسوخ ہے کہ ان کو بلا سکیں یا ہٹا سکیں یا جن کو ہندوستان میں "گھس بیٹھیے" کہتے ہیں ان کو نکال سکیں۔ کیونکہ پاکستان کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ جنگ جو کشمیریوں نے وہاں پر شروع کر رکھی ہے یہ 1986, 87 سے شروع ہے اور کبھی وہ کارگل کی صورت اختیار کرتی ہے کبھی وہ کوئی اور صورت اختیار کرتی ہے۔ کہیں نہ کہیں ان کی کشمکش جاری ہے۔ ابھی اپوزیشن کے قائد نے آپ کے سامنے کہا ہے کہ جہاں تک کشمیر کے مسئلے کا تعلق ہے، اس میں اپوزیشن اور حکومت کا آپس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت نصیب ہو اور جو UNO کی قراردادیں ہیں ان کے مطابق انہیں یہ حق دیا جائے اور یہ ایسی ایک حقیقت ہے جس کو ساری دنیا تسلیم کرتی ہے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلے، آج یہ بات ہوئی ہے کہ دنیا میں کشمیر کا جو مسئلہ ہے وہ internationalize ہوا۔ اب دنیا یہ دیکھ رہی ہے یہ کشمیر کا جو مسئلہ ہے اس کو جب تک حل نہ کیا گیا تب تک ہندوستان یا کم از کم South Asia کا peace ہم کبھی بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ اس کے متعلق ہمیشہ مشکلات رہیں گی۔ یہ مسئلہ اس قسم کا نہیں ہے جیسے بلکان میں تھا یا

جیسے سربیا یا یوگوسلاویہ بمقابلہ کوسوو اس قسم کا یہ مسئلہ نہیں ہے۔ یہ مسئلہ دو nuclear powers کا ہے اور اس وجہ سے دنیا کا interest اس میں یقینی طور پر موجود رہے گا اور یہی سب سے بڑی بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس وقت پاکستان نے جو position adopt کر رکھی ہے، میرا اپنا عقیدہ یہ ہے کہ اگر میاں صاحب نے اگر ذرا بھی کسی بڑی power کا pressure قبول کر لیا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ موقعہ جو دوسری دفعہ ہمیں ملا ہے، کشمیریوں کو آزادی دلانے کے لئے تو یہ مسئلہ ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ ایک موقع تو 62 میں تھا اور ایک یہ موقع ہے جو اس وقت ہمیں نصیب ہوا۔ اگر ہم نے یہ موقع ہاتھ سے جانے دیا تو کشمیریوں کو حق خودارادیت جو وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں، کبھی بھی نہیں مل سکے گی۔ اس لئے آپ یقین کیجئے کہ اس میں جو بھی طریقہ کار یہ حکومت adopt کر رہی ہے اس سے پہلے آج تک کبھی نہیں ہوا، گزشتہ پچاس سالوں میں اس طرح کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔

ابھی اعتزاز احسن صاحب نے فرمایا ہے کہ ہندوستان کے مقابلے میں ہم نے جو کچھ بھی کیا ہے ہمارا propaganda fail ہو گیا ہے، سب کچھ، یہ ہو گیا ہے، وہ ہو گیا ہے۔ میں نے آج ہی سنا ہے، میں ہندوستان کے ٹی وی کو ہی دیکھتا رہتا ہوں، میری تو زبان بھی خراب ہو گئی ہے چونکہ ہر وقت شانتی اور گھس بیٹھیئے اور اس طرح کے الفاظ سن سن کے ان کو استعمال کرنے کی عادت ہو گئی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہاں پر آج ہی سونیا کی تقریر سن لیں۔ آج ہی ہندوستان نے اس کی تقریر broadcast کی ہے جس میں اس نے کہا ہے کہ "BJP نے اپنے مقاصد کے لئے کارگل کا مسئلہ کھڑا کیا ہے اور یہ اس میں political gains لینا چاہتے ہیں اور اس نے ہمیں مشکل میں ڈال دیا ہے کیونکہ کشمیر کے مسئلے کو internationalize کر دیا ہے۔ وہ اس بات سے شروع ہوئی ہے کہ پہلے تو اس نے وہ nuclear blast کیا ہے جس وجہ سے پاکستان نے nuclear blast کیا۔ اب انہوں نے کشمیر میں کارگل کا مسئلہ کھڑا کر دیا ہے اور ان کے اپنے سیاسی مقاصد ہیں، یہ حاصل کرنا چاہ رہے ہیں"۔ جناب حقیقت یہی ہے اس وقت جو stand ہم نے لیا ہے، خواہ اس میں European powers ہیں خواہ امریکہ ہے، Clinton ہے، خواہ اس میں China ہے۔ وہ سارے کے سارے اس حقیقت سے بخوبی آشنا ہیں کہ کارگل کا مسئلہ اکیلا مسئلہ نہیں ہے، اس کا تعلق کشمیر کے overall مسئلے کے ساتھ ہے اور جب تک وہ حل نہیں کیا جائے گا، South Asia میں امن ہمیشہ خطرے میں رہے گا تو باقی یہ اور بات ہے کہ آپ اس موقع

کو یعنی LOC پر بحث کے دوران Opposition for the sake of Opposition کریں کہ گورنمنٹ کو criticise کیا جائے۔ ان کو کہا جائے کہ انہوں نے جو کچھ بھی کیا ہے غلط کیا ہے اور اس میں مقصد اور کوئی نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ موقع ہمیں جو نصیب ہوا ہے، اس کو کسی صورت میں نہیں جانے دینا چاہئیے۔ باقی رہا یہ risk جو اس میں involve ہے، وہ risk تو ہمیشہ رہے گا جو بھی آپ قدم اٹھائیں گے۔ ہم جارحانہ قدم نہیں اٹھانا چاہتے۔ بار بار سب سے پہلے initiative peace کا اگر لیا ہے تو اعلان لاہور کے بعد پاکستان ہی نے لیا ہے، میاں نواز شریف ہی نے اپنے ایلچی وہاں بھیجے ہیں تاکہ ان کے ساتھ peace کی بنیاد پر negotiation کی جائے، سرتاج عزیز بھی وہاں گئے ہیں اور اسی طرح ہماری جتنی بھی effort ہے وہ امن کے لئے ہے۔ ابھی آپ کو راجہ ظفرالحق یہ واضح کریں گے کہ کس طرح یہ اسلامی ممالک میں جہاں جہاں بھی گئے ہیں وہاں کیا صورتحال ہے، بعض ایسے ممالک ہیں جن پر صحیح position ہی واضح نہیں ہے، ان کے سامنے نقشہ ہی درست نہیں ہے، ہمیں خود سمجھ نہیں ہے کہ کارگل کہاں ہے اور یہ ساری situation جو ہے geographically on the ground کیا ہے اور ہم گفتگو کرتے چلے جاتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ اس میں risk موجود ہے، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ risk نہیں ہے لیکن یہ risk قومیں اٹھاتی ہیں جس وقت اس قسم کی صورت پیدا ہوتی ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔ ہم نے کوئی war franzy create نہیں کر رکھی۔ ہندوستان میں اگر BJP نے war franzy create کر رکھی ہے یہ ان کے اپنے مقاصد کے لئے ہے، ان کی opposition اس بات کو بار بار کر رہی ہے انہوں نے ہمارے TV یا جو بھی ہمارے media کے sources ہیں ان کو وہاں پر ban کررکھا ہے۔ وہاں پر پاکستانی ٹی وی نہیں دیکھا جا سکتا۔ اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ وہ نہیں چاہتے کہ صحیح پوزیشن ہندوستانی عوام کے سامنے پیش کی جائے۔ ہم نے تو ان پر کوئی ایسی پابندی نہیں لگائی بلکہ ہم تو سنتے ہی Indian Television or BBC or CNN ہیں اس وجہ سے کہ معلوم کیا جا سکے کہ اس مسئلے پر world opinion کیا ہے۔ اس بات پر خائف ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں یہ مانتا ہوں کہ اس قسم کے معاملات میں risk ہوتا ہے۔ کیا یہ کارگل کی صورت یہاں تک محدود رہے گی۔ پندرہ یا بیس جولائی تک یہ بھی پتہ چل جائے گا۔ بارشوں تک اگر بھارت وہاں ان دراندازوں کو ہٹانے کے سلسلے میں اپنی کوششوں میں کامیاب نہ ہوا تو اس کا نتیجہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے خلاف کہیں اور فرنٹ کھولے لیکن ہمیں مستعدی سے تیار رہنا

چاہیئے اور اس مسئلے پر میں سمجھتا ہوں کہ جو ہماری سیاسی حکومت ہے یا ہماری وزارت امور خارجہ ہے اور جو ہماری فوج ہے ان میں کافی یکجہتی ہے اور یقینی طور پر اگر ایسی صورتحال پیدا ہوتی ہے تو وہ اس کا مقابلہ کرنے کو تیار ہیں۔

اس وقت وہ صورتحال نہیں ہے جو مشرقی پاکستان کے زمانے میں تھی اور جب بنگلہ دیش قائم ہوا۔ یہ وہ صورتحال نہیں ہے۔ اس وقت ہم نے اپنے دفاع کے لئے لڑنا ہے اگر ہم پر لڑائی ٹھونسی گئی تو ضرور لڑیں گے اس کے متعلق ہماری فوج نے بار بار اسی نقطہ نگاہ کو پیش کیا ہے کہ ہم ہر لحاظ سے تیار ہیں اور اگر کوئی اس قسم کا معاملہ ہمارے سامنے پیش ہوا تو اس کا مقابلہ کرنے کو تیار ہیں۔ اب اس صورتحا ل میں اور ہم کیا کر سکتے ہیں سوائے اس کے کہ دنیا کے سامنے یہ حقیقت واضح کر دیں کہ

Pakistan stands for peace and we do not have a war mongers, posture. We want peace and we are trying our best and we try and try again so far India is concerned, so that we can work out a peaceful arrangement for the solution of main and real problem.

ان حالات میں یہ کہنا کہ حکومت فیل ہوگئی ہے یا ہم نے اپنے آپ کو degrade کر لیا ہے یا ہماری خارجہ پالیسی فیل ہوگئی ہے یا ہماری انفارمیشن منسٹری فیل ہوگئی ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس وقت اس قسم کی صورتحال ہے۔ یہ تو ایک طرح سے اپوزیشن نے آپ کے سامنے جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ تو demoralized state of mind ہے۔ اس وقت جہاں تک پاکستانیوں کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ کشمیر کے مسئلے پر میں نے کبھی ان کو اتنے confidence میں نہیں دیکھا۔ ہمارے عوام اس مسئلے کو پوری طرح سمجھتے ہیں کہ کیا ہے اور اس کے ساتھ ہی ہم نے یہاں کوئی frenzy create کرنے کی کوشش نہیں کی کیونکہ ہمارا مقصد ہی کسی نہ کسی صورت میں امن کے ذریعے یہ مسائل حل کرنا ہے اور ابھی آپ نے دیکھا ہے میرا خیال ہے راجہ صاحب شاید زیادہ وضاحت کر سکیں گے کہ آج اخبار میں یہ خبر آئی ہے کہ نائیک صاحب بھارت گئے ہیں پاکستان کی وزارت خارجہ deny کر رہی ہے کہ ہم نے کسی شخص کو یہا ں سے نہیں بھیجا لیکن ہندوستان والے کہہ رہے ہیں کہ نیاز نائیک کی تفصیلی بات چیت ہندوستانی وزیر اعظم کے ساتھ ہوئی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی نہ کوئی ایسی تحریک چل رہی ہے

جس سے ہم چاہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طریقے سے یہ مسئلہ حل کیا جائے خواہ اس میں کلنٹن ہو، خواہ اس میں چین ہو، یہ ساری کی ساری طاقتیں بھی یہ محسوس کرتی ہیں کہ اگر یہ مسئلہ باہمی افہام و تفہیم سے حل نہ کیا گیا تو دونوں نیوکلیئر پاورز ہیں اور وہ جنوبی ایشیا کے امن کو خطرے میں ڈال سکتی ہیں۔

اس وجہ سے یہ کہنا کہ یورپین پاورز کی support آپ کے ساتھ نہیں ہے، ختم ہوگئی ہے یا امریکہ، چین آپ کے ساتھ نہیں ہیں یہ بالکل غلط بات ہے وہ اس قسم کی پوزیشن میں ہی نہیں ہیں کہ ایک پارٹی کا ساتھ دیں اور دوسری پارٹی کا ساتھ نہ دیں یا دوسری پارٹی پر دباؤ ڈالیں اور ایک پارٹی پر دباؤ نہ ڈالیں۔ دونوں نیوکلیئر پاورز ہیں اس وجہ سے ایسا ہے۔ یہ نیوکلیئر پاور بنانے کا سہرا بھی اسی مسلم لیگی حکومت ہی کے سر جاتا ہے۔ اب آپ اس پوزیشن میں ہیں کہ ورلڈ پاورز بھی آپ کو اس مسئلے پر مورد الزام نہیں ٹھہرا سکتیں وہ صرف یہی کہیں گے کہ نہیں بھئی آپ مہربانی کر کے کسی نہ کسی طرح سے اس مسئلے کو پرامن طریقے سے حل کریں اور یہی ہمارا موقف ہے ہمارا posture جارحانہ ہے ہی نہیں اور شروع سے ہی ہمارا posture جارحانہ نہیں رہا ہم نے کوئی اس قسم کی تیاریاں نہیں کیں۔ ہم نے قوم میں یہاں پر frenzy create نہیں کی جس طرح ہندوستان میں وہ BJP اس مسئلے پر واویلہ کر رہی ہے۔ لیکن ان کی dimension جو ہے وہ سیاسی ہے اور وہ سیاسی dimension کی بنیاد پر اس طرح کر رہے ہیں۔ ان کی تمام اپوزیشن پارٹیاں واویلا کر رہی ہیں۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ موقع کسی صورت میں ہمیں ہاتھ سے نہیں کھونا چاہیئے۔ میں اس بات پر خوش ہوں کہ اپوزیشن اور حکومت اس مسئلے پر ایک ہیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، شکریہ جی۔ اکرم شاہ صاحب۔

جناب اکرم شاہ خان، شکریہ جناب چیئرمین! یہ زمانہ پرامن بھائی چارے کا زمانہ ہے۔ امن کا زمانہ ہے۔ جنگ سے بچ کر رہنے کا زمانہ ہے۔ اس زمانے میں کوئی بھی جنگ جیت نہیں سکتا۔ آج کے زمانے کی جنگ کی جیت اور ہار ایک برابر ہوتی ہے۔ دونوں ملک تباہ اور برباد ہو جاتے ہیں۔ کارگل کی کیا پوزیشن ہے۔ اس کی کیا strategic اہمیت ہے۔ کون وہاں پر بیٹھا ہے۔ ان کے technicalities کے بارے میں تو ہمیں کچھ بھی معلوم نہیں ہے اور نہ ہی ہماری حکومت نے کبھی بھی کوئی موثر قسم کا تصدیق شدہ بیان اپنے عوام کو اعتماد میں لینے کے لئے جاری کیا

ہے۔ جناب چیئرمین! اخبار پڑھ کر تقریریں سن کر ایسے محسوس ہوتا ہے کہ خدا خیر کرے۔ ابھی ابھی ڈاکٹر جاوید صاحب کی تقریر سن کر واقعی مجھے بہت زیادہ خوف اور خطرہ محسوس ہوا۔ انہوں نے کہا کہ میں انڈیا کا TV دیکھتا ہوں جس کی وجہ سے میری زبان خراب ہو گئی ہے کیونکہ وہ ہر وقت شانتی شانتی کرتے رہتے ہیں۔ شانتی سے میں مراد امن لیتا ہوں۔ اب ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب کہتے ہیں کہ بار بار شانتی کا نام سن کر میری زبان خراب ہو گئی ہے کہ وہ بار بار شانتی کا لفظ کہتے ہیں۔

جناب چیئرمین! راجہ ظفر الحق صاحب کا بیان ہے آج تھا یا کل تھا۔ حافظہ خراب ہو گیا ہے۔ " کہ اگر ضرورت پڑی تو ہم ایٹم بم ماریں گے۔ اب جب ایسے اکابرین' ایسے راہنما' جن کے بارے میں ہم یقیناً یہ کہیں گے کہ یہ وہ سنجیدہ' بردبار' مدبر لوگ ہیں جو کہ قوم کو اس جنگ سے بچائیں گے۔ اب اس طرف سے بھی وہ RSS جو ان کی ایک تنظیم ہے وہ کہتی ہے کہ جی ایٹم بم چلا دو لیکن وہاں کی تمام پارٹیوں نے خصوصاً وہاں کی بڑی پارٹی کانگرس نے' وہاں کے دوسرے مدبر لوگوں نے اس کی مخالفت کی ہے کہ بھئی ایٹم بم کی باتیں بڑی دور کی باتیں ہیں۔ ہم ہمسایہ ملک ہیں۔ ہمیں امن سے رہنا چاہیئے۔ تو جناب چیئرمین! میں اس پر گزارش یہ کروں گا کہ یہ زمانہ ملکوں کو فتح کرنے کا نہیں ہے۔ یہ زمانہ دوسروں کی زمینوں پر قبضہ کرنے کا نہیں ہے۔ جیسا کہ میں نے شروع میں عرض کیا ہے کہ پرامن بقائے باہمی کا زمانہ ہے۔ ایک دوسرے کی sovereignty کے احترام کرنے کا زمانہ ہے۔ لہذا ہماری یہ گزارش ہے کہ ہم نہ صرف ہندوستان کے ساتھ بلکہ اپنے تمام ہمسایوں کے ساتھ پرامن بقائے باہمی کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے امن سے رہیں ۔یقیناً جہاں پر ۲ ملکوں کی سرحدیں ملتی ہیں وہاں پر اختلافات ضرور موجود ہوتے ہیں لیکن انہیں جنگ کے ذریعے' لوگوں میں جنگی جنون پیدا کرکے' قوم کو جنگی جنون کے عذاب میں مبتلا کرنا مناسب نہیں ہے' یہاں پر بڑی تفصیل سے ہمارے لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا ہے کہ اس وقت ہماری قوم تقسیم ہے اور جاوید اقبال صاحب نے کہا کہ نہیں ہماری armed forces میں بڑی یکجہتی موجود ہے۔ ظاہر ہے کہ armed forces میں اگر یکجہتی نہیں ہو گی تو پھر اس کو armed forces ہم کیسے کہیں گے۔

جناب چیئرمین! کشمیر کا مسئلہ' کشمیریوں کے لئے right of self-determination یقیناً یہ نہ صرف ان کا حق ہے بلکہ حق خود ارادیت دنیا میں بسنے والی ہر قوم کا حق ہے۔ اس کی

دنیا میں مسلمہ ہے' اس میں کوئی شک نہیں لیکن ہمارے ہاں کشمیر بنے گا پاکستان' definition
ان کے ہاں کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے۔ اس کا ترجمہ ہم کشمیریوں کا حق خود ارادیت لیتے
ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کشمیریوں کے حق خود ارادیت یا right of self-determination کی
بات نہیں بلکہ کشمیر پر قبضہ کرنے کی بات ہے۔ خدا نخواستہ اس شوق میں ہم اس انتہا کو پہنچ
جائیں' ہم ایک ایسی جنگ پر پہنچ جائیں کہ پھر ہم دونوں کشمیر سے بیزار بیٹھے ہوں۔

جناب چیئرمین! ہم موجودہ صورتحال میں کامیاب خارجہ پالیسی کی کوششیں ہو رہی ہیں۔
ہمارے ملک میں شروع دن سے کوئی خارجہ پالیسی رہی نہیں۔ ہر ملک اپنی خارجہ پالیسی اپنے عوام
کو' اپنی قوم کے مفادات کو مد نظر رکھتے ہوئے بناتا ہے لیکن ہم نے ہمیشہ دوسروں کے مفادات
کے لئے خارجہ پالیسیاں بنائیں۔ ہم دوسروں کے مفادات کے لئے بغداد پیکٹ میں شامل ہوئے۔ ہم
دوسروں کے مفادات کے لئے SEATO AND CENTO بناتے رہے۔ ہم کسی کے مفادات کے
لئے افغانستان میں لڑتے رہے اور آج بھی لڑ رہے ہیں۔ آج بھی ہم اپنی خارجہ پالیسی دوسروں
کے مفادات کے تحفظ کے لئے آگے بڑھا رہے ہیں۔ پھر جناب والا! دو دن بتا یا جاتا ہے' اخبار
میں بیان آیا کہ White House میں white wash اور رنگ روغن ہو رہا ہے۔ کیا نواز شریف
صاحب امریکہ میں کلنٹن سے ملیں گے؟ آج کے اخبار میں White House کے ایک ترجمان کا بیان
ہے کہ نواز شریف وہاں نہیں آر ہے اور ہماری کوئی ملاقات نہیں۔

اب جناب والا! ایسی نازک صورت حال میں ہم قوم کو اس طریقے سے مخمصے میں ڈال
رہے ہیں۔ چین ہمارا سب سے بہترین اور پر اعتماد دوست ہے۔ شاید دو سال پہلے اس کے
نمائندے نے اقوام متحدہ میں ہمارے نمائندے کو کہا کہ اب مہربانی کر کے اپنے agenda کو آگے
بڑھائیں' دوسروں کے agenda کی بات نہ کریں۔ آج اخبار میں آ گیا کہ نواز شریف جو کہ ۶ دن
کے دورے پر چلے گئے تھے' ان کو فارغ کر دیا کہ جی آپ چلے جائیں۔ جناب چیئرمین! کیا یہ
ہماری خارجہ پالیسی ہے؟ ہم جنگی جنون میں اپنی قوم کو مبتلا کئے جا رہے ہیں۔ جنگ کا زمانہ نہیں
ہے۔ اس زمانے میں کوئی جیت نہیں سکتا ہے۔ جو جنگ جیتتا ہے وہ اپنی جیت کو برقرار نہیں
رکھ سکتا' جنگ میں لوگ تباہ ہو جاتے ہیں۔

ایک چیز جس پر ہمارے Opposition Leader Sahib نے بہت زیادہ زور دیا وہ یہ ہے
کہ قوم' بلکہ میں یہ کہوں گا کہ ہمارے ملک کے لوگوں میں اس وقت کوئی consensus' کوئی اتحاد

موجود نہیں۔ نہ یہاں پر قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی قرار دادوں کی کوئی وقعت ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شاہ صاحب! میری request ہوگی کہ اگر دس، دس منٹ تک آپ اپنے کو confine کریں تو یہاں پر کافی speeches ہوسکتی ہیں۔

جناب محمد اکرم شاہ۔ بالکل جی۔ جناب! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس وقت ہمارے ملک کے عوام مکمل طور پر تقسیم ہیں۔ کوئی مطمئن نہیں، کوئی federating unit مطمئن نہیں۔ کسی بھی اسمبلی کی کسی قرار داد کو کچھ بھی نہیں سمجھا جاتا۔ کالا باغ کا مسئلہ ہے، پختون خواہ کا مسئلہ ہے۔ ابھی یہاں پر بلوچستان اسمبلی کی ایک قرار داد پڑھ کر سنائی گئی۔ سندھ میں گورنر راج لگا دیا گیا۔ Wealth Tax لگا دیا گیا۔ کوئلے پر ٹیکس لگا دیا گیا۔ محصول چونگی اور ضلع ٹیکس صوبوں سے لے لئے گئے۔ اس طریقے سے ہم محسوس کرتے ہیں کہ جی آپ نے ہمیں فتح کر لیا، ہمیں آپ نے کالونی بنا لیا ہے۔ ابھی آپ اپنا ایک اور شوق کو پورا کرنے کے لئے colonies کی تلاش میں نکل پڑے ہیں۔ ہم انہیں کہتے ہیں کہ خدا کے لئے جنگی جنون ذہن سے نکال دو۔ جنگ کے الفاظ نکال دو۔ پر امن بقاء باہمی کا احترام کرو۔ مداخلت اور جارحیت کو چھوڑ دو۔ لوگوں کو مجبور کرو کہ وہ آپ کے ساتھ میز پر بیٹھیں اور مذاکرات کے ذریعے معاملات حل کریں اور جو لفظ جاوید اقبال صاحب نے استعمال کیا اور کہا کہ میری زبان خراب ہوگئی ہے، مجھے یقیناً اس لفظ سے بڑی محبت ہے۔ آشتی کے ساتھ، امن کے ساتھ لوگوں کے مسائل حل کریں۔

Thank you very much.

Mr. Deputy Chairman: Thank you. Prof. Sajid Mir Sahib.

جناب ساجد میر۔ جناب چیئرمین صاحب! قائد حزب اختلاف نے آج کے اس اہم موضوع پر تقریر فرماتے ہوئے ایسی بہت سی باتیں کی ہیں جن سے اختلاف کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں انہوں نے بعض حقائق کا اظہار کیا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ان حقائق کو کس طرح apply کیا کس طرح ان کا اطلاق کہاں کیا ان سے نتائج کیا اخذ کرنے کی کوشش کی لیکن یہ اپنی جگہ پر ایک حقیقت ہے کہ انہوں نے بعض بنیادی حقائق کی نشاندہی کی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں جناب چیئرمین کہ کارگل کی چوٹیوں پر جنم لینے والا یہ crisis جنگ کی سی صورت حال کی طرف بڑھ رہا ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے ہم بحیثیت

قوم ایک طرف تو جنگ نہیں چاہتے اور دوسری طرف کشمیریوں کی بہادرانہ جدوجہد میں ان کو تنہا چھوڑنے کے لئے تیار بھی نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین! یہ بھی حقیقت ہے جیسا کہ انہوں نے کہا کہ آج کی جنگ جیتنے کے لئے صرف فوج کی نہیں، صرف اسلحہ کی نہیں بلکہ عالمی رائے عامہ کی حمایت کی اور قومی اتحاد کی ضرورت ہے۔ یہ وہ بنیادی حقائق ہیں جن کی نشاندہی جناب اعتزاز احسن نے آج کی تقریر میں کی ہے۔لیکن ایک اچھے اور بہت اچھے وکیل کی طرح جیسے کہ وہ ہیں انہوں نے ان حقائق کو اپنی مرضی کےمطابق apply کرنے اور اپنی مرضی کے نتائج اس سے اخذ کرنے کی کوشش بھی کی ہے ۔عالمی رائے عامہ کی جو تصویر انہوں نے ہمارے سامنے پیش کی ہے۔ اس سے یوں لگتا ہے کہ آج کی اس دنیا میں حق و انصاف کے پرچم لہرا رہے ہیں اور دنیا کےبڑے ملک ہر اس ملک کی اصولی حمایت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جہاں human rights کی پوزیشن بہت اچھی ہو، جہاں اقلیتوں کو، خواتین کو، بچوں کو، ان کی تسلی کے مطابق، ان کےمعیار کے مطابق حقوق دیئے جا رہے ہوں اور ان سے بہتر سلوک کیا جا رہا ہو ان کی نظر میں۔ قائد حزب اختلاف نے ہمیں ایک ایسی دنیا کی تصویر دکھائی ہے جہاں اصول کی حکمرانی ہے، حق و انصاف کی حکمرانی ہے اور ملکوں کے موقف کی حمایت اس لئے کی جاتی ہے کہ ان کا موقف مبنی بر حق ہے یا وہاں حق و انصاف قائم ہے اور human rights کی پوزیشن بڑی اچھی ہے۔

کاش آج کی اس دنیا کی اور بڑے ملکوں کی یہی صورت حال ہوتی جو انہوں نے بیان کی ہے لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ یہ صورت حال موجود نہیں اور یہ بڑے ملک اسی وقت کسی ملک کی حمایت کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں جب یہ ان کے اپنے مفادات کا تقاضا ہو۔ آپ ان کی تسلی کے مطابق یہاں human rights کی situation create کر لیں۔ آپ ان کی تسلی کے مطابق ان کے چہیتے کسی نجم سیٹھی سے ہاتھ جوڑ کر معافی بھی مانگ لیں لیکن پھر بھی وہ حمایت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ اس لئے کہ ان کےمفاد کا تقاضا یہ ہے۔ وہ یہ چاہتے ہیں اور اس بات کو سب جانتے ہیں کہ چین کو محدود کیا جائے ۔ چین کو contain کیا جائے۔ اس کے مقابلے کے لئے بھارت کو آگے کیا جائے ۔اس کو مضبوط کیا جائے ۔یہ ان کی پالیسی رہی ہے اور عرصے سے چل رہی ہے۔ اس لئے اگر آپ ان سے یہ چاہیں کہ ایک طرف وہ human rights کی بات کرتے ہیں تو دوسری طرف کشمیریوں کے حق خود ارادیت کو بھی مانیں تو یہ ان کے لئے ممکن نہیں۔

جب حق خود ارادیت کی بات آتی ہے تو ان کا موقف بدل جاتا ہے اور یہ آج کی بات نہیں۔ جو یہ فرما رہے ہیں کہ اس حکومت کی incompetency اور فلاں --- آج کی بات نہیں ہر دور میں ایک عرصہ دراز سے ہم دیکھ رہے ہیں۔ ان کو یہ کہتے ہوئے سن رہے ہیں کہ جی اقوام متحدہ کی قراردادیں تو فرسودہ ہو چکی ہیں اور شملہ سمجھوتے کا بہت بڑا حصہ ہے۔ یہ صورتحال پیدا کرنے میں کشمیر کو de-internationalized کرنے میں اور اسے ہندوستان جیسے ضدی ملک کو یہ کہنے کا موقع دینے کے لئے کہ یہ دو ملکوں کا آپس کا معاملہ ہے' جب وہ چاہیں گے ' جیسے چاہیں گے؛ کسی نہ کسی طریقے سے اس کو حل کرلیں گے۔ مجھے اس بات کا ادراک ہے اور میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ شملہ سمجھوتے سے پہلے جو حالات تھے وہ کچھ آسان نہیں تھے۔ اس وقت کوئی باوقار بامعنی معاہدہ کرنا؛ کوئی آسان بات نہیں تھی لیکن بہرحال یہ ایک حقیقت ہے کہ اس معاہدے کی وجہ سے ہمارے ہاتھ بندھے۔ کن حالات کی وجہ سے وہ معاہدہ ہوا' اس وقت مجھے اس سے بحث نہیں ہے۔

دوسری بات' مفادات کے علاوہ دنیا کے یہ چوہدری اور یہ بڑے ممالک یہ کیسے برداشت کرسکتے ہیں کہ ان کی نظر میں ایک ملک چھوٹا ہو' پھر مسلمان ملک بھی ہو' اور وہ اپنی مرضی بھی کرے۔ ان کی مرضی سے سرتابی کرے۔ یہ تو انہیں بالکل ہی برداشت نہیں ہے۔ وہ تو ایک ایسی دنیا چاہتے ہیں کہ جہاں "چلے یہ رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کے چلے"۔ وہ تو اس قسم کی دنیا چاہتے ہیں۔ اس موقع پر وزیر اعظم پاکستان نے جنرل زینی اور دوسرے امریکی اکابرین کے سامنے ایک باوقار موقف اختیار کیا ہے۔ یہ میں نہیں کہہ رہا' آپ اپنے میڈیا اور اخبارات کو اٹھا کر دیکھیں۔ گزشتہ دو تین روز کے اخبارات اٹھا کر دیکھیں ' انہوں نے ایک باوقار موقف اختیار کیا ہے۔ جس طرح ایٹمی دھماکے کرتے ہوئے انہوں نے ایک باوقار موقف اختیار کیا اور پاکستان کے مفادات کو' قومی مفادات اور امت مسلمہ کے مفادات کو' قوم اور امت مسلمہ کے وقار کو انہوں نے ہر چیز پر فوقیت دی۔ بالکل اسی طرح ان چوہدریوں کے سامنے ایک باوقار' ملکی مفادات کے مطابق موقف اختیار کیا ہے۔ یہ ایک موقع ایسا تھا کہ اس میں کم از کم پوری اپوزیشن کو کھل کر ان کا ساتھ دینا چاہیئے تھا اور چاہیئے ہے۔ یہ موقع ایسا تھا کہ وہ کہتے' جیسے وہ عمومی صورتحال کے بارے میں کہہ رہے ہیں۔ بڑی اچھی بات ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ اس موقع پر ہم اپنے اختلافات کو بھلاکر حکومت کا ساتھ دیں گے اور دیتے رہیں گے۔ جہاںتک اس مسئلے کا تعلق ہے ' اسی طرح مزید فراخدلی کا مزید ہمت اور حوصلے کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں یہ بھی کہنا چاہیئے کہ اس وقت وزیر اعظم نے جو موقف

اختیار کیا' ہم اس کی تحسین کرتے ہیں اور بھرپور حمایت کرتے ہیں تاکہ ان کے ہاتھ اور مضبوط ہوں اور وہ وقار کے ساتھ اپنے اس موقف پر ڈٹے رہیں اور قائم رہیں۔

جناب چیئرمین ! تیسری بات جس کی انہوں نے نشاندہی کی اور بڑی بروقت کی۔ اس سے پہلے بھی وہ کرتے رہتے تھے۔ ہر موقع پر اور خاص کر اس موقع پر کہ ہمیں اتحاد اور یکجہتی کی ضرورت ہے۔ لیکن پھر وہی بات کہ تالی ایک ہاتھ سے تو نہیں بجتی۔ جناب چیئرمین! انہوں نے کہا کہ We must have Leader of the Opposition on both these days, I agree, but where is the Leader of the Opposition? کیا یہ موقع نہیں تھا کہ وہ کہتیں کہ میں قوم کو اس موقع پر تنہا نہیں چھوڑ سکتی۔ مجھے جیل بھیج دیا جائے' مجھے پکڑ لیا جائے' جو مرضی مجھ سے سلوک کیا جائے لیکن میں اپنی قوم کے ساتھ ہوں اور عملی طور پر اس کا وہ یہاں آکر ثبوت دیتیں۔ ایک ہی طرف ان کی توجہ کیوں ہے؟ گورنمنٹ یہ کرے' گورنمنٹ نے یہ نہیں کیا۔ انصاف کے ساتھ معاملے کو دیکھنا چاہیئے کہ اگر وہ یہ چاہتے ہیں اور انہیں واقعی اس بات کی خواہش اور چاہت کرنی چاہیئے کہ قوم میں کم از کم اس موقع پر یکجہتی اور اتحاد ہو۔ اس کا ایک طریقہ یہی ہے۔ کہ وہ قدم بڑھائیں' آگے آئیں کہ میں تمامتر مشکلات اور کمزوریوں کے باوجود قوم کے ساتھ ہوں اور عملی طور پر میدان میں آئیں اور مشکل وقت میں قوم کے ساتھ کھڑی ہو جائیں۔

جناب چیئرمین! جہانتک کارگل کی اس صورتحال کا تعلق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجاہدین نے ایک سرفروشانہ' ایک تاریخی جرات آمیز قدم اٹھایا ہے اور اگر ہم ان کی اور کوئی support اس سے پہلے نہیں کر سکے ہیں یا اب نہیں کر سکتے تو کم از کم اتنا ہمیں کرنا چاہیئے کہ ان کی ہر قسم کی اخلاقی' سیاسی مدد بھرپور طریقہ سے جاری رکھیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے دفاع سے غافل نہیں ہونا چاہیئے ہم 65ء کی طرح اچانک پکڑے نہ جائیں' ہم اس امید اور اس خیال میں نہ رہیں کہ ہمارا دشمن International border کو cross نہیں کرے گا' ان سے کوئی بھی توقع کی جا سکتی ہے اور مجھے یہ یقین ہے کہ ہماری دفاعی forces' ہماری افواج اور ہماری حکومت اس صورتحال کو پوری طرح نہ صرف سمجھ رہی ہیں بلکہ صورتحال کے تقاضوں کے مطابق اقدامات بھی کر رہی ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ ہمارے border اس طرح اب دشمن کو خدانخواستہ کھلے نہیں ملیں گے کہ قدم رنجہ فرماتے ہوئے جہاں چاہیں چلے جائیں۔ انشاء اللہ پوری قوم اس نازک وقت پر حکومت کے ساتھ ہے' فوج کے ساتھ ہے' کشمیروں کے ساتھ ہے' ان کی اصولی موقف کی

حکومت کے ساتھ ہے، فوج کے ساتھ ہے، کشمیروں کے ساتھ ہے، ان کی اصولی موقف کی حمایت کرتی ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا کو بھی اور دنیا کے ان ٹھیکے داروں اور چوہدریوں کو بھی، ان بڑے ملکوں کو بھی، اپنے مفادات اپنی جگہ، لیکن انہیں حق و انصاف کو بھی سمجھنا چاہیئے۔ اور اسی لئے ہم چائنا کی بھی قدر کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ جی انہوں نے بے آبرو کر کے نکال دیا اور یہ ہوا۔ میں نہیں سمجھتا یہ موقع ایسی باتیں کرنے کا ہے۔

جب کچھ بھی نہیں تھا، جب چائنا نے مشرقی پاکستان کے مقابلے میں بوجوہ ہاتھ کھڑے کر دیئے تھے اس وقت بھٹو صاحب نے آ کر کراچی سے لے کر خیبر تک کہا چائنا آ رہا ہے، چائنا آ رہا ہے۔ اس سے اور کچھ نہیں ہوا کم از کم اتنا تو ہوا کہ عوام کا حوصلہ بلند ہوا۔ لیکن ہمارے دوست اچھے جانشین ہیں بھٹو صاحب کے، کہ انہوں نے پاکستان کے مفاد میں یہ بہتر سمجھا کہ نہیں آ رہا ہے چائنا لیکن پھر بھی کہا جائے کہ آ رہا ہے۔ اب اگر چائنا حمایت کرتا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ وہ حمایت نہیں کر رہا۔ اچھے جانشین ہیں، یہ اچھے ہمارے دوست ہیں۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اس موقع پر انہیں مزید دانائی کا، مزید سمجھداری کا، مزید حب الوطنی کا جو ان میں یقیناً ہے اور میں اس کا اعتراف کرتا ہوں، اس کا ثبوت دینا چاہیئے اور اس نازک وقت پر ہر طرح سے چیلنج کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ بہت شکریہ، بڑی مہربانی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ حافظ فضل محمد صاحب۔

حافظ فضل محمد۔ اب تو میرے خیال میں اذان بھی ہونے والی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میرا خیال ہے اس طرح کرتے ہیں کہ اذان کے وقت بھی ہو رہا ہے تو پندرہ منٹ کے لئے adjourn کریں گے پھر اس کے بعد آپ کی تقریر سنتے ہیں۔

(اس موقع ہاؤس 15 منٹ برائے نماز مغرب ملتوی کیا گیا۔)

(بعد از نماز مغرب اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب ڈپٹی چیئرمین میر ہمایوں خان مری شروع ہوئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی حافظ فضل محمد صاحب۔

حافظ فضل محمد : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین ! یہ انتہائی اہم اور ہمارے

پاکستان کی بقا اور استحکام کے متعلق ایک issue ہے۔ ساتھی بہت کم ہیں لیکن میرا حق بنتا ہے کہ پندرہ منٹ آپ کے لوں۔

جناب عالی، کارگل، دراس اور بٹالک کشمیر میں ہے جو مقبوضہ کشمیر ہے جس پہ انڈیا نے غاصبانہ، ظالمانہ، جابرانہ اور ناروا طریقے سے اپنا قبضہ جما رکھا ہے۔ یہ پوری دنیا مانتی ہے۔اور انڈیا کے جو اس وقت کے لیڈر تھے وہ بھی مانتے تھے کہ یہ ایک متنازعہ علاقہ ہے، یہ ایک متنازعہ خطہ ہے۔ اسی لیے انہوں نے اس وقت اپنے آپ کو سہارا دینے کے لیے وہاں خود قرار داد پیش کی اور قرارداد پاس کروائی۔ اس وقت جو دباؤ انڈیا پہ پڑ رہا تھا اپنے آپ کو اس دباؤ سے نکالنے کے لیے اس نے جا کے اقوام عالم میں، اقوام متحدہ میں ایک قرار داد پیش کی اور وہ پاس بھی ہوئی۔ اس قرار داد کے بارے میں، آپ بلکہ پاکستان کا بچہ بچہ بھی جانتا ہے کہ وہ قرار داد کیا تھی، قرار داد میں کیا تھا، یہی کہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت دیا جائے گا۔ اس وقت کانگرس کی بھی یہی پالیسی تھی اور کانگرس نے باقاعدہ اپنی پالیسی کے مطابق اقوام متحدہ میں قرار داد پاس کروائی کہ وہاں کے عوام کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق دیا جائے، حق خود ارادیت دیا جائے۔ اسی بنیاد پہ یہ قرار داد پاس ہوئی۔

جناب عالی! آج جو صورت حال وہاں پہ موجود ہے ہم سب جانتے ہیں، بلکہ انڈیا بھی اس کا معترف ہے، وہ بھی اس کا اقرار کر رہا ہے، وہ بھی اس سے منکر نہیں ہے کہ وہاں کارگل کی پہاڑی پہ جو قابض ہیں وہ پاکستانی فوجی نہیں ہیں وہ پاکستان کے لوگ نہیں ہیں بلکہ وہ مانتے ہیں کہ یہ پاکستان کی طرف سے ہے اور کبھی اس طرح الزام لگاتے ہیں کہ پاکستان کے فوجی بھی اس میں موجود ہیں یعنی اس حد تک وہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ہمارا area جس پہ ہم نے قبضہ جما رکھا ہے یہ وہی area ہے جس کو ہم خود بھی متنازعہ تسلیم کرتے ہیں، وہی area ہے جس کے بارے میں وہ خود بھی تسلیم کرتے ہیں کہ انہوں نے جا کے اقوام متحدہ میں اس خطے کے بارے میں قرارداد پاس کروائی، اسی خطے کے بارے میں وہ آج بھی اقرار کر رہے ہیں کہ اس خطے میں جو لوگ ان سے جو مورچے چھین کر وہاں بیٹھے ہیں، ان میں پاکستان کے فوجی بھی داخل ہیں یعنی اس لفظ کا مطلب یہ ہے کہ اصل میں لوگ تو کچھ اور ہیں یعنی اگر ان کے الزام کو ہم تسلیم کریں گے تو اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ اصل میں یہ کشمیری مجاہدین ہیں، یہ کشمیر کی عوام ہے، یہ کشمیر کے وہ لوگ ہیں جو اپنے ایک فطری اصولی حق کے

بنے انسانی حق کے لئے لڑتے ہیں جس حق کو پوری دنیا کے دانشور، سیاستدان اور فلاسفر تسلیم کرتے ہیں کہ آزادی انسان کا ایک بنیادی ایک فطری حق ہے اسی کے لئے وہ لڑ رہے ہیں۔

جناب عالی! لیکن جو انڈیا آج شور کر رہا ہے، واویلا مچا رہا ہے، دنیا کو یہ تاثر دے رہا ہے کہ یہ پاکستان ہے اور پاکستان کے فوجی ہیں، یہ پاکستان کا لشکر ہے، پاکستان کے فلاں ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اب انڈیا پوری دنیا اور اپنے عوام کے سامنے کیسے اقرار کرے کہ وہاں تین چار سو مجاہدین نے آ کے چالیس پینتالیس، پچاس کلو میٹر کے علاقے میں، ہمیں بھگا کے وہاں پر قبضہ جمایا ہے، وہ دنیا کو کس منہ سے کہیں گے، یہ تو ان کے لئے شرم کی بات ہے، یہ اس کے لئے انتہائی ناک کٹنے والی بات ہے۔ اب یہ پاکستان کو مورد الزام ٹھہرانے کی جو اصل سازش ہے درحقیقت وہ اپنی اس خفت کو، اس ہزیمت کو، اس رسوائی کو، اس شرمندگی کو اس انداز سے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں کہ پوری دنیا کو یہ تاثر دیں کہ بھئی مجھ سے چند لوگوں نے وہاں علاقہ پر قبضہ نہیں کیا ہے بلکہ پاکستان کی باقاعدہ ایک منظم فوج ہے اس فوج نے ہم پر attack کر کے ہمارا علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے یعنی در اصل وہ اندر سے اپنی ہزیمت کو چھپانے کے لئے، اپنی اس شکست اور رسوائی کو چھپانے کے لئے، اس شرمندگی کو چھپانے کے لئے ایسا کر رہے ہیں کہ اپنے عوام کے سامنے ان کی فوج کی کیا حیثیت رہے گی، فوج اپنے عوام کو کیا کہے گی۔ وہاں انڈیا کے عوام حق بجانب ہوں گے کہ اپنے تیرہ چودہ لاکھ فوج کو کہے کہ تمہیں کیا گولی لگی تھی، تمہیں کیا مار پڑی تھی کہ وہاں چندسو مجاہدین نے آکے تمہاری اتنی زمین پر قبضہ کر کے اور تمہیں بھگا دیا۔ ہم خون پسینے پر تمہیں پال رہے ہیں اور تمہارے لئے دنیا جہاں کا ساز و سامان فراہم کر رہے ہیں۔ اتنی بڑی جمہوریت دنیا میں واویلا کرے کہ ہم اتنا بڑا ملک ہیں اور ممکت ہیں اور اتنی بڑی ہمارے پاس فوج ہے پھر وہ چند مجاہدین کے ہاتھوں اپنی ہزیمت اور شکست کا اقرار کرے پھر اس میں کیا رہے گا۔

اسی لئے وہ پاکستان کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں کہ بھئی ہمارے ساتھ جو کچھ ہوا ہے یہ پاکستان نے کیا ہے جبکہ ہم آج بھی ان کو کھلے چیلنج دیتے ہیں کہ پوری دنیا کا media آ جائے، پوری دنیا کے غیر جانبدار لوگ جائیں وہاں معائنہ کر لیں، صحافی آجائیں، media سے وابستہ لوگ آجائیں، انسانی حقوق سے وابستہ لوگ آجائیں، وہاں پر معائنہ کر لیں، اگر پاکستان کا ایک فوجی اندر گھس گیا ہے تو صحیح ہے کہ پاکستان مورد الزام ٹھہرتا ہے۔ اگر وہاں بیٹھے ان کو بھگانے والے

وہاں کے کشمیری مجاہدین ہیں تو ان کو حق ہے اپنی لڑائی لڑنے کا، ان کو مارنے کا حق ہے، وہ آزادی چاہتے ہیں اور ایک بین الاقوامی اصول کے تحت، ایک مسلمہ حق مانگنے کے لئے وہ لڑ رہے ہیں، یہ ان کا حق ہے اور ہمارا بھی یہ فرض ہے کہ ہم ان کی ہر طرح امداد کریں، چاہے سفارتی ہو، چاہے اخلاقی ہو، چاہے سیاسی ہو، چاہے جو کچھ ہو ہمارا یہ حق بنتا ہے۔ اب خوامخواہ پاکستان کو اس میں ملوث کرتے ہیں۔ کنٹرول لائن کے اس پار پاکستان کی جو فوج ہے وہاں ان کے مورچے ہیں، ان پر جو وہ بمباری کر رہے ہیں، حملے کر رہے ہیں، ان پر میزائل داغتے ہیں یہ اس لئے تاکہ دنیا کو یہ باور ہو کہ ہماری لڑائی کشمیریوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ پاکستان کے ساتھ ہے۔ وہ دنیا کو کیسے یہ بتائیں کہ ہمارے ساتھ کشمیری مجاہدین لڑ رہے ہیں کیونکہ وہ دنیا کو کہہ رہے ہیں کہ کشمیر ہمارا حصہ ہے، کشمیر میں کوئی مسئلہ نہیں، وہاں کوئی گڑبڑ نہیں ہے، کشمیر میں ہمارے خلاف کوئی تحریک نہیں ہے۔ اگر وہ دنیا کو کہیں کہ یہ کشمیری مجاہدین ہیں تو پھر کس منہ سے دنیا کو کہیں گے کہ کشمیر ہمارا حصہ ہے۔ پھر تو ساری دنیا ان کو کہے گی کہ جب کشمیری عوام تمہارے خلاف لڑ رہے ہیں، برسرپیکار ہیں، کفن بردوش ہیں تو تم کس منہ سے کہہ رہے ہو کہ کشمیر انڈیا کا اٹوٹ انگ ہے۔ اپنی اس خفت کو مٹانے کے لئے وہ پاکستان کو ملوث کرنے کی کوشش کرتے ہیں، پاکستان پر حملہ کرتے ہیں تاکہ پاکستان کا کوئی فوجی شہید ہو جائے اور میڈیا پر آ جائے کہ یہ لڑائی پاکستان اور انڈیا کے درمیان ہے، یہ کشمیری مجاہدین اور انڈیا کے درمیان نہیں ہے۔ اس تاثر کو ختم کرنے کے لئے انڈیا یہ چال چل رہا ہے۔

جناب والا! ہم یقیناً اس کی حمایت کریں گے کہ کشمیر میں جو تحریک چل رہی ہے یہ تحریک آزادی ہے اور یہ ان کا حق ہے لیکن افسوس! صد افسوس! کہ دنیا کی اقدار، اخلاقیات، سیاسیات کے پیمانے آج کون بنا رہا ہے اور اقوام عالم کو جو پیمانے دیئے جا رہے ہیں وہ امریکہ دے رہا ہے اور ان کے اخلاق کے پیمانے بھی آپ کے سامنے ہیں اور ان کے صدر کے سکینڈلز پوری دنیا کے سامنے ہیں۔ وہی قوم آج ہمیں انسانی حقوق سکھائے گی، وہی ہمیں تہذیب سکھائے گی، وہی ہمیں راویات سکھائے گی، وہی ہمیں قانون سکھائے گی، وہی ہمیں سیاست سکھائے گی جس کی اپنی اخلاقیات کا دامن پوری دنیا کے سامنے چاک ہو کر، پوری دنیا میں ذلیل ہو کر رہ گیا ہے۔ اپنی ایک ملازمہ کے ساتھ جس سکینڈل میں وہ پھنس گیا، جو حرکت انہوں نے کی، وہ دنیا کے ایک مہذب انسان کے ماتھے پر تاقیامت ایک دھبہ رہے گی۔ کیا یہی اقوام، یہی قومیں

ہمیں تہذیب سکھائیں گی، یہی ہمیں کہیں گے کہ آپ کے ملک میں انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں۔

جناب والا! ہمارا میڈیا سی این این پر' بی بی سی پر وہاں کے بچوں کی لاشیں دکھا رہا ہے۔ جس انداز سے ان کے ٹکڑے ٹکڑے تصویروں میں آ رہے ہیں ' وہاں مردوں کے ساتھ' عورتوں کے ساتھ' بوڑھوں کے ساتھ جس ظلم اور بربریت کا مظاہرہ ہو رہا ہے وہ پوری دنیا دیکھ رہی ہے جناب والا! کشمیر میں جو ظلم' جبر بربریت ' استبداد اور چنگیزیت کا مظاہرہ ہو رہا ہے وہ میڈیا میں آ رہا ہے۔ انسانی حقوق والے کہاں سوئے ہوئے ہیں؟ یہ کہاں ہیں؟ کن غاروں کے اندر گھس گئے ہیں؟ ان کی آنکھوں پر پٹی کیوں بندھی ہوئی ہے؟ وہ یہ نہیں دیکھ رہے؟ پاکستان کو تنبیہ کر رہے ہیں کہ تمہارے ملک میں حقوق پامال ہو رہے ہیں۔ جناب والا! ان کے اپنے مفادات کے پیمانے ہیں' کل کے مجاہد آج دہشت گرد بن گئے۔ یہی اسامہ جو کل سب سے بڑا مجاہد تھا آج جب امریکہ کے مفادات وہاں سے ختم ہوگئے تو وہ آج سب سے بڑا دہشت گرد بن گیا۔ جناب والا! وہ اپنے ذاتی' سیاسی اغراض کے لئے جو پیمانے روز روز بناتے ہیں' روز روز توڑتے ہیں ہم ایسے پیمانوں کو قطعاً نہیں مانیں گے' کشمیر میں جو مجاہد لڑ رہے ہیں وہ برحق ہیں' کشمیر میں عورتوں کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے' یہ انتہائی ظلم ہے۔

آخر میں ایک بات عرض کروں گا کہ کشمیر میں جہاں مجاہد ہوں گے ہم ہرصورت میں ان کے ساتھ ہوں گے اور ان کی جدوجہد کی حمایت کریں گے' برملا کریں گے۔ یہ ہمیں بنیادپرستی کا الزام دیتے ہیں۔ جناب والا! آپ کو پتہ ہے امریکہ اور یورپ میں بنیاد پرستی کا پیمانہ کیا ہے۔ ہمارے ایک دانشور نے ان کے ایک دانشور سے پوچھا کہ آپ بنیاد پرست' fundamentalist کس کو کہتے ہیں۔ اس کا یہ جواب تھا کہ جو شخص بھی اللہ پر عقیدہ رکھے اور ایک الہامی کتاب پر عقیدہ رکھتا ہو اس کو ہم بنیاد پرست کہیں گے' یہ ہمارے اصول کے مطابق دہشت گرد بھی ہے۔ اگر یہ بنیاد پرست دہشت گرد ہیں تو ہم بنیاد پرست بھی ہیں' دہشت گرد بھی ہیں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میاں رضا ربانی۔

Mian Raza Rabbani: Sir, I like to point out to you that the important debate on National Security is taking place and the House is

functioning without a single Minister and apart from that there are not more than half a dozen members on the treasury benches.

یہ ان کا interest national security matters کے ساتھ show کرتا ہے۔ یہ کتنے مخلص ہیں اور کتنے سنجیدہ ہیں کارگل situation کے اوپر۔ وہ اس سے بالکل ظاہر ہو رہا ہے کہ ایک منسٹر بھی سرکاری بنچوں پر نہیں بیٹھا ہوا ہے۔ اس پر ہم ایک منٹ کا ٹوکن واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس موقع پر اپوزیشن کی تمام جماعتوں نے واک آؤٹ میں حصہ لیا اور ایک منٹ کے بعد دوبارہ ہاؤس میں واپس آ گئے)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب چیئرمین! میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے اس اہم موضوع پر مجھے اظہار خیال کا موقع دیا۔ آج پاکستان جس دور سے اور جس وقت سے گزر رہا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی نازک اور اہم موقع ہے اور ساری قوم کے لئے اس وقت لمحہ فکریہ بھی ہے اور یکجا ہونے کی ضرورت ہے۔ جناب والا! کارگل کی جو صورتحال ہے وہ کیسے پیدا ہوئی، کیوں پیدا ہوئی، کس طرح پیدا ہوئی وہ آپ سے مخفی نہیں ہے۔ وہ ساری دنیا سے مخفی نہیں ہے اور پاکستان کے عوام سے بھی مخفی نہیں ہے۔ جناب والا! آپ کو یاد ہے کہ جب پاکستان بنا اور کشمیر پر ناجائز قبضہ ہوا اور وہ قبضہ کس نے کیا تھا۔ وہ ہندوستان نے کیا تھا۔ اس تمام معاملے پر میرا عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جو بھی صورتحال پیدا ہوئی ہے یہ ہندوستان کی پیدا کردہ صورتحال ہے اور ۵۰ سال سے مسلسل یہ صورتحال پیدا ہو تی رہی اور آخر ایک وقت آتا ہے جب اس صورتحال کو face کرنا پڑتا ہے۔ ہندوستان کا وادی کشمیر پر ناجائز قبضہ سب سے بڑی وجہ تھی کہ جس کی وجہ سے آج یہ صورتحال پیدا ہو ئی ہے۔

جناب والا! کشمیریوں کے تحریک آزادی کو جس طرح دبایا گیا۔ جس طرح کچلنے کی کوشش کی گئی۔ ۵۰ برس کچلنے کی کوشش کی گئی۔ وہ بھی اسی بات کی ایک کڑی ہے جس کی وجہ سے آج یہ صورتحال پیدا ہوئی ہے۔ یہ تحریک کس کی ہے؟ یہ تحریک ان کشمیریوں کی ہے ' یہ ان مظلوم لوگوں کی تحریک ہے جنہوں نے ۵۰ سال تک جبر و استبداد میں یہ زندگی گزاری اور اپنی آزادی کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔ جناب والا! یہ کہنا بہت آسان ہے کہ اس میں پاکستان اور

اس کی افواج ملوث ہیں یہ جناب والا درست بات نہیں ہے۔ جناب والا! United Nations Resolutions کو لیجئے وہ کب پاس ہوئے تھے۔ اگر ۵۰ سال پہلے پاس ہوئے ہوں، آپ نے پاس کروائے ہوں یا انہوں نے۔ یہ وعدہ کیا گیا ہو کہ ایسا ہم کریں گے اور ۵۰ سال تک اگر آپ نہ کریں تو اس کا نتیجہ یہی نکلے گا جو کہ آج کارگل کی صورت میں نکلا ہے۔ اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تمام مجاہدین کو مارنا، انہیں crush کرنے کی کوشش کرنا ٹھیک نہیں کیونکہ جتنا بھی اس چیز کو دبائیں گے وہ ابھرے گی۔ تحریک آزادی کا یہ اصول ہے کہ جتنا بھی آپ اسے دبائیں گے اتنی زیادہ ابھرے گی۔ تو یہ تمام چیز جو ہے یہ کشمیریوں کی جد و جہد آزادی ہے جو آج کارگل کی شکل میں سامنے آئی ہے۔ جس میں جناب والا، ملوث کرنا پاکستان کو یا اس کے افواج کو، یہ درست نہیں ہے۔ ہاں! ہماری ہر قسم کی اخلاقی امداد، ہر حکومت اور ہر دور میں ان کے ساتھ رہی ہے اور انشاء اللہ رہے گی۔ لیکن یہ بات غلط ہے کہ کوئی کہے کہ یہ پاکستان کی جنگ ہے۔ پاکستان کو اگر اس جنگ میں ملوث کیا جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ذمہ داری بھی ہندوستان پہ ہو گی۔

جناب والا! افغانستان کی جنگ ہمارے سامنے ہے، اس کی جنگ کس نے لڑی۔ ان مجاہدین نے لڑی۔ پاکستان کی جنگ ان مجاہدین نے جیتی۔ وہاں سے روس کو بھگایا اور آج افغان اپنا ملک لئے ہوئے ہیں۔ اسی طرح یہ حق جو ہے یہ حق ہر قوم کا ہے۔ کشمیریوں کا بھی یہ حق ہے کہ اپنے لئے جنگ آزادی لڑیں اور وہ لڑ رہے ہیں۔ لیکن اس میں پاکستان کو ملوث کرنا میرے خیال میں نا اخلاقی طور پر، نہ سیاسی طور پر درست ہے۔

جناب والا! کہا گیا ہے کہ public opinion اور جو world opinion ہے وہ ان کے خلاف چلا گیا ہے۔ ہمیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ world opinion جو ہے وہ کس طرح خلاف چلا گیا ہے۔ امریکہ کا جرنیل یہاں بات کرنے کے لئے آتا ہے، چین کا بیان جو ہم نے پڑھا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ چین سے جلدی آ رہے ہیں۔ وہ تو جناب والا! arrangements ہوتے ہیں۔ اپنا پروگرام ہوتا ہے۔ لیکن چین کی امداد کا بھی بیان آیا ہے۔ وہاں سے وہ جرنیل یہاں آیا ہے۔ G-8 کا resolution اور بیانات بھی آپ نے پڑھے ہیں۔ کہاں سے یہ تاثر لیں کہ world opinion جو ہے وہ موجودہ حکومت کی پالیسیوں کے برعکس ہے۔ جنگ روکنے کے سلسلے میں کونسی کوشش ہے جو پاکستان کی موجودہ حکومت نے نہیں کی۔

جناب والا! سب سے پہلے initiative میاں محمد نواز شریف، وزیر اعظم نے سرتاج عزیز کو دلی بھیج کر نہیں لیا تھا۔ سرتاج عزیز کو کہا تھا کہ وہاں جا کر ہم مفاہمت کی ٹیبل پہ بیٹھنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم باہمی گفت و شنید کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کونسا میاں محمد نواز شریف کا بیان ہے جس میں انہوں نے بار بار یہ نہیں کہا کہ ہم مفاہمت کی ٹیبل پہ بیٹھنے کے لئے اور ہم اس کا حل نکالنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن ہندوستان کی ہٹ دھرمی ہے کہ وہ اس بات پہ نہیں آتا۔

لاہور کی میٹنگ کا جناب والا! کس نے آغاز کیا تھا۔ موجودہ حکومت نے آغاز کیا تھا۔ مفاہمت کی کب کوشش نہیں کی تھی۔ دوسرے ممالک کو اب ایلچی بھیجے ہیں تو موجودہ حکومت نے بھیجے ہیں۔ اسی غرض کے لئے بھیجے ہیں اور یہی بات وہاں راجہ صاحب بھی بیان فرمائیں گے کہ موجودہ حکومت اور ہم peaceful settlement چاہتے ہیں۔ لیکن اگر یہ کہا جائے اور پاکستان کو یہ مجبور کیا جائے کہ وہاں سے اپنی حدود میں ان کی امداد کرنی چھوڑ دیں۔ یہ جو تحریک آزادی ہے اس کی ہم اخلاقی امداد کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ اور جناب والا صرف حکومت نہیں کرتی بلکہ ساری قوم ان کی حمایت کرتی ہے۔ تو میں جناب والا۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ صرف دو گزارشات کرنا چاہتا ہوں میں ایک تو اقوام متحدہ اور ان اداروں سے اس فورم سے میں یہ اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس معاملے کی سنگینی کو تو سمجھتے ہیں لیکن حل کی طرف کوئی نہیں آتا۔ انصاف کی طرف کوئی نہیں آتا۔ اگر پچاس سال سے آپ نے ان قرار دادوں پہ عملدرآمد کرانے کی کوشش نہیں کی تو خدارا! اب کوشش کیجئے کہ اقوام متحدہ جو ہے وہ ان قرار دادوں پہ عملدرآمد کرا کے کشمیریوں کو حق خود ارادیت دلائے اور دوسرے تمام political parties اور leaders کو یہ اپیل کروں گا کہ بجائے اس بات کے کہ اپنی کمزوریوں کی نشاندہی کریں۔ اور دوسروں کو بات کرنے کا موقع دیں کہ پاکستان کے اندر یہ اعتراض ہو رہے ہیں۔ پاکستان کے اندر یہ بات ہو رہی ہے۔ خدارا! یہ نہ کیجئے اس وقت لمحہ فکریہ ہے اور اس وقت full support کے ساتھ یکجہتی پیدا کیجئے۔ اور اس یکجہتی سے اس بحران سے اور اس مشکل سے ملک کو نکالیئے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ ' رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Sir, I am grateful to you that you have given me an opportunity to speak on this very important question. At the very outset, let me make it abundantly clear, that as far as the question of Indian aggression is concerned, as far as the question of violation of the Line Of Control is concerned, as far as the question of artillary fire on innocent school children and civilians is concerned and as far as the question of the violation of the Pakistan's air space is concenred, the Opposition in unequivocal terms strongly condemns such attempts made by India.

We also believe that as far as the question of the defence of the territorial integrity of Pakistan is concerned we are confident and have confidence in the Armed Forces of Pakistan to meet the challenge. But unfortunately, sir, the matter does not end there. Unfortunately, in today's conflicts of world, the matter does not rest with the battle field alone ,there are two other fields that is the political field and the international field. The Government, the Prime Minister Nawaz Sharif has totally failed and we say this in no mixed term. Internally this Government has failed to create a national consensus to stop the rain of oppression and suppression against federating units and against the political parties. And internationally this Government has taken Pakistan into a state of total isolation. It has taken Pakistan to a state where traditionally historic friends of Pakistan, who at every juncture in Pakistan's critical history have stood and withstood the test of time, today even they are silent , even today they are adopting a neutral posture. It is most unfortunate, sir that the future of the country is at stake on vital national security

matters. But yet, the nation and the parliament has not been taken into confidence by the regime.

It is unfortunate sir, that this regime has failed to take Parliament and the people into confidence. The people of Pakistan, whose future is at stake, whose generations future is at stake, they are at the mercy of tit bits of news that appear in the news papers, but the Government remains quiet. The Prime Minister, who otherwise at the drop of the head wants to address the nation, never came on national TV or Radio to take the people of Pakisatn into confidence. When the Kargil situation was reaching at its boiling point, the Senate of Pakistan was in session, but he never bothered to come here and take the Senate into confidence. And that is evident from the facts, that apart from the two Ministers, not a single Minister is present on such a vital debate despite the fact that the National Assembly has been adjourned. The National Assembly was in session. What was prohibiting the Pime Minister from going to the National Assembly and making a clear cut statement on the floor of the National Assembly as to what is his policy, as to what is his Government's policy. But he didn't do it deliberately. He didn't do it on purpose and the purpose and deliberate action was that he didn't want his business interests, his Sugar interests in India to be affected by any statement that he might make. Sir, through the press, is it not an irony of fate that President Clinton writes to the Prime Minister of Pakistan and the people of Pakistan don't know about it from their own Government but have to hear about it from International press. Sir, I will not waste too much of your time but I would just put 10 to 12 questions to this Government, to this regime and I would ask them to give answer to those questions and the people of Pakistan and the Parliament of Pakistan has a right to

have an answer to those questions.

The first question is sir, that what was contained in the letter written by President Clinton and what was the Telephonic conversation between the Prime Minister and President Clinton? Question No.2. what transpires in the telephonic conversation between the Prime Minister and the British Prime Minister Tony Blair? The nation knows nothing about it. Question No. 3. that what was the telephonic conversation the Prime Minister had with Senator Hank of the United States of America? Question No. 4. what was the telephonic conversation that took place between the Prime Minister and Indian Prime Minister? The nation has a right to know that what wind turned in this telephonic diplomacy? The national security is at stake. Pakistan's position is at stake, why are the people of Pakistan the last to know. Question No. 6. , give us your interpretation of the G-8 statement. The State Department of the United States has clearly said that the interpretation given by the Foreign Office of Pakistan to the G-8 statement is incorrect, what is the pressure that the G-8 is exerting upon you, the people of Pakistan have a right to know. Question No. 9 is,and this is a very intriguing question that Mr. Niaz A. Naik is representing. The Foreign Office says, he has nothing to do with us. Sir, this is the Parliament of Pakistan, the sovereign people of Pakistan, do they think that the people are that stupid that an ordinary citizen of Pakistan in this high-toned tension time can go to India and have an audience with the Prime Minister of India and Foreign Office can wash it and clean it. For God's sake, don't insult the intelligence of the people of Pakistan. To that extent come clean and tell the people of Pakistan as to what was the mission of Niaz A. Naik.

Question No. 10, that what is the pressure that the High Commissioner

of the United Kingdom to New Delhi is speaking about and which is reported in the press of the 23rd of June, in which he says that my government has exerted pressure on the Pakistan Government. The People of Pakistan sir, have a right to know as to what that pressure is? Then sir, the people of Pakistan have a right to know, these are nine basic questions, that the people of Pakistan would like to know and yes, the most important question, that just prior to your flying to China, you had said that you are going on six days official state visit. Why is it that you are received by the Deputy Foreign Minister, why is it that you cut short your visit by two days, that you only have your visit for two days and you come scuttling back to Pakistan.

The people of Pakistan have a right to know, we are talking sir, I am seeing your impatience, I just take two more minutes and then I will wind up. The people of Pakistan, we are talking about the isolation of Pakistan, is it not a fact sir, that the Prime Minister wrote to the UN Secretary General and asked him to send his representative here in connection with the Kargil situation and United States failed to respond it? Is it not a fact sir, that OIC has not moved in the manner that it used to move? Why, because Pakistan's isolation internationally is complete. In the end sir, I would like to say why should not Pakistan's isolation in the international community be complete under such a regime? Because of the regime of a Prime Minister who fails to take his people into confidence, who fails to take Parliament into confidence, who fails to take his own Cabinet into confidence, the Kargil situation arrived and there was no Cabinet Meeting.....

Mr. Deputy Chairman: Thank you.

Mian Raza Rabbani: One minute, I am just winding up. And there was no Cabinet Meeting on the 3rd of June after sixty days and prior to that Cabinet Meeting it has been decided that the Foreign Minister will go and visit India. He had spoken to the Indian Prime Minister, Cabinet is not taken into confidence, and if Cabinet, the Nation and the Parliament are not taken into confidence, how could they be taking Pakistan's friends into confidence? Thank you sir.

Mr. Deputy Chairman: Raja Aurangzeb.

راجہ اورنگ زیب، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب! میں اپنے دوستوں کے خیالات سننے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ شاید کچھ ایسے حالات و واقعات رونما ہوئے ہیں جن پر ان کی گہری نظر نہیں ہے۔

جناب والا! یہاں پر یہ تو کہا گیا کہ ٹونی بلیئر کے ساتھ وزیراعظم پاکستان کی کیا بات ہوئی، بل کلنٹن کے ساتھ کیا بات ہوئی اور دیگر جو دوسرے ممالک کے راہنما، سیاسی لیڈر ہیں ان کے ساتھ کیا بات ہوئی ۔ میں اس ضمن میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ محمد نواز شریف وزیراعظم پاکستان نے جب بھی بل کلنٹن یا ٹونی بلیئر یا کسی بھی ملک کے سربراہ کے ساتھ جب کشمیر کے مسئلے پر بات کی تو انہوں نے ہمیشہ کشمیر کے موقف کو اجاگر کیا اور کشمیر کے اندر مقبوضہ کشمیر کے مسلمان بھائیوں پر ہندوستان کی طرف سے پچاس سال سے ڈھائے جانے والے ظلم و تشدد کو اجاگر کیا ہے۔

جناب والا! میں کارگل سے بات شروع کرتا ہوں کہ آج دنیا کے ان تمام ممالک نے کارگل کی صورت حال کو سنا، دیکھا اور اس کے موقف کو تسلیم کیا۔ کارگل کا جو مسئلہ ہے وہ صرف کارگل کا ہی مسئلہ نہیں، ہم تو یہ کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ پورے مقبوضہ کشمیر کا مسئلہ ہے۔ ہم جب بات کرتے ہیں تو کارگل کی بات نہیں کرتے، کارگل تو ایک ٹکڑا ہے مقبوضہ کشمیر میں جہاں مجاہدین نے جنگ آزادی لڑتے ہوئے، وہاں کی چوٹیوں پر قبضہ کر کے ہندوستان کی رسد کو، ہندوستان کی لائن کو، ہندوستان کی سڑک کو بلاک کر دیا ہے، شہ رگ کو بلاک کر دیا ہے۔

کارگل ہندوستان کی شہ رگ ہے اور مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں نے ہندوستان کی شہ رگ پر ہاتھ رکھا ہوا ہے۔

محترم جناب چیئرمین صاحب! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے کبھی پہل نہیں کی۔ آپ پچھلی جنگوں کی تاریخ دیکھ لیں کہ جب کبھی بھی پہل ہوئی تو ہندوستان کی طرف سے ہوئی۔ انڈیا نے ہمیشہ پہل کی ہے، خواہ وہ پاکستان کے بارڈر کی طرف سے ہو یا وہ لائن آف کنٹرول کی طرف سے ہو۔ پاکستان کی فوجیں لائن آف کنٹرول کے اس پار آزاد کشمیر کے علاقے میں ہیں جب کہ آزاد کشمیر کے اس طرف بھارت کے مقبوضہ علاقے میں جو کشمیر ہے وہاں پر بھارتی حکومت حکمرانی کر رہی ہے، مسلمانوں کو دبا رہی ہے، مسلمانوں پر ظلم و تشدد کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین صاحب! یہاں پر یہ بھی کہا گیا کہ وہاں پر جو ہندوستانی مارے گئے ان کی ماؤں نے، ان کی بیویوں نے، ان کی بیٹیوں نے ٹی وی پر انٹرویو دیا اور ٹی وی پر انہوں نے واویلا مچایا۔ لیکن جناب والا! آپ گزشتہ پچاس سال کی تاریخ دیکھیں کہ کشمیر کے اندر آئے دن ہزاروں اور لاکھوں مسلمان آزادی کشمیر کی جنگ لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ کیا ان کی مائیں، بہنیں اور ان کے بیٹے یتیم نہیں ہوئے؟ کیا ان کی ماؤں کے سر سے دوپٹہ نہیں اترا؟ کیا ان کی عورتیں بیوہ نہیں ہوئیں؟

جناب والا! ایک طرف تو یہ بات کی جاتی ہے لیکن دوسرے پہلو کو بھی سامنے رکھا جائے۔ میں تھوڑا وقت لوں گا چونکہ اور دوستوں نے بھی بولنا ہے لیکن جناب والا! وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف صاحب نے G-8 ممالک کو جو خطوط لکھے، اس سے پہلے کا رویہ آپ دیکھیں، G-8 ممالک کا اور وزیر اعظم کے خط لکھنے کے بعد ان کا یہ رویہ دیکھیں۔ اب ان کا رویہ پاکستان کے حق میں ہے پاکستان کے موقف کی تائید کرتا ہے ہندوستان کے موقف کو انہوں نے رد کیا ہے۔ اس کے بعد میں یہ بھی یہاں پر کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ سب جانتے ہیں کہ ہندوستان کی حکومت نے پی ٹی وی کی نشریات پر پابندی لگا دی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے ہماری حکومت نے تو ہندوستان کے الیکٹرانک میڈیا پر کوئی پابندی نہیں لگائی۔ ہم ساری خبریں سنتے ہیں۔

جناب والا، یہ پہلا موقعہ ہے کہ پاکستان کے بھرپور موقف کو ہمارے ذرائع ابلاغ کی طرف سے ملک کے اندر اور دنیا کے سامنے نشر کیا گیا اس کے بارے میں صرف یہ کہوں گا کہ

پاکستان پی ٹی وی کے جو ہمارے وزیر نشریات ہیں وہ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے کشمیر کے موقف کو پاکستان کے میڈیا پر اس بھرپور انداز سے پیش کیا۔ اور آج اکثر لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہندوستان ظلم و تشدد کر رہا ہے۔

(مداخلت)

راجہ اورنگزیب، جناب والا! پاکستان نے پہلی بار اپنی پچاس سالہ تاریخ میں کشمیر کے مسئلے کو اس طرح سے اجاگر کیا ہے۔ جو عالمی طاقتیں ہیں انہوں نے بھی کشمیر کے مسئلے کو مانا ہے۔ جناب والا، ہمارے ملک کے اندر ہمارے سیاسی اختلاف ہو سکتے ہیں لیکن اس مسئلے پر میں سمجھتا ہوں کہ کسی جماعت کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ جبکہ ہندوستان کے اندر ان کی پارٹیوں نے ہندوستان کی حکومت اور واجپائی کی بھرپور مذمت کی ہے اور واجپائی کو یہاں تک کہا گیا کہ آپ نے کارگل کے مسئلے کو اٹھا کر دنیا کو کشمیر کے مسئلے پر دوبارہ جگایا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، جی ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔ آپ کے پاس دس منٹ ہیں، کافی لوگ بولنے والے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، جناب چیئرمین، یہ جو مسئلہ آج اس معزز ایوان میں درپیش ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ جن crises سے ہم آج گزر رہے ہیں یہ ان تمام crises سے زیادہ اہم تر crises ہیں۔ اس موجودہ حکومت کے دوران کافی اندرونی crises بھی رہے ہیں۔ لیکن اب جو بین الاقوامی طور پر ہم الجھن میں مبتلا ہوگئے ہیں مشکلات سے دوچار ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر ہمیں سنجیدہ طور پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اور موجودہ صورتحال کی سمجھداری کے ساتھ تجزیہ کرنے کی، نہ صرف گورنمنٹ بلکہ اپوزیشن کو بھی ضرورت ہے۔

صورتحال عجیب و غریب اس طرح سے ہوئی ہے کہ چند ماہ پہلے یہاں لاہور ڈیکلریشن کے ذریعے ایسی باتیں ہو رہی تھیں۔ جو ہمارے درمیان متنازعہ امور ہیں بشمول کشمیر اس کو مذاکرات کے ذریعے حل کرنے کی باتیں ہو رہی تھیں کہ مذاکرات کے ذریعے یہ دونوں ہمسایہ ممالک، بھارت اور پاکستان، اس کو حل کریں اور اس کی عوام کے اندر بھی پذیرائی ہوئی کہ ہم اپنے تمام متنازعہ امور جنگ کی بجائے مذاکرات کے حل کریں، تین چار بڑی جنگیں لڑی جا چکی ہیں اب ہم مذاکرات کی میز پر ان مسئلوں کو حل کریں گے ایک ماحول اس طرح سے بن گیا تھا۔ لیکن ابھی چند ماہ

بھی نہیں گزرے ہیں کہ اب جو صورتحال ہے' ایسی کشیدہ ہے جس سے نہ صرف ملک کے عوام پریشان ہیں' بلکہ دنیا کے اندر جو بین الاقوامی امن کروانے والے لوگ ہیں' تمام ممالک کے اندر' تمام قوموں کے اندر امن اور آزادی کے جو خواہاں ہیں' خوشحالی کے خواہاں ہیں وہ بھی پریشان ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ حکومت کو عوام کو اعتماد میں لینا چاہیئے۔ پارلیمنٹ کو اعتماد میں لینا چاہیئے۔ جو اپوزیشن میں ہیں ان کو اعتماد میں لینا چاہیئے۔ میری نظر میں ان ساری چیزوں کا فقدان ہے۔ نہ پارلیمنٹ کو اعتماد میں لیا جا رہا ہے' نہ اپوزیشن کو اعتماد میں لیا جا رہا ہے کیونکہ جن جماعتوں کی پارلیمنٹ میں نمائندگی نہیں ہے۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ ایسے crisis کے موقعہ پر حکومت کو آل پارٹیز کانفرنس کرنے کی ضرورت تھی کہ عوام کو اور دوسری سیاسی جماعتوں کو جن کا عوام کا اندر ایک اثر و رسوخ ہے اعتماد میں لینا چاہیئے تھا اور نہ صرف یہ بلکہ بین الاقوامی طور پر بھی ہماری یہ ساری پالیسیاں ہونی چاہییں تھیں کہ ہم اپنے دوست ممالک کو اور جو بین الاقوامی رائے عامہ ہے اس کو بھی اپنے نقطہ نظر سے واقف کرنے کی ضرورت تھی ان کو بھی اعتماد میں لینے کی ضرورت تھی۔

تیسری جو سب سے اہم بات ہے وہ یہ ہے کہ یہ جو محاذ آرائی ہے خود ملک کے اندر' حکومت اپوزیشن کے ساتھ ملک کے اندر جس طرح سے سلوک کر رہی ہے ایسے موقعہ پر اس سے گریز کرنے کی ضرورت تھی۔ یعنی محاذ آرائی کی بجائے' سیاسی اداروں کے ساتھ یا اپوزیشن کے ساتھ ایک مفاہمانہ پالیسی اختیار کرنے کی ضرورت تھی۔ آج یہ ساری چیزیں ہمیں نظر نہیں آرہی ہیں اور حکومت میرے جیسے ایک ادنٰی کارکن کی نظر میں بھی اس مسئلے پر تذبذب کا شکار ہے اس کی بھی کوئی واضح پالیسی نظر نہیں آرہی کہ وہ کیا کرنا چاہ رہے ہیں۔ ویسے تو وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے کارگل سیکٹر کے ذریعے' یا ایٹمی دھماکے کے ذریعے' ہم نے کشمیر کے مسئلے کو اور اجاگر کیا ہے اور اس کو بین الاقوامی طور پر اہمیت ملی ہے لیکن اصل صورتحال ہمارے اور آپ کے سامنے ہے' اس ملک کے چودہ کروڑ عوام کے سامنے ہے وہ اس کی غمیازی نہیں کرتی۔ اصل صورت حال یہ ہے کہ ہم ایک تذبذب کے شکار ہیں' ہماری اپنی پالیسی واضح نہیں ہے' بین الاقوامی طور پر' یہ گلے کی بات نہیں ہے' شکایت کی بات نہیں ہے' یہ تنقید کی بات نہیں ہے' حقائق یہ ہیں کہ آج ہم ساری دنیا میں اکیلے ہیں' بین الاقوامی رائے عامہ ہمارے حق میں نہیں ہے۔ آج بین الاقوامی رائے عامہ بھارت کے حق میں ہے۔ پاکستان کے حق میں نہیں ہے۔ ہماری سفارتی کوششیں

بھی اتنی تیز تر نہیں ہوئیں جس سے ہم نے اس کو بدلنے کی کوشش کی ہو۔ اور تو چھوڑیں جناب چیئرمین، جو ہمارے دوست ممالک ہیں، سعودی عرب جیسے ملک مثال کے طور پر چین جیسا ملک، ایران جیسا ملک ان ممالک نے بھی ہمارے بارے میں ایک لفظ تک نہیں کہا۔ ہمارے موقف کی واضح طور پر کسی نے حمایت نہیں کی۔ یقیناً یہ ایک بہت بڑی پریشان کن صورتحال ہے اور یہ جو چین کا دورہ مختصر کیا گیا ہے اس کی بھی حکومت کو وضاحت کرنی چاہیئے۔ پریس کے ذریعے، اخبارات کے ذریعے باتیں سامنے آتی ہیں کیونکہ حکومت حقائق تو ہمیں نہیں بتاتی، پریس کے ذریعے جو باتیں ہمارے سامنے آئی ہیں اس سے وہ پذیرائی جس کی ہمیں چین جیسے دوست ملک سے توقع تھی وہ ہمیں نہیں ملی ہے وہ بھی حکومت کو واضح کرنی چاہیئے اور اب جو دورہ مختصر ہوا ہے اس کی بھی کم از کم اس معزز ایوان میں وضاحت کرنی چاہیئے۔ سب سے اہم تر بات ہے جس پر میں زور دوں گا کہ حکومت وقت کیا کرنا چاہتی ہے، حکومت وقت بیک وقت اندرونی محاذ پر بھی کشیدگی پیدا کر رہی ہے، اندرونی محاذ سے میری مراد ملک کی جو معاشی حالت، ملک کے اندر جو بدحالی ہے، ملک کے اندر اپوزیشن کو جو کچلنے کی پالیسی ہے، یک طرفہ احتساب ہے یہ ساری چیزیں دہشت گردی ہے، امن و امان کی صورتحال ناگفتہ بہ ہے، مہنگائی آسمان سے باتیں کر رہی ہے، بے روزگاری انتہا کو ہے، عروج کو ہے ان مسائل کی طرف بھی کوئی توجہ نہیں ہے۔

جناب والا، جب آپ اندرونی محاذ پر توجہ نہیں دیں گے۔ ملازمین اپنی جگہ پر پریشان ہیں، تنخواہیں برائے نام ہیں اور جو اضافہ کیا گیا ہے وہ بھی ایسے ہی ہے۔ اس کا کوئی خاطر خواہ اضافہ نہیں ہے۔ بجائے running پر اضافہ کرنے کے وہ initial پر دے رہے ہیں۔ پچیس سال ملازمت کرنے والے ملازمین کا دوسو، ڈھائی سو روپیہ بھی نہیں بنتا۔ پچیس فیصد اضافہ کرنے کے باوجود ان کو دو سو ڈھائی سو روپیہ بھی نہیں بنتا اس لئے کہ انہوں نے initial پر دیا ہے۔ مقصد کہنے کا یہ ہے یہ ساری باتیں جس کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے کہ ہماری اندرونی صورت حال ناگفتہ بہ ہے۔ وہ اسطرح کی نہیں ہے کہ بین الاقوامی سطح پر کوئی محاذ آرائی اپنے لئے لیں۔ میرے جیسے کارکن کا نقطہ نظر یہ ہے کہ اپنے ملک کے اندر، اپنے حزب اختلاف کو اعتماد میں لیں، اپوزیشن کو اعتماد میں لیں۔ آل پارٹیز کانفرنس بلا کر عوام کو اعتماد میں لیں اور بین الاقوامی طور پر اپنی سفارتی کوششیں تیز کریں تاکہ یہ جو صورتحال ہمیں درپیش ہے اس میں ہم بین الاقوامی رائے عامہ کے ذریعے، پرامن مذاکرات کے ذریعے حل کرنے کی طرف بڑھیں اور ہماری جو سفارتی کوششیں ہیں اس

کا خاطر خواہ نتیجہ نکلے۔ ظلم کی بات ہے کہ ہم نے اپنا وزیر خارجہ دہلی بھیجا اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا اور جب ہم آوازیں بلند کر رہے ہیں کہ کوئی سفارتی کوششیں بین الاقوامی طور پر ہوں تو وہ بھی ہمارے اور آپ کے سامنے ہیں۔ یعنی حد یہ ہے کہ اخبارات میں اس بات کو بہت اچھالا گیا کہ ہمارے وزیراعظم اور صدر کلنٹن کے درمیان ملاقات کا اہتمام ہو رہا ہے۔ ابھی تک اس کی سیاہی خشک نہیں ہوئی اس کی تردید ہوئی ہے کہ کوئی ایسی ملاقات نہیں ہے۔ ہم نے جو کوشش کی ہے کہ یو این او اس مسئلے پر دلچسپی لے انہوں نے بھی ہمیں کوئی اہمیت نہیں دی۔ نہ دوست ممالک ہماری بات کو اہمیت دے رہے ہیں۔ نہ بین الاقوامی رائے ہماری باتوں کو اہمیت دے رہی ہے۔ نہ یو این او ہماری طرف متوجہ ہے اور ہماری حالات یہ ہے، ہمارے ملک کی کیفیت یہ ہے کہ ہمیں خود ملک کے عوام نہیں سمجھ سکے کہ ہمارے ملک کے جو لیڈر ہیں، ہمارے ملک کی جو قیادت ہے، حکومت جس کو ہم کہتے ہیں وہ کس طرف ہمیں لے کر جا رہی ہے۔ آیا مذاکرات کے ذریعے اس مسئلے کو حل کرنے کی طرف لے کر جا رہی ہے یا محاذ آرائی کی طرف۔ جب آپ اپنے عوام کو اعتماد میں نہیں لیں گے اور آپ ایک واضح پالیسی اختیار نہیں کریں گے تو کس طرح سے ہم اپنے مقصد کو حاصل کر پائیں گے۔

ہمارے مقابلے میں بھارت کی پالیسی واضح ہے، ساری دنیا کے اندر واضح ہے ہم بھی سمجھتے ہیں کہ دو ٹوک انہوں نے بات کی ہے کہ یا تو پاکستان یہ علاقہ خالی کرے، جو بین الاقوامی طور پر وہ رائے بنا رہے ہیں، ورنہ ہم اس کے لئے جنگ بھی کر سکتے ہیں۔ جناب والا! کم از کم ہماری حکومت کو کوئی واضح پالیسی اختیار کرنا چاہیئے، اپنی عوام کو اعتماد میں لینا چاہیئے اور میں ان کو یہ مشورہ دوں گا اپنی پارٹی کی طرف سے، بلوچستان نیشنل موومنٹ کی طرف سے، ایک ادنیٰ سیاسی کارکن کی طرف سے کہ ہمارے ملک کے بہترین مفاد میں ہے کہ ہم سفارتی ذرائع کو بھرپور انداز سے استعمال کر کے انڈیا کو مجبور کریں کہ وہ مذاکرات کی میز پر آئیں اور تمام امور بشمول کشمیر پرامن مذاکرات کے ذریعے حل کرنے کی طرف بڑھیں اسی میں ہماری بھلائی ہے، اسی میں ہمارے ملک کا مفاد ہے۔ ہمارے قومی مفادات کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنی سفارتی کوششیں تیز کر کے بین الاقوامی سطح پر ایسی رائے عامہ بنانے میں کامیاب ہو جائیں کہ دنیا انڈیا کو مجبور کرے کہ پاکستان اور انڈیا مل کر مذاکرات کے ذریعے تمام امور کو، بشمول کشمیر کے حل کرنے کی طرف بڑھیں۔ اس کے علاوہ جو بھی راستہ ہم اختیار کریں گے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے تباہی بربادی

سے علاوہ ہمیں کچھ نہیں ملے گا۔ انہی گزارشات کے ساتھ میں حکومت سے امید رکھوں گا، توقع رکھوں گا کہ وہ ہمیں اعتماد میں لینے کے لئے، پوری سینٹ کو اعتماد میں لینے کے لئے ایک بہت واضح حکمت عملی اور پالیسی بیان دیں گے۔ شکریہ جناب۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ شکریہ۔ جناب بزنجو صاحب۔

جناب محمد طاہر بزنجو۔ جناب چیئرمین! اس کے بارے میں بہت کچھ کہا گیا ہے، میں اس میں یہ اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک کی سرحدوں پر ایک بار پھر جنگ کی صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔ بھارتی افواج کارگل سیکٹر سے جموں سیکٹر تک فوجی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ یاد رہے کہ ہم اس سے پہلے بھی تین جنگیں لڑ چکے ہیں اور ان تین جنگوں سے ہمیں کیا ملا ہے؟ صرف تباہی و بربادی، بیروزگاری، انتقام، محاذ آرائی اور یوں ہم بین الاقوامی مالیاتی اداروں کے چنگل میں پھنستے رہے اور آج صورتحال یہ ہے کہ دونوں ممالک کے بجٹ کا ایک بہت بڑا حصہ ڈیفنس اور سود کی ادائیگی پر خرچ ہو رہا ہے۔ دوسری طرف غربت، جہالت اور بیروزگاری دونوں ممالک میں اپنے نقطہ عروج پر ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ایسی صورتحال میں جب دونوں ممالک ایٹمی طاقت بن چکے ہیں، یہ بات واضح اور صاف ہے کہ اب ہم بزور طاقت وشمشیر ایک دوسرے کو فتح نہیں کر سکتے۔ اس لئے دانشمندی کا تقاضا ہے کہ کشمیر کے مسئلے کو اقوام متحدہ کی قراردادوں، شملہ معاہدہ اور اعلان لاہور کی روشنی میں حل کیا جائے۔ بھارتی وزیراعظم جواہر لعل نہرو نے 1948ء میں اقوام متحدہ کی یہ شرط تسلیم کی تھی کہ ریاست جموں وکشمیر میں اقوام متحدہ کی نگرانی میں استصواب رائے کرایا جائے۔ ہم جنگ نہیں چاہتے اور جناب چیئرمین! کوئی بھی ذی شعور شخص جنگ کی حمایت نہیں کر سکتا۔ اس لئے بین الاقوامی برادری کو بھی اور خصوصاً G-8 کے ممالک کو ہندوستان پر یہ دباؤ ڈالنا چاہیئے کہ وہ مذاکرات کی میز پر بیٹھے اور اس مسئلے کو خوش اسلوبی سے حل کرے۔ ایک بات جس کی وضاحت کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں، جیسا کہ لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا کہ we have lost diplomatic war completely, میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ ہم مکمل طور پر diplomatic war ہار گئے، لیکن جناب چیئرمین! میرے خیال میں خارجہ پالیسی کے میدان میں بہت سی کمزوریاں اس وقت تک موجود رہی ہیں۔ ہماری اطلاعات کے مطابق ہمارے بہت سے برادر ہمسایہ ممالک جن کے ساتھ ہمارے بہت اچھے تعلقات ہیں، ان میں سے اکثر کو یہ

بھی علم نہیں ہے کہ کارگل کسی پہاڑی کا نام ہے یا کسی علاقے کا نام ہے؟ اور یہ کہاں واقع ہے، لائن آف کنٹرول کب کھینچی گئی؟ بھارت نے سیاچن پر کب قبضہ کیا؟ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس فرنٹ پر جیسا کہ ہندوستان کر رہا ہے، ہمیں بھی توجہ مرکوز کرنی چاہیئے۔

دوسری بات جس کا یہاں پر ذکر کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہمیں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ جنوبی ایشیا وہ علاقہ ہے جہاں پر عظیم طاقتوں کے مفادات آپس میں ٹکراتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ جنوبی ایشیا میں کشمیر امن کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ ہے اور جب تک آپ کشمیر کے مسئلے کو حل نہیں کریں گے جیسا کہ ہماری 52 سالہ تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے، اس وقت تک کارگل جیسے مسئلے پیدا ہوتے رہیں گے۔ G-8 کے ممالک کو چاہیئے جن کی آج عملاً دنیا پر ہر حوالہ سے بالادستی ہے کہ وہ ہندوستان کو اس بات پر مجبور کرے کہ وہ کشمیر کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے گفت و شنید کا راستہ اختیار کرے۔ آخر میں، میں ان معزز اراکین کی اس رائے سے اتفاق کرتا ہوں کہ وزیراعظم پاکستان کو پارلیمنٹ کو اعتماد میں لینا چاہیئے، اس سلسلہ میں اگر ہو سکے تو آل پارٹیز کانفرنس بھی بلائی جائے۔ شکریہ جناب۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: تو اجلاس کل صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

[Then the House was adjourned to meet again on 30th of June, 1999 at 10:00 a.m.]